اردو

خیابانِ آصفی

جسمیں

مملکتِ آصفیہ کی انتظامی و تاریخی معلومات کا لب لباب

اختصار کے ساتھ فراہم کیا گیا ہے

(مولفہ)

مانک راؤ وٹھل راؤ مولف تاریخ بستان آصفیہ وغیرہ

(حیدرآباد دکن ۱۳۴۱ھ)

مطبوعہ شمس الاسلام پریس واقع چھتہ بازار

فہرست ردیف

بستان آصفیہ کی نخلبندی۔ اُس کے گل بوٹوں کی آراستگی اور کیاریوں کی ترتیب اور روشوں کی
ترتیب و تہذیب میں میں تقریباً ۱۵ سال سے مصروف ہوں اور اپنی محنت کا پھل وقتاً فوقتاً چند برگ گندہ
اوراق کی صورت میں ارباب ذوق کی خدمت میں پیش کرتا رہتا ہوں جب میں پچھلے دنوں بستان آصفیہ
کے حصۂ سوم کی تدوین اور اشاعت سے فارغ ہوا۔ تو ایک دن اس کتاب کے تینوں حصّے میرے اپنے
سامنے رکھے ہوئے دیکھ کر مجھے خود خفقان ہونے لگا۔ اور دل میں یہ خیال آیا کہ اس زمانہ میں
جب کہ لوگوں کے عمریں بھی نسبتاً پہلے زمانہ کے لوگوں سے کم ہیں اور دنیاوی جنجال بھی روز
بروز بڑھتی ہیں۔ کس کو اتنی فرصت نصیب ہوگی کہ میرے اس لکھے ہوئے طومار کو دیکھیگا
اور میری جاں کاہی اور دماغ پاشی کی داد دے گا نہ زمانہ کی قلیل الفرصتی اور گوناگوں مصروفیتوں کا
اقتضا یہ ہے کہ اس قسم کی کوئی اور تصنیف کی جائے جس میں ہر اُن امورکا ذکر جو بستان آصفیہ
میں بیان ہوئے ہیں۔ ایجاز و اختصار کے ساتھ کیا جائے۔ تاکہ جن لوگوں کو زیادہ وسیع
اور عمیق مطالعہ کی فرصت نہیں ملتی۔ وہ اس کے ذریعہ سے اس ملک کے انتظامی تاریخی
اور اقتصادی و معاشرتی اخلاقی اور ارتباطی وغیرہ امور کے متعلق اجمالی معلومات حاصل کر سکیں
اس خیال کے آنے کے ساتھ ہی میں نے بستان آصفیہ کے اشجار سے گل چینی شروع کر کے
اُس سے ایک خیابان سجایا جو اس مختصر سے رسالہ کی صورت میں علم دوست حضرات کی
خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مجھ کو خدا کی ذات سے امید ہے کہ جو شخص اس رسالہ کی سیر
کرے گا۔ اُس کی مشام جان کو وہی سیری نصیب ہوگی جو بستان آصفیہ کے تمام التنوع

اور مختلف اللون پھولوں کے سونگھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

جس باغ (بستان آصفیہ) کے پھولوں سے یہ خیابان ترتیب دیا گیا ہے اس کی نسبت بزرگان قوم اور اخبارات ملک نے جو رائیں ظاہر فرمائی ہیں اُن میں سے چند کا ذکر ذیل میں شاید نامناسب نہ سمجھا جائے گا۔

چنانچہ خاکسار مولف نے جب عالیجناب راجۂ راجگان مہاراجہ سرپین السلطنتہ بہادر۔ جی سی۔ آئی۔ ای۔ پیشکار دولت آصفیہ کی خدمت اقدس میں بستان آصفیہ کی جلدیں بطور ارمغان پیش کیں تو آپ نے مندرجۂ ذیل حوصلہ افزا الفاظ میں انکی رسید عطا فرمائے۔

۱۵ رجب ۱۳۳۵ ہجری سیٹی پیلیس پیشکاری

"آپ کا یہ تحفہ دنیاوی ادب میں ایک انمول جواہر ہے جس خزانہ میں ایسے جواہر پارے رہیں گے اوس کے مقابل کوئی دولتمند دعوی نہیں کرسکتا۔ شایقین اور قدردانان علم کو آپ کی قدر کرنا چاہئے اور جہاں تک ہوسکے قدر افزائی کے ساتھ ہر وقت آپ کو ہر طرح سے بوقت ضرورت مدد دینے کے لئے مستعد رہنا چاہئے"۔

جس وقت خاکسار مولف نے اپنے آقائے نامدار عالیجناب نواب لطافت جنگ بہادر دام اقبالہ صدرالمہام فوج وطبابت کے ملاحظۂ اقدس میں بستان آصفیہ کا تحفہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی تو آپ نے ازراہ حوصلہ افزائی و قدردانی اپنے متعلقہ علاقون کو بستان آصفیہ کی خریداری کے جانب حسب ذیل نیم سرکاری چھٹی کے ذریعہ سے توجہ دلائی۔

نیم سرکاری نشان (۱۰۵) ۳ اردی بہشت ۱۳۲۹ ف

"فی الواقعی اس کتاب کے حصص بلحاظ حالات و واقعات مندرجہ کے نہایت مفید اور کارآمد پائے جاتے ہیں اور ہر دفتر سرکاری میں بغرض معلومات اوسکی ایک ایک جلد رکھی جانا ضرور پایا جاتا ہے کہ تاریخ دکن کی ایک مفصل اور بسیط تالیف ہے نظر براں دفاتر تحت یعنے فوج وطبابت وغیرہ کو اس تالیف کے خریدی کے متعلق توجہ دلائی جاتی ہے کہ دفاتر سرکار کیلئے

ایک ایک جلد یا بقدر ضرورت خریدیں"۔
عالیجناب نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام ہرسہ پائیگاہ کے ملاحظہ میں جس وقت بستان آصفیہ کا حصہ سوم پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر از راہ قدر دانی و ہمت افزائی ہر سہ پائیگاہ کے میر مجلس صاحبان کو اس کی خریداری کے جانب یہ الفاظ ذیل توجہ دلائی۔

مراسلہ صدر المہام پائیگاہ نشان (۹۰۱) مورخہ ۳ امرداد ۱۳۲۹ف

"اسمیں شک نہیں کہ کتاب مفید اور قابل قدر ہے جب کہ پائیگاہی عہدہ دار نے نہایت محنت کے ساتھ اس کی ترتیب دی ہے تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ دفاتر پائیگاہ میں اس کی قدر ہونی چاہئے جیسا کہ سابق حصہ اول و دوم خرید ا گیا حصہ سوم بھی تمامی دفاتر پائیگاہ میں خریدا جائے۔ مؤلف کی محنت و جانفشانی قدر دانی کے لائق ہے"۔
اخبار مشیر دکن نے بستان آصفیہ کے حصہ سوم کی اشاعت پر اس کے متعلق حسب ذیل رائے کا اظہار کیا ہے۔

مطبوعہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء (جلد ۳۵) (نمبر ۵۷)

"بستان آصفیہ حصہ سوم نہایت جانکاہی اور محنت و مشقت سے ترتیب دیا ہے ریاست حیدرآباد کے ہر قسم کے بیش بہا معلومات جو کسی اور تاریخی کتاب میں دستیاب نہیں ہوسکتے۔ نہایت خوش سلیقگی سے فراہم کئے گئے ہیں ریاست کے ہر انتظام اور صیغہ کی حالت معلوم ہوسکتی ہے کہ فلاں انتظام اور فلاں شعبہ کی حالت مختلف زمانوں میں کیسی رہی اور پھر کیسے کیسے اوس میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ اس کتاب کو معلومات گوناگوں کے لحاظ سے اگر ریاست حیدرآباد کے ان سائکلوپیڈیا یا دائرۃ المعارف کے نام سے تعبیر کیا جائے تو ذرا بھی خلاف واقعہ نہ سمجھا جائیگا منجملہ اور کارآمد مفید معلومات کے اس کتاب کے دیکھنے سے یہ یقینی معلومات بھی حاصل ہوسکتے ہیں کہ جرائد علامیہ کی اشاعت کی ابتدائی زمانہ سے تاحال کس کس تاریخ کو شائع ہوئے ہیں اور یہ بھی بات ہے کہ جرائد

اور سربرآوردہ گروہ کی رائیں ہو چکی ہیں جو اوپر درج کی گئی ہیں۔

اُمید کہ بستان آصفیہ سے بڑھ کر اس رسالہ کی جو اُس کے عطر کے طور پر ہے پبلک میں قدر فرمائی جائے گی۔

مجھ کو اپنی متعدد کتابوں کی کتابت اور اون کے طبع کروانے کے مواقع پر جس قسم کے تلخ و شیریں تجربے ہوئے ہیں اونکا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ بستان آصفیہ کے جلد سوم کے دیباچہ میں کیا جا چکا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کتاب کے نام میں چونکہ عطریت کا جزو داخل ہے اس لئے اس کے مناسبت سے اس کی لکھائی اور چھپائی میں بھی مجھ کو عطر کی سی تلخی چکھنی پڑی جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک کاتب سے اس کی کتابت کا کام سرانجام کو نہیں پہنچ سکا۔ بلکہ دو کاتبوں سے اس کی کتابت تکمیل کرانی پڑی۔ چنانچہ اس کے ١٦ صفحے ایک کاتب کے اور باقی صفحات دوسرے کاتب کے لکھے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ شروع سے آخر تک اس کتاب کا ایک قلم نہیں ہے۔ اس سے سوا کتابت میں جو بدنمائی پیدا ہوگئی ہے وہ گویا ناگزیر تھی جس کا مجھے افسوس ہے۔ بلحاظ زبان، ترتیب مضامین اور طرز بیان میں جو نقص قارئین کرام کو نظر آئینگے۔ ان کو میری ہیچمدانی سے تعلق ہے جن کے متعلق میں ان سے بادب تمام خواستگار عفو ہوں۔ اس موقع پر یہ ظاہر کرتا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر انسپکٹر پائیگاہ نواب خورشید جاہی و آسمانجاہی و اتالیق شاہزادگان بلند اقبال نے بستان آصفیہ کے حصہ سوم کے نسبت جس قدر قدردانی و حوصلہ افزائی فرمائی اوسکا شکریہ ادا کرنیسے میری زبان قاصر ہے۔

اس کتاب کے ترتیب اور تیاری میں اور جن کرمفرماؤں سے مجھے مدد ملی ہے اُن کا شکریہ ادا کرنے کیلئے میں لاکھ کوشش کرتا ہوں لیکن اس کوشش میں عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔

مرقومہ ٢٥ ماہ جمادی الاول ١٣٤٢ھ
حسینی علم۔ حیدرآباد دکن

خادم ملک
مانک راؤ وٹھل راؤ
علاقہ دار خورشید جاہی

اوّم

ردیف (ا)

— **آبپاشی** کا صیغہ علاقہ سرکار عالی میں سنہ ۱۲۸۷ف میں قائم ہوا۔

— **آب رسانی رزیڈنسی** بلدہ وچادر گھاٹ۔ تالاب حسین ساگر کا پانی اُن مقامات کو ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۱ھ میں دیا گیا تاکہ بذریعہ نل ہائے آہنی عوام الناس کو آرام ہو۔

— **آب رسانی اندرون بلدہ**۔ تالاب میر عالم کا پانی اُن مقامات پر سنہ ۱۳۱۴ھ میں دیا گیا بذریعہ نل ہائے آہنی تاکہ عوام الناس کو آرام ہو۔

— **آب رسانی شاہ علی بنڈا وغیرہ**۔ تالاب عمرہ ساگر کا پانی اُن مقامات کو ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ میں دیا گیا بذریعہ نل ہائے آہنی تاکہ عوام الناس کو آرام ہو۔

— **آبکاری چھاونی** سکندرآباد و بلارم کا انتظام سنہ ۱۲۸۷ف مطابق ۱۸۷۷ء میں سرکار عالی نے اپنے زیر نگرانی لیا۔

— **آبکاری جاگیرات** کو علاقہ سرکار عالی میں منتقل کئے جانے کی کارروائی کا آغاز سنہ ۱۳۲۰ف میں اور اختتام سنہ ۱۳۲۴ف میں ہوا۔

— **آبکاری کا کمیشن**۔ اس نے سنہ ۱۳۱۷ف سے دریافت معاوضہ کا کام آغاز اور سنہ ۱۳۱۹ف میں ختم کیا۔

— **ابن صاحب** کا ۱۰ رمضان سنہ ۱۲۵۲ھ کو انتقال ہوا آپکا ابدارخانہ شاہ گنج کے پاس مشہور رہے۔

— **ابوالخیر خاں** شمشیر بہادر امام جنگ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۶ھ کو مرض فالج سے برہان پور میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے سلطنت آصفیہ سے ملازمت کا تعلق اپنے خاندان میں سب سے پہلے آپ نے ہی پیدا کیا۔

— **ابوالفتح خاں** تیغ جنگ شمس الامراء اول کا ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۵ھ کو بمقام پانگل انتقال ہوا آپ کی نعش بلدہ لائی گئی اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ میں دفن ہوئے۔ آپکے ہی زمانہ میں (سنہ ۱۱۹۰ھ) جمعیت پائیگاہ کے نام سے فوج قائم ہوئی تھی ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۱ھ کو

حضرت نواب میر نظام علیخاں بہادر نے آپ کو منصب اور خطاب سے سرفراز فرمایا۔

— ابوالقاسم میر عالم۔ ۱۱۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ۴۔ ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ کو خدمت مدارالمہامی سے سرفراز ہوئے اور ۲۰۔ شوال ۱۲۲۳ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

— آثار قدیمہ کا محکمہ ابتداً ۲۶۔ ماہ دے ۱۳۰۴ف کو قائم ہو کر بعد دو سال کے شکست کردیا گیا تھا۔ بعد ۲۱۔ امرداد ۱۳۲۳ف کو دوبارہ قائم کیا گیا۔

— احمد نگر کا محاصرہ مغلیہ فوج نے پہلے مرتبہ ۱۰۰۲ھ ۱۵۹۳ء میں اور دوسری مرتبہ ۱۰۰۷ھ ۱۵۹۸ء میں کیا۔

— احمد بن عبداللہ (کپتان) کا ۲۲۔ شوال ۱۳۱۹ھ کو انتقال ہوا۔ آپ کا تعلق سابق میں فوج باقاعدہ سے تھا۔ بعد میں پولیس اضلاع اور پھر نظام والنیٹر کورس کے کپتان بھی رہے۔

— اخراج سکھاں از حدود بلدہ۔ بوجہ فساد مابین سکھان و عرب۔ بعہد مہاراجہ چندولال پیشکار آخر ماہ ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ کو بلدہ سے انکا اخراج ہوا اس وقت سے یہ انت گری میں مقیم ہیں۔

— آرائش بلدہ کا سررشتہ ۱۳۲۲ف میں قائم ہوا۔

— ارتھر الیلے (سر) گورنر مدراس (ہز اکسلنسی معہ لیڈی صاحبہ) ۹۔ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ م ۱۱۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو بلدہ آئے قصر فلک نما میں قیام فرما کر چار روز کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

— اردو زبان میں (بجائے فارسی زبان کے) جملہ کارروائی و مراسلت کئے جانیکے متعلق دفاتر عدالت ہائے علاقہ سرکار عالی کے نام ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو حکم جاری ہوا۔ اس کے بعد باقی تمامی دفاتر علاقہ سرکار عالی میں بھی آیندہ سے اردو میں مراسلت کرنے کا حکم سلخ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ م ۲۔ مہر ۱۲۹۵ف کو دیا گیا۔

— ارسطو جاہ بہادر یکم شوال ۱۱۹۵ھ کو خدمت وزارت سے سرفراز ہوئے اور ۲۸۔ محرم ۱۲۱۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

- اریگیشن سٹلمنٹ افسر کا ایک جدید عہدہ ماہ مہر ۱۳۱۸ف سے قائم ہوا۔
- آریہ سماج کی سبھا ۱۸۹۲ء میں بلدہ چادرگھاٹ میں قائم ہوئی۔
- اسلامی سلطنتیں (۸۹۱ھ تا ۹۱۸ھ م ۱۵۱۲ء تک) بیجاپور۔ احمدنگر۔ گولکنڈہ و بیدر اور ایلچپور میں علحدہ علحدہ طور پر قائم ہوئیں۔
- آسمانجاہ (نواب بشیر الدولہ بہادر امیر کبیر) ۹ شوال ۱۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو جناب پرورش النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب افضل الدولہ مغفرت مکان سے شادی ہوئی۔ ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو صدر المہام عدالت کی خدمت پر مقرر اور ۹ رمضان ۱۳۰۰ھ کو خدمت سے مستعفی ہوئے۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو ایک خاص دربار میں آپکو عمدۃ الملک۔ اعظم الامرا۔ امیر اکبر۔ آسمانجاہ کا خطاب عطا ہوا۔ بغرض شرکت جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصر ہند منجانب حضرت غفران مکان ۲۰ رجب ۱۳۰۴ھ کو بعزم سفر لندن بلدہ سے راہی ہوئے اور ۴ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ کو واپس بلدہ داخل ہوئے۔ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز اور ۶ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ کو مستعفی ہوئے اور ۲۷ [illegible] ۱۳۱۶ھ کو انتقال کیا۔
- آسمانجاہ کی پائیگاہ۔ نواب اعانت جنگ بہادر سے لیکر حسب فرمان خسروی موجب جریدہ غیر معمولی ۳ آبان ۱۳۲۱ف سربراہ ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ کی نگرانی میں دی گئی۔
- آسمان گڑھ۔ واقع متصل ٹیکری موسیٰ رحمو کو ۱۳۰۳ھ میں نواب آسمانجاہ نے تعمیر کرایا۔
- اسمعیل شاہ صاحب (حضرت) مجذوب نے ۱۱ محرم ۱۳۲۸ھ کو رحلت فرمائے۔
- آصف جاہ۔ نواب نظام الملک مغفرت ماب۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۰۸۲ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۱۲۳ھ میں شاہان دہلی سے خطاب اور صوبہ داری دکن سے سرفراز ہوئے ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ کو انتقال فرمایا۔
- آصف نواز الملک (سید عبد الرزاق)۔ پہلے معتمد مال تھے۔ جب معتمدی مال پر مولوی

سید مہدی علی صاحب کا تقرر ہوا تو آپ ۱۳۰۱ھ تک معتمد صرف خاص رہکر کچھ عرصہ کے بعد علیحدہ ہوے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ کو دوبارہ اس خدمت پر مامور اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خطاب ملکی سے سرفراز ہوے۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو آپکا انتقال ہوا۔

— **آصف یاور الملک**۔ (عرف وزیر علی بادشاہ) کی شادی حضرت سراج النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب افضل الدولہ بہادر غفرت مکاں سے ۲۵ محرم ۱۲۹۶ھ کو ہوئی۔ ۲۲ شوال ۱۳۲۹ھ کو آپکا انتقال ہوا۔ آپ حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر غفراں مکان کے چچازاد بھائی تھے۔

— **اضلاع اور تعلقات** ملک سرکار عالی کی تقسیم قدیم سے صوبہ اور محال کے نام سے تھی نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے ۱۲۸۵ف میں اس کو اضلاع اور تعلقات پر تقسیم کیا۔

— **اعداد شمار** (اسٹاٹسٹکس) کے نام سے ایک جدید محکمہ حسب فرمان خسروی ۲۲ رجب ۱۳۳۷ھ کو قائم ہوا۔

— **اعزہ** (مدرسہ) واقع محلہ دار الشفا ماہ رجب ۱۲۹۵ھم ماہ جولائی ۱۸۷۸ء میں قائم ہوا۔ جس میں مرشد زادگان کی تعلیم بعطائے وظائف ہوتی ہے۔

— **اعظم علیخاں صاحب فرخ نگری** کا ۸ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو بمقام فرخ نگر انتقال ہوا

— **آغاخاں** (سر ہز ہائنس) ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھم ۲۳ فبروری ۱۹۱۵ء کو بلدہ تشریف لاکر بشیر باغ میں سرکاری مہمان رہے اور ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو یہاں سے واپس تشریف لے گئے۔

— **آغا داود صاحب** (حضرت) نے ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ کو رحلت فرمائے۔ آپ کا مزار حضرت محمد حسن صاحب بیدری کی درگاہ میں ہے جو سیتارام پیٹھ کے مابین واقع ہے۔

— **افزایش نسل چوپایہ** کا صیغہ حسب احکام مندرجہ جریدہ غیر معمولی ۹ مہر ۱۲۹۳ف

کو قائم ہوا۔

۔ افسر الملک بہادر (کرنل) (سر) مرزا محمد علی بیگ۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ کو نواب حضرت میر محبوب علیخاں بہادر غفران مکان کو گھوڑے کی سواری انگریزی قواعد کے موافق سکھانے کے لئے مقرر ہوئے۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو دربار تقریب حکمرانی میں خانی بہادری اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو دربار تقریب نوروز میں افسر جنگ کا خطاب سرفراز ہوا۔ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ کو گولکنڈہ برگیڈ کے کمانڈری کی خدمت سے ممتاز ہوئے۔ ۱۶ محرم ۱۳۰۶ھ کو بغرض شرکت جنگ کوہ سیاہ بلدہ سے راہی شملہ ہو کر ۲ ربیع الاول سنہ ایضاً کو واپس بلدہ داخل ہوئے۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو امپریل سروس ٹروپس کے سرکردہ بنائے گئے۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو دربار تقریب سالگرہ میں افسر الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ کو جملہ کوٹھہ جات علاقہ حضوری آپ کے زیر نگرانی دئے گئے۔ ۱۳ محرم ۱۳۱۵ھ م ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ برطانیہ سے سی۔ آئی۔ ای کا خطاب ملا۔ بسبب انتقال کرنل نیول ۱۲ صفر ۱۳۱۵ھ کو آپ سرکردہ فوج باقاعدہ مقرر ہوئے۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ م ۲۳ اگسٹ ۱۹۰۰ء کو آپ بغرض شرکت جنگ چین بلدہ سے روانہ اور ۶ رمضان سنہ ایضاً کو واپس بلدہ داخل ہوئے۔ ۱۰ صفر ۱۳۲۰ھ کو بغرض شرکت جشن تاجپوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم بلدہ سے جانب لنڈن تشریف لیگئے اور ۳ جمادی الثانی سنہ ایضاً کو واپس بلدہ داخل ہوئے۔ ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو دربار تقریب عید الضحی میں افسر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ روز پنجشنبہ کو بغرض زیارت بغداد و کربلا معلی آپ بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے اور بعد انفراغ زیارت ۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو واپس ہوئے۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ کو بعزم حج و زیارت مقامات مقدسہ آپ بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے اور بعد انفراغ حج ۷ صفر ۱۳۳۲ھ کو واپس بلدہ داخل ہوئے۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ کو آپ بغرض شرکت جنگ یورپ بلدہ سے روانہ ہو کر ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ کو بعد انفراغ جنگ بلدہ واپس داخل ہوئے۔ آخر ماہ رمضان ۱۳۳۴ھ میں آپ "چیف کمانڈر رگیولر فورس"

کے نام سے نامزد کئے گئے۔ آپ اپنے صاحبزادہ مرزا اقبال علی بیگ صاحب کے لندن میں علیل ہونے کی خبر سنکر معہ زنانہ ۹ ؍ رمضان ۱۳۴۳ھ کو بلدہ سے جانب لندن روانہ ہوئے اور ۲۸ ؍ جولائی ۱۹۲۵ء کو ملک معظم سے باریاب ہوکر ۲۵ ؍ ذیحجہ ۱۳۴۳ھ کو داخل بلدہ ہوئے

— افضل الدولہ بہادر (نواب) میر تہنیت علیخاں مغفرت مکان۔ ۳۰ ؍ ربیع الاول ۱۲۰۶ھ کو تولد اور ۴ ؍ رمضان ۱۲۶۳ھ کو تخت نشیں ہوئے۔ برٹش گورنمنٹ سے اتحاد قائم رکھنے کی وجہ سے ماہ رجب ۱۲۷۵ھ م ماہ فبروری ۱۸۵۹ء میں گورنر جنرل نے نواب ممدوح کے نام شکریہ کا خط لکھا۔ ۲۳ ؍ صفر ۱۲۷۸ھ کو گورنمنٹ برطانیہ سے آپکو جی۔سی۔ایس۔ائی کا خطاب معہ تمغہ عطا ہوا اور ۱۳ ؍ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

— افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان (نواب) کو بتاریخ ۹ ؍ رمضان ۱۲۷۸ھ م ۱۱ ؍ مارچ ۱۸۶۲ء کو برٹش گورنمنٹ نے اجازت دی کہ اگر نظام کو ذکور سے کوئی اولاد نہ ہو تو قریب کا رشتہ دار وارث تخت ہوسکتا ہے۔

— افضل گنج میں برٹش پوسٹ آفس اوایل ۱۸۶۸ء م ۱۲۸۴ھ میں قائم ہوا۔

— افضل حسین صاحب (مولوی سید) حسب جریدہ ۲۲ ؍ بہمن ۱۳۰۲ف خدمت میر مجلسی عالیہ عدالت پر منصرمانہ مقرر ہوئے۔ بعدہ ۱۳۰۴ف میں رکنیت کی خدمت پر واپس آئے۔ پھر باتباع فرمان خسروی مورخہ ۴ ؍ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ خدمت میر مجلسی پر منتقل کئے گئے۔ ۱۶ ؍ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

— افضل گنج کی مسجد کی تعمیر کی ابتدا بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان ۲ ؍ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ کو ہوئی۔

— افیون کی کاشت علاقہ سرکار عالی میں موقوف کئے جانیکے متعلق برٹش گورنمنٹ سے جو تحریک ہوئی تھی اس کا اشتہار ۲۷ ؍ شوال ۱۲۹۷ھ م ۳ ؍ اکٹوبر ۱۸۸۰ء کو منجانب نواب مدار المہام شایع ہوا۔

ـــ **اقبال یار جنگ** (عظیم بادشاہ) کا ۱۴؍ محرم ۱۳۲۱ھ کو انتقال ہوا۔ آپ نواب اقبال الدولہ کے استاد اور حضرت میر محبوب علیخاں بہادر غفران مکان کے اتالیق اور کمشنر انعام سرکار عالی بھی تھے۔ سابق میں ۲۸؍ رجب ۱۳۰۱ھ کو مہتمم خزانہ صرف خاص و رکن مجلس صرف خاص مقرر تھے۔

ـــ **اکبر بادشاہ** نے ۱۰۰۲ھ ۱۵۹۳ء میں دکن پر چڑھائی کی۔

ـــ **اکبر جاہ**۔ آپ نواب نظام علیخاں غفران منزل کے صاحبزادہ تھے۔ افضل گنج کے قریب آپ کے نام کا ایک بازار مشہور ہے۔ ۹؍ ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ کو آپکا انتقال ہوا۔

ـــ **اکبر علیخاں** المخاطب بہ نواب اکبر جنگ ۱۲۸۹ھ میں خارج البلد کئے گئے تھے ۱۲۹۰ھ میں حسب الحکم سرکار واپس بلدہ آئے۔ ۲۳؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز اکبر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۸؍ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو کوتوال بلدہ مقرر ہوئے ۱۷؍ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو اکبر الملک کا خطاب سرفراز ہوا اور ۲؍ صفر ۱۳۲۳ھ کو آپکا انتقال ہوا۔

ـــ **اگھور ناتھ** (ڈاکٹر) پرنسپل نظام کالج و دستور اساجی ہوشنگ چاندا ریلوے کے معاملہ میں ۱۱؍ رجب ۱۳۰۲ھ کو خارج البلد کئے گئے تھے اور بعد میں ہر دو اصحاب ۷؍ رجب ۱۳۰۲ھ کو حسب الحکم سرکار واپس طلب کئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف وظیفہ حسن خدمت حاصل کرکے اپنے وطن کلکتہ گئے اور وہیں ۱۱؍ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو آپکا انتقال ہوا۔

ـــ **البرٹ وکٹر** (ہز رایل ہائنس پرنس)۔ ۲۱؍ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ م ۱۵؍ ڈسمبر ۱۸۸۹ء کو بلدہ تشریف لائے دو یوم قیام فرماکر واپس تشریف فرما ہوے۔

ـــ **الجن** (لارڈ) وائیسرائے گورنر جنرل ہند۔ ۵؍ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ م ۱۳؍ نومبر ۱۸۹۵ء کو بلدہ تشریف لائے اور چار روز قیام فرماکر ۹؍ جمادی الاول السنہ کو یہاں سے مراجعت فرمائے بنگلور ہوے۔ بلدہ تشریف لانے والوں میں آپ چوتھے وائسرائے تھے۔

۔۔۔ **الوال کی چھاونی** سکندرآباد کی انگریزی فوج کے لئے ۱۲۱۳ھ ۱۷۹۸ء میں قرار پائی۔

۔۔۔ **امام جنگ** محمد فیض الدین خاں (نواب)۔ صاحبزادہ نواب سرخورشید جاہ بہادر ۲۰ صفر ۱۲۷۴ھ کو پیدا ہوئے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک امام جنگ اور ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خورشید الدولہ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار نوروز خورشید الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آخر سال ۱۳۱۱ھ میں حضرت مغفرت مکاں کی صاحبزادی سے آپ کی شادی ہوئی۔

۔۔۔ **امپیریل سرویس ٹروپس**۔ حضرت میر محبوب علیخان غفراں مکاں نے بغرض حفاظت سرحد سالانہ ۲۰ لاکھ روپیہ یا فوج گورنمنٹ برطانیہ کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بنا پر ۱۴ صفر ۱۳۱۱ھ م ۲۷ اگسٹ ۱۸۹۳ء کو رسالہ افواج باقاعدہ گوشہ محل اور گولکنڈہ لانسر سے سواروں اور گھوڑوں کا انتخاب کر کے چار چار سو کے دو رسالے قائم کئے گئے اور وہ بغرض تعلیم زیر کمان نواب سرافسر الملک کمانڈر دے گئے۔ من بعد ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ میں جمعیت بیقاعدہ علاقہ نظم جمعیت کے آٹھ سو سوار اس میں شریک کر کے چھ چھ سو کے دو رسالے قائم کئے گئے۔ منجملہ اون کے فوج فسٹ لانسر تعدادی (۶۱۲) سوار معہ افسر بغرض شرکت جنگ یورپ ۱۲ اگسٹ ۱۹۱۴ء کو بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے اور بعد ختم جنگ ۱۹ اپریل ۱۹۲۰ء کو رسالہ مذکور کی پہلی پارٹی اور ۸ اپریل ۱۹۲۱ء کو دوسری پارٹی واپس داخل بلدہ ہوئی۔

۔۔۔ **امجد الملک** (نواب) ۱۱ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ کو منصرمانہ طور پر خدمت وزارت سے سرفراز ہوئے۔ اور ۴ ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ کو خدمت سے مستعفی ہوئے۔

۔۔۔ **امداد جنگ** کا ۲۰ ذیحجہ ۱۳۱۳ھ کو انتقال ہوا۔ آپ کا آئینہ خانہ زیر تالاب میر جملہ مشہور تھا۔

۔۔۔ **امر اللہ شاہ صاحب** (سید) ۷ بہمن ۱۲۸۲ف کو ملازم سرکار عالی ہوئے۔

۲۴ دے ۱۲۹۵ف کو اول تعلقدار ضلع رائچور مقرر ہوئے۔ بعد حسب جریدہ غیر معمولی ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف قانونچہ مبارک حصہ اول جائنٹ سکرٹری معتمد فوج سرکار عالی مقرر ہوئے۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور معتضد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۵ جمادی الثانی ۱۳..ھ کو بلدہ میں آپکا انتقال ہوا۔

۔۔۔ **امیر احمد صاحب** (عرف امیر مینائی)۔ ۱۶ شعبان ۱۲۴۴ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ کو وارد بلدہ حیدرآباد ہوئے اور ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ کو بلدہ ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپکی تصنیف سے کئی ایک اردو دیوان اور لغت میں امیر اللغات بہت مشہور کتاب ہے۔

۔۔۔ **امور مذہبی**۔ اگرچہ دفتر صدارت العالیہ اور امور مذہبی قدیم سے ہے اور صدر الصدور کی خدمت نواب محی الدولہ بہادر کے خاندان میں کئی پشت سے مسلسل چلی آرہی ہے لیکن امور مذہبی کا تعلق پہلے دوسرے معتمدین سے مثلاً کبھی مال اور کبھی معتمدی متفرقات سے رہا۔ ۱۲۹۴ف میں اس کے لئے ایک خاص محکمہ قائم ہوا اور بلحاظ تعلق آبائی یہ محکمہ نواب رسول یار خاں المخاطب بہ محی الدولہ مرحوم کے زیر نگرانی معتمد متفرقات کے ماتحت رہا۔ ۱۲۹۵ف میں جب دفتر معتمدی متفرقات و خانگی شکست ہوا تو دفتر نظامت امور مذہبی کا لقب محکمہ معتمدی امور مذہبی سے ۲۳ رمضان ۱۳۲۴ھ کو بدل دیا گیا۔ پانچ سال کے بعد ۱۳۰۲ف میں معتمدی امور مذہبی کا دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ میں ضم ہوا۔ اس کے بعد حسب جریدہ مطبوعہ ۱۰ خورداد ۱۳۰۶ف کو امور مذہبی کا تعلق معتمدی عدالت سے منقطع کر کے نظامت اور معتمدی امور مذہبی حسب سابق باہم ضم کردئے گئے مگر بعد میں پھر نظامت امور مذہبی علحدہ ہو کر صیغہ امور مذہبی معتمدی عدالت میں ضم ہوا۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۹ خورداد ۱۳۲۱ف نواب محی الدولہ عزت یار خاں بہادر خدمت نظامت امور مذہبی و صدر الصدوری سے سبکدوش کئے گئے نواب نظامت جنگ بہادر نئے صدر الصدور کا اور مولوی لطیف احمد صاحب

ینائی دوم مددگار دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو نظامت امور مذہبی کا جائزہ دلایا گیا ۲ تیر ۱۳۲۱ ف کو خان بہادر حافظ حاجی مولوی انوار اللہ خاں بہادر المخاطب نواب فضیلت جنگ منصب صدر الصدوری و نظامت امور مذہبی پر سرفراز ہوے اور آپ کی تنخواہ الـ ۱۳۵ ماہانہ قرار دی گئی اور ۸ ماہ مذکور کو آپ نے دونوں خدمتوں کا جائزہ لیا۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۱ آبان ۱۳۲۲ ف کو سررشتہ امور مذہبی کے لئے معین المہامی کی ایک جدید خدمت قائم کی گئی اور اس پر منصرمانہ طور پر نواب مظفر جنگ بہادر رکن کنبٹ کونسل مقرر فرمائے گئے ۸ خورداد ۱۳۲۳ ف کو آپ کا انتقال ہوا۔ اسی تاریخ بذریعہ جریدہ غیر معمولی نواب فضیلت جنگ بہادر ناظم امور مذہبی معین المہام امور مذہبی مقرر ہوے۔ بعد ۱۰ اردی بہشت ۱۳۲۷ ف کو آپ کے انتقال کے بعد معین المہامی کا عہدہ شکست کر دیا گیا۔ بعد بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۷ اردی بہشت ۱۳۲۷ ف مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی مقرر کئے گئے۔ فرمان خسروی مرقومہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ ھ کے رو سے امور مذہبی کی جملہ کارروائی کا تعلق جناب صدر اعظم صاحب سے کیا گیا اور ناظم امور مذہبی بلحاظ فرائض معتمد قرار دے گئے۔ (جریدہ ۲۵ اسفندار ۱۳۲۹ ف جلد ۱۵ نمبر ۱۷)۔

— **امو کھیڑ پر** (جو پیشوا کے علاقہ کا ایک ضلع تھا) نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کی فوج نے ماہ شعبان ۱۲۳۴ ھ م ماہ جون ۱۸۱۹ ع میں قبضہ کیا۔

— **انبہ جوگائی**۔ (تعلقہ) کا نام ۲۵ شوال ۱۳۲۱ ھ سے مومن آباد قرار پایا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ ۲۳ اسفندار ۱۳۱۳ ف)۔

— **انجینئرنگ کالج**۔ ۷ ماہ رمضان ۱۲۸۷ ھ م یکم دسمبر ۱۸۷۰ ع کو قائم ہوا۔

— **اندر جیت** (راجہ) کا ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۲ ھ کو انتقال ہوا۔ آپ راجہ شیو راج دھرم ونت کے والد تھے۔

— **اندور**۔ (قصبہ و ضلع) کا نام ۳۰ صفر ۱۳۲۳ ھ کو ضلع نظام آباد قرار پایا۔ (ملاحظہ ہو جریدہ

۱۰ ار تیر ۱۳۱۴ ف)۔

ب۔ آندھی۔ (جو سرخی مائل اور گرد آلود تھی) ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو شام کے چھ بجے اوٹھی جس سے آسمان غبار آلود ہوگیا اور جس کے باعث چند منٹ تک تاریکی رہی۔

ب۔ انسپکٹر جنرل مال کا محکمہ بعہد وزارت عماد السلطنہ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف قائم ہوکر مسٹر ای۔ جی ڈنلاپ کا تقرر عہدہ مذکور پر ہوا۔ جب ۱۵ بہمن ۱۳۰۳ف کو مجلس مالگزاری قائم ہوئی تو محکمۂ انسپکٹر جنرل مال تخفیف ہوا۔ اور جب محکمۂ مجلس مالگزاری ۲۷ آبان ۱۳۱۰ف کو برخاست ہوا تو پھر محکمہ انسپکٹر جنرل مال قائم ہوا اور اس پر مسٹر ای۔ جی ڈنلاپ کا دوبارہ تقرر عمل میں آیا۔ جسوقت مسٹر ڈنلاپ ۱۹ دے ۱۳۱۱ف کو حسب فرمان اعلیٰحضرت مصدرہ ۱۵ شعبان ۱۳۱۹ہجری کو معتمد مال ہوی تو دفتر انسپکٹر جنرل مال تخفیف ہوا۔ تیسرے مرتبہ ۱۲ دے ۱۳۲۸ف کو محکمۂ انسپکٹر جنرل مال و بندوبست قائم ہوکر اس عہدہ پر مولوی محمد علی صاحب کا تقرر ہوا۔ مولوی صاحب موصوف نے جائزہ نظامت کوتوالی اضلاع ۲۸ آذر ۱۳۳۰ف کو حاصل کرنے کے ساتھ یہ محکمہ تخفیف ہوا۔

ب۔ انتظامات و اصلاحات تمامی محکمہ جات علاقہ سرکار عالی کے متعلق بذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۶ ماہ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ اعلان جاری ہوا۔

ب۔ انعامات کے دریافت کی غرض سے ۱۲۸۵ف میں ایک محکمہ بنام محکمہ دریافت انعامات قائم ہوا۔ بعد میں بعہد وزارت نواب سالار جنگ اعظم مرحوم ایک مجلس موسوم بہ دریافت انعامات غرہ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو قائم ہوئی جو ۱۶ اسفندار ۱۲۹۱ف سے ۳۱ اردی بہشت ۱۲۹۴ف تک قائم رہی من بعد بعہد وزارت نواب عماد السلطنہ یہ برخاست ہوئی۔ ۱۲۹۵ف میں کمشنر انعام کا ایک محکمہ پھر قائم ہوا اور زمانہ مابعد میں اوس میں بھی ردوبدل ہوتا رہا۔

ب۔ انفلوئنزا۔ بلدہ حیدرآباد میں اسکے دو حملے ہوے۔ انمیں کا پہلا حملہ کسی قدر ہلکی قسم کا تھا جو ماہ اگسٹ ۱۹۱۸ء م ماہ مہر ۱۳۲۷ف میں ہوا اور دوسرا حملہ کسی قدر شدید تھا

جو وسط سپٹمبر سے ڈسمبر کے ہفتہ اول تک بتدریج پھیلتا رہا۔ روزانہ اموات کا اوسط سپٹمبر کے آخر تک ۲۵ - ۳۰ سے ۵۸ تک بڑہ گیا۔ ماہ اکٹوبر میں تو اور بھی اضافہ ہوا حتی کہ ۷، ۲ اکٹوبر م ۲۲ آذر ۱۳۲۸ف کو اپنی انتہائی حد پر پہنچ گیا یعنی اوس تاریخ میں (۴۶۴) موتیں واقع ہوئیں اس کے بعد اسمیں کمی ہونے لگی آخر ماہ ڈسمبر ۱۹۱۸ء کو کامل طور پر دفع ہوئی۔ حیدرآباد میں اس مرض سے کل (۸۰۳۱) موتیں واقع ہوئیں - یہہ مرض اوسی زمانہ میں اضلاع ملک سرکار عالی میں بھی پھیل گیا تھا اوس سے اضلاع میں تخمیناً (۳۵۰۰۰) موتیں واقع ہوئیں تھیں۔

— **انوار اللہ خانصاحب** (مولوی حافظ) المخاطب بہ نواب فضیلت جنگ بہادر آپ حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان اور اعلیحضرت حال کے اوستاد رہ چکے تھے۔ ۷ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی - بہادری اور ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خسروی فضیلت جنگ بہادر کا خطاب سرفراز ہوا - ۲ تیر ۱۳۲۱ف کو منصب صدر الصدوری و نظامت امور مذہبی پر سرفراز ہوے اور آپ کی تنخواہ الـ ماہانہ قرار پائی - اور ۸ ماہ مذکور کو آپ نے دونوں خدمتوں کا جائزہ لیا - بعد انتقال نواب مظفر جنگ معین المہام امور مذہبی بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۹ خورداد ۱۳۲۳ف آپ خدمت معین المہامی سررشتہ امور مذہبی سے سرفراز ہوے تنخواہ ماہانہ اعـ قرار پائی ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو آپ کا انتقال ہوا شبلی گنج مدرسہ نظامیہ میں دفن ہوے۔

— **اواز مثل گرج** ۷ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ کو ۴ بجے (۱۲) منٹ تک آتی رہی۔

— **اورنگ زیب عالمگیر** نے ۹۵ھ ۱۶۸۳ء میں دکن پر چڑہائی کی - ۲۹ ذیقعدہ ۱۰۹۷ھ م ۱۶ اکٹوبر ۱۶۸۶ء کو بیجاپور پر اور ۱۰۹۸ھ ماہ سپٹمبر ۱۶۸۷ء میں گلبرگہ پر قبضہ ہوا۔

— **اوردو کا جلسہ** بتقریب امداد مجروحین جنگ یورپ بتاریخ ۱۰ ڈسمبر ۱۹۱۷ء م ۲۴ صفر ۱۳۳۶ھ بمقام باغ عامہ منعقد ہوا - اسکے ساتھ دیسی مصنوعات کی ایک نمایش

بھی ہوئی۔

ـــ اوُلی فننٹ پرایوٹ سکرٹری نواب سالارجنگ اعظم مدارالمہام معاملات برار کے متعلق برٹش گورنمنٹ کے خلاف منشا گفتگو کرنے کی علت میں ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۴ء م ماہ نومبر ۱۸۷۷ء میں حسب الحکم گورنمنٹ برطانیہ ملازمت سے علحدہ اوریہاں سے روانہ کردئے گئے۔

ـــ اولے۔ اوایل ماہ رجب ۱۲۰۴ھ میں بلدہ میں کثرت سے اولے برسے اور ساتھ ہی پانی بھی برستا رہا۔ اور اوایل ۱۲۵۳ھ میں سہ پہر کے وقت اوکالی برسات ہوکر کثرت کے ساتھ اولے برسے جس کے باعث سخت نقصان ہوا۔ اور ۲۳ شوال ۱۲۷۸ھ کو کثرت سے اولے برسے اور ۱۵ شوال ۱۲۸۴ھ کو کثرت سے اولے برسے اور اس کے ساتھ بارش بھی ہوئی۔ اور ۱۵ شعبان ۱۳۱۱ھ کو مغرب کے بعد پونے سات بجے پاو سیر وزن کے اولے برسے اور اوس کے ساتھ پانی بھی برستا رہا جس کے باعث کثرت سے نقصان پہونچا۔ اور ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو دن کے وقت طوفان باد و باران ایا اور ژالہ باری بھی ہوئی مشیرآباد۔ سکندرآباد و سیف آباد وغیرہ کے طرف بڑے بڑے اولے برسے۔ کئی درخت اوکھڑ گئے اور بہت سے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ فتح میدان کی گھڑیال کے ایک طرف کا حلقہ ٹوٹ گیا اور سانچہ توپ کے قریب دو شخص ایک دیوار نیچے دبکر مرگئے۔

ـــ اومور کریکھہ (سر) کمانڈرانچیف ہند۔ ۸ صفر ۱۳۳۰ھ م ۲۹ جنوری ۱۹۱۲ء کو سکندرآباد آئے وہاں کی چھاونی وغیرہ کا معائنہ کئے بعد واپس روانہ ہوے۔

ـــ ایڈن گارڈن واقع نارائن گوڑہ کی تعمیر کا اغاز جس کا سابقہ نام کپٹن کلارک بنگلہ تھا ۱۲۸۸ھ میں ہوا۔

ـــ ایجوکنشل کانفرس کا آغاز ملک سرکار عالی میں ۲۷ فروردی ۱۳۲۶ف سے ہوا

اس کا پہلا جلسہ بلدہ کے ٹون ہال موقوعہ باغ عامہ میں تاریخ مذکور کو زیر صدارت مسٹر حیدری معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ منعقد ہوا۔ اس کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۹ فروردی ۱۳۲۵ف کو بصدارت مولوی حبیب الدین صاحب صدر محاسب سرکار عالی اورنگ آباد میں منعقد ہوا۔ اس کا تیسرا جلسہ ۴ بہمن ۱۳۲۷ف کو بصدارت نواب عماد الملک بہادر سی۔ ایس۔ آئی باغ عامہ کے ٹاون ہال میں منعقد ہوا اور اس کے ساتھ ایک تعلیمی نمائش بھی کھولی گئی۔ اور اوس میں انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے سرکار سے اعصار روپیہ عطا ہوے۔ ۲ آبان ۱۳۲۸ف کو ایام تعطیل عید الضحیٰ میں زیر صدارت مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی علاقہ سرکار عالی ٹاون ہال باغ عامہ حیدرآباد میں ایجوکیشنل کانفرس کا چوتھا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۲۹ف کو بصدارت مولوی سید مہدی حسین صاحب بلگرامی منصرم معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ ایجوکیشنل کانفرس کا پانچواں سالانہ جلسہ بمقام لاتور منعقد ہوا۔ ۲۱ دے ۱۳۳۰ف کو بصدارت مولوی نور الضیاء الدین صاحب مفتی مجلس عدالت العالیہ حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرس کا چھٹا سالانہ جلسہ بمقام پربھنی منعقد ہوا۔

ــــ ایڈورڈ ہفتم (ہز میجسٹی) بجائے ملکہ معظمہ قیصر ہند کوئین وکٹوریہ کے شہنشاہ ہند ہونے کا اعلان ۲۶ جنوری ۱۹۰۱ء کو رزیڈنسی حیدرآباد میں پڑھکر سنایا گیا۔ بادشاہ ایڈورڈ موصوف نے بتاریخ ۶ مئی ۱۹۱۰ء بمقام لندن انتقال کیا اور بہ اظہار غم ۷ مئی ۱۹۱۰ء کو بلدہ اور رزیڈنسی وغیرہ کے تمام دوکانات اور کاروبار بند رکھے گئے اور جملہ دفاتر کو سات یوم کی تعطیل دی گئی اور روز تدفین یعنی ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء تک سوگ منایا گیا۔

ــــ ایسٹ انڈیا کمپنی (آنریبل) نے ناردان سرکار کے متعلق ۲۱ صفر ۱۱۷۹ھ م ۱۲ اگسٹ ۱۷۶۵ء کو بادشاہ دہلی سے فرمان حاصل کیا۔

ــــ ایسٹ انڈیا کمپنی (آنریبل) کو علاقہ ناردن سرکار دینے کا عہدنامہ ۹ جمادی الثانی ۱۱۸۰ھ

۱۲۔ نومبر ۱۷۶۶ء کو مکمل ہوا۔

ــ **ایسٹ انڈیا کمپنی** کے علاقہ نلور میں ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ھم ماہ فبروری ۱۸۳۹ء میں جو سازش ہوئی تھی مسٹر اسٹون ہوس نے اس کا پتہ لگایا اور نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے بھائی نواب مبارز الدولہ پر اس سازش کا شک کیا گیا۔

ــ **ایسٹ انڈیا** (انریبل) کمپنی کی حکومت ہندوستان سے اوٹھ جانے اور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے حکمران ہونے کا اعلان ۲۴۔ ربیع الاول ۱۲۷۵ھم یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو حیدر آباد میں کیا گیا۔

ــ **ایشوری پرشاد** (راجہ) سررشتہ دار رسالہ خاص نے یکم رجب ۱۳۱۲ھ کو انتقال کیا۔

ــ **ایشونت راؤ** (عرب) کا ۲۸۔ ذیحجہ ۱۲۸۸ھ کو انتقال ہوا۔

ــ **آئین دکن** (ماہانہ رسالہ قانونی) ماہ آذر ۱۳۰۳ف میں مقام اورنگ آباد سے شائع ہونا شروع ہوا۔ بعد میں وہ بلدہ میں منتقل ہوا۔

ــ **ایمتھل** (لارڈ) گورنر مدراس معہ لیڈی صاحبہ کے ۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھم ۱۴۔ اگسٹ ۱۹۰۵ء کو بلدہ تشریف لائے اور ۲۰۔ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ کو آپ نے یہاں سے مراجعت فرمائی۔

ردیف (ب)

ــ **باب حکومت**۔ (اکزکیٹو کونسل) ۱۶۔ دے ۱۳۲۹ف کو قائم ہوئی۔ اس کے صدر اعظم سر سید علی امام صاحب المخاطب بہ نواب موئد الملک بہادر مقرر ہوے اور مندرجہ ذیل (۸) اصحاب بحیثیت صدر المہام اس کے رُکن مقرر ہوے۔

(۱) مسٹر آر۔ ای۔ ار گلانسی سی۔ آئی۔ ای صدر المہام صیغہ فینانس۔ (۲) ولایت جنگ بہادر صدر المہام صیغہ عدالت۔ (۳) لطافت جنگ بہادر صدر المہام صیغہ فوج۔ (۴) رائے مرلیدہر فتح نواز ونت بہادر صدر المہام صیغہ مال۔ (۵) تلاوت جنگ بہادر

ــ نوٹ۔ ۲۔ مہر ۱۳۳۰ف کو آپ خدمت سے مستعفی ہوے بعدہ مسٹر عبداللہ یوسف علی صدر المہام مال اور رکن باب حکومت مقرر ہوے۔

صدر المہام صیغہ تعمیرات۔ (۶) نظامت جنگ بہادر۔ او۔ بی۔ ای صدر المہام صیغہ سیاسیات۔ (۷) عقیل جنگ بہادر صدر المہام صیغہ تجارت و حرفت۔ رکن غیر معمولی۔ (۸) سر فریدوں الملک بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای صدر المہام اختصاصی جن کے ماتحت کوئی صیغہ نہ ہوگا۔

— **بارود خانہ** علاقہ سرکار عالی ۱۲۷۴ف میں زیر نگرانی راجہ گردھاری پرشاد محبوب نواز ونت سر رشتہ دار قائم ہوا۔ بمقام چنارائی گوٹہ بتاریخ ۱۳ ذیحجہ ۱۲۸۳ھ اس کو آگ لگی جس کے باعث ایک بڑی آواز ہوئی جس کا دھواں اندرون لال دروازہ تک پہونچا۔ اس صدمہ سے تینس بتیس ۳۲ آدمی زخمی ہوے۔

— **بارود خانہ** سنگیسر باولی واقع متصل سرور نگر میں ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ کو آگ لگی جس سے گیارہ آدمی ضائع ہوے۔

— **بارہ دری** مہاراجہ چندو لعل واقع بیرون فتح دروازہ کی تعمیر کا آغاز ۱۲۳۷ھ میں ہوا اور اسکی تکمیل آٹھ سال میں ہوئی اور ۸ لاکھ روپیہ اس کی تعمیر میں صرف ہوا۔

— **باز خان** جمعدار مہدوی پٹھان پہلے مرتبہ ۱۱ رمضان ۱۲۷۵ھ کو خارج البلد کرکے ۲ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس طلب کئے گئے۔ دوسرے مرتبہ ۲۴ رمضان ۱۲۷۶ھ کو جمعدار مذکور اور مرد ہے محمد چاندو دونوں کا اخراج ہوا۔

— **بالا پرشاد** (راجہ) المخاطب راجا دھراج صاحبزادہ مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار کا ۲۸ رجب ۱۲۶۵ھ کو انتقال ہوا۔

— **باوٹہ انگریزی** جو حصار رزیڈنسی بلدہ کے باہر یعنی رزیڈنسی ہاسپٹل کے روبرو نصب تھا وہ ۱۶ صفر ۱۲۸۳ھ م ۳۰ جون ۱۸۶۶ء کو حصار رزیڈنسی کے اندر نصب کیا گیا۔

— **بتاون** کے نرخ کا جو مدوجزر قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ ۱۲ ابان ۱۳۰۷ف کو اسقدر گران ہوا کہ ۱۵ روپیہ سکہ محبوبیہ دینے پر بھی سو روپیہ کلدار نہیں ملتے تھے اور

۷ اردی بہشت ۱۳۲۸ ف کو کلدار کا نرخ [illegible] تک اوتر گیا یعنی ماہ [illegible] سکہ عثمانیہ کے عوض یکسو روپیہ کلدار ملتے تھے۔

ــ **بجلی کی کڑک** اور چمک اور باد باراں کا طوفان ۷ رجب ۱۳۳۷ھ کو رات کے گیارہ بجے بپا ہوا۔

ــ **بجواڑہ لائن** کی تعمیر کا کام ۱۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ م یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو کمپنی کے جانب سے سکندر آباد سے بجواڑہ تک آغاز ہوا۔ بعد ختم تعمیر ۳ اپریل ۱۸۸۶ء م ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو سکندر آباد سے ورنگل تک حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر کے ہاتھ سے افتتاح کی رسم ادائی ہوئی۔ ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو عام طور پر مسافروں کی آمد رفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اس کا طول (۸۷) میل ہے۔ اسکی تیاری میں ([illegible]) روپیہ صرف ہوئے۔ دورنا کل سے ایلندو پہاڑ تک جہاں معدن زغال ہے اس لائن کی تعمیر ماہ شوال ۱۳۰۳ھ م ماہ جولائی ۱۸۸۶ء میں آغاز ہوئی اور ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ م ماہ ڈسمبر ۱۸۸۷ء میں مسافروں و مال کی آمد رفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ ۱۶ ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ م یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو معدن زغال سنگارنی سے کوئلہ لانے کا کام جاری ہوا۔ اس شاخ کا طول ۵۳ ۱/۲ میل اور اسکی تیاری میں ([illegible]) روپیہ صرف ہوا۔ حدود سرکار عالی میں بجواڑہ لائن کی آخری شاخ ورنگل ہے۔ اسکی مسافت (۵۵) میل ہے۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ م ۱ فروری ۱۸۸۹ء کو ورنگل سے بجواڑہ تک مسافروں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ سکندر آباد سے بجواڑہ تک تعمیر میں اوسط ساٹھ ہزار فی میل صرف ہوا۔

ــ **بخشی رگھوناتھ پرشاد صاحب** بی۔ اے۔ ابتداً یکم خورداد ۱۲۸۸ ف کو آپ سلک ملازمت علاقہ سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ بعد یکم اسفندار ۱۲۹۴ ف کو مددگار دوم معتمد فنانس مقرر ہوئے اس خدمت کی ماہوار ایکہزار روپیہ قرار پائی۔ ۲۷ شہریور ۱۳۰۴ ف کو آپکا تقرر محکمہ سرکار عالی صیغہ عدالت سے بطور ہندو جج مجلس عالیہ عدالت میں منصرمانہ طور پر ہوا اور حسب جریدہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۰۶ ف وہ اس خدمت پر مستقل کئے گئے۔ اور ۲۸ اردی بہشت ۱۳۱۶ ف کو

بلدہ میں آپ کا دفعتاً انتقال ہوا۔
ب۔ **بدرالدولہ اکرام جنگ** کا ۱۶ محرم ۱۳۰۵ھ کو مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ صرف خاص سے تھا۔
ب۔ **برار کا جنوبی حصہ** احمدنگر کے بادشاہ نے ۹۸۲ھ ۱۵۷۵ء میں اپنی سلطنت میں شامل کرلیا اور ۱۰۰۲ھ ۱۵۹۳ء میں فرمانروایان برار کے حوالہ کیا گیا۔ اور مرہٹوں نے اس پر اور نیز خاندیس پر ۱۱۱۷ھ ۱۷۰۵ء میں قبضہ کیا۔
ب۔ **برار کا علاقہ**۔ فوج کنٹیجنٹ کی تنخواہ کی غرض سے ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ھ م ۲۱ مئی ۱۸۵۳ء کو بعہدہ وزارت نواب سراج الملک انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کردینے کے متعلق نواب ناصرالدولہ غفران منزل اور کمپنی مذکور کے مابین عہدنامہ ہوا۔ اسکے بعد برار کی سالانہ بجٹ کے متعلق بموجودگی صاحب رزیڈنٹ کرنل بارو مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و مدارالمہام ۳ شعبان ۱۳۲۰ھ م ۵ نومبر ۱۹۰۲ء کو برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ نظام میں ایک عہدنامہ ہوا جسکی رو سے ملک برار ہمیشہ کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کے حوالہ کیا گیا اور یہ قرار پایا کہ اس کے معاوضہ میں ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ برطانیہ سرکار نظام کو دیا کریں۔ سوائے چھاونی اورنگ آباد و الوال کے باقی دیگر چھاونیات اوٹھادے جائیں۔
ب۔ **بردہ فروشی** ملک سرکار عالی میں ممنوع قرار دے جانے کے متعلق ماہ جمادی الاول ۱۲۷۲ھ میں حکم جاری ہوا۔
ب۔ **برقی سررشتہ** علاقہ سرکار عالی میں ۱۳۲۰ف میں زیر نگرانی ناظم دارالضرب قائم ہوا۔
ب۔ **برقی روشنی**۔ سکندرآباد کے بند پر ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ سے۔ اور اندرون و بیرون بلدہ میں ۲۴ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ سے رزیڈنسی اور بلدہ کے شاہ راہ پر وسط ماہ صفر ۱۳۳۲ھ سے ہونی شروع ہوئی۔
ب۔ **برق جنگ** جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی کا ۴ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ کو

انتقال ہوا۔
ــ برہنہ شاہ صاحب (حضرت) نے ۶ رجمادی الاول ۱۰۶۴ھ کو رحلت فرمائے۔
میر جملہ تالاب کے پرے آپ کی درگاہ مشہور ہے۔
ــ بسالت جنگ نے ضلع گنٹور کو ۱۱۹۳ھ ۱۷۷۹ء میں بطور مقطعہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کردیا
ــ بسالت جنگ نے ماہ ذیحجہ ۱۱۹۶ھ میں انتقال کیا۔
ــ بش بی کا تقرر بہ خدمت رزیڈنسی بلدہ پر ۷ ر ڈسمبر ۱۸۵۳ء کو ہوا۔ اور ۳۰ ر ڈسمبر ۱۸۵۶ء کو
رزیڈنسی الوال میں انتقال ہوا۔
ــ باغ عامہ (پبلک گارڈن) کی تیاری وغیرہ ۱۲۸۷ھ میں آغاز ہوکر ۱۲۹۱ھ میں مکمل ہوئی
ــ بغاوت۔ ماہ ذیحجہ ۱۱۵۳ھ م ماہ فبروری ۱۷۴۱ء میں جو بغاوت ہوئی اس کے بانی
نواب ناصر جنگ تھے اس لئے وہ گرفتار کئے گئے۔
ــ بغاوت۔ انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف بغاوت پیدا کرنے کی غرض سے ۱۹ ر
شوال ۱۲۷۳ھ م ۱۳ جون ۱۸۵۷ء کو حیدرآباد کے چند مفسدوں نے مختلف مسجد کے دیوار پر اشتہار
چسپاں کردیا تھا۔
ــ بلپ سمنت راؤ۔ نواب سالارجنگ اعظم کے عہد مدار المہامی میں آپ صدر محاسب
سرکار عالی تھے اور نواب صاحب مذکور کے عہد وزارت میں یہ کسی الزام میں خدمت سے
علحدہ ہوکر اپنے دیہات مقطعہ جات میں جاکر رہے بعدہ بلدہ حیدرآباد آکر مہاراجہ نرندر بہادر
پیشکار کے عہد مدار المہامی میں حسب مراسلہ صدر محاسبی نشان (۱۰۷۰۵) مورخہ ۲ رجمادی الاول ۱۳۰۱ھ
آپ ناظم دفاتر نظارت وانتظام امور پیشی سرکار عالی مقرر ہوئے اور نواب عماد السلطنۃ کے
ابتدائی عہد وزارت میں علحدہ کئے گئے۔ ۵ ر شعبان ۱۳۱۳ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔
ــ بلٹن۔ انگریزی اخبار ماہ فبروری ۱۹۰۴ء سے ہفتہ میں دو مرتبہ سکندرآباد سے شائع
ہونا شروع ہوا۔ آجکل یہ روزانہ شائع ہوتا ہے۔

بلوہ اور ہنگامہ۔ نواب فتح علیخان منظفر الدولہ صاحبزادہ نواب سکندر جاہ مغفرت منزل نے بلدہ میں پہلے مرتبہ ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۸ء میں اور ماہ جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ م ماہ جنوری ۱۸۶۰ء میں دو بارہ بلوہ کیا۔

بلبل (عیوض بن)۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جانثار خاں بہادر اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جاں نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۹ شوال ۱۳۲۲ھ کو مرض فالج سے انتقال ہوا۔ آپ سرکردہ فوج نظام محبوب (جمعیت میسرم) تھے۔

بندہ علیخاں پسر سردار علیخاں کے شب گشت کے وقت ماہ رجب ۱۲۴۹ھ میں آتش بازی میں آگ لگی جس سے اسی نوّد تماشہ بین جل گئے۔

بندہ فیاض علیخاں کا ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ کو انتقال ہوا۔ پہسل بنڈے کے قریب آپکی درگاہ ہے۔

بنسی راجہ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار حکمرانی راجہ بہادر۔ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک محبوب نواز ونت کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۳ صفر ۱۳۱۸ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سررشتہ دار فوج باقاعدہ وبیقاعدہ تھے۔ اصلی نام آپ کا گردھاری پرشاد تھا۔ شاعر تھے باقی تخلص تھا۔

بنکنگ کمپنی حیدرآباد واقع رزیڈنسی چادرگھاٹ کا قیام مسٹر اوکرجی وکیل کے ہاتھوں یکم فبروری ۱۸۸۶ء کو عمل میں آیا تھا۔ بالاخر ۲۸ سپٹمبر ۱۹۱۶ء کو اس کمپنی کے دیوالیہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔

بنگال بنک کی شاخ ۱۹ فبروری ۱۸۶۸ء م ۲۴ شوال ۱۲۸۴ھ کو رزیڈنسی چادرگھاٹ میں کھولی گئی اور ۱۸۹۲ء میں رزیڈنسی سڑک پر اس کے لئے ایک سنگ بستہ عمارت تعمیر کی گئی جس میں بنک مذکور اب تک موجود ہے اور ۲۷ جنوری ۱۹۲۱ء سے اس بنک کا نام امپیریل

بنک آف انڈیا قرار پایا۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو بنک کی ایک شاخ خاص مقام پر بھی یہاں قائم ہوگئی۔
ب۔ بڑی بی بی صاحبہ (حضرت) عرف حفیظہ بی بی صاحبہ نے ۱۲ محرم ۱۲۷۹ھ کو رحلت فرمائی۔ آپ کی مزار اندرون کمان سوگی میں ہے۔
ب۔ بہائم شماری۔ ۳۰ آبان ۱۳۲۵ف کو بوقت شب ممالک محروسہ سرکار عالی میں پہلی مرتبہ ہوئی۔
ب۔ بھوانی پرشاد (راجہ) مشرف تقسیم محلات کا ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۵۲ھ کو انتقال ہوا۔
ب۔ بھوانی شنکر (راجہ) عرف بابو راجہ المخاطب راے رایاں امانت ونت ۱۹ محرم ۱۲۱۲ھ کو خدمت پیشکاری سے سرفراز ہوے۔ ۲ رجب ۱۲۱۴ھ کو وہ رامیشور چلا گئے اور ۲۲ ذیحجہ ۱۲۲۱ھ کو انکا انتقال ہوا۔
ب۔ بھوپال کی بیگم صاحبہ (ہز ہائنس) ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ کو بلدہ تشریف لائیں اور بشیر باغ میں سرکاری مہمان رہیں اور ۲۸ ماہ مذکور کو آپ یہاں سے مراجعت فرمائیں۔
ب۔ بہمنی سلطنت کی بنیاد حسن گنگو نے ۱۴ ربیع الاول ۷۴۸ھ م ۱۳۴۷ء کو قایم کی اور ۹۱۸ھ ۱۵۱۲ء میں اس کی تباہی ہوئی۔
ب۔ بیجاپور کا محاصرہ شاہ جہاں نے ۱۰۴۵ھ ۱۶۳۵ء میں کیا اور وہاں کے فرمانروا عادل شاہ سے خراج وصول کیا اور اورنگ زیب عالمگیر نے ۲۹ ذیقعدہ ۱۰۹۷ھ م ۱۶ اکتوبر ۱۶۸۶ء کو اس پر قبضہ کیا۔
ب۔ بیجانگر کے سلطنت کو بیجاپور۔ گولکنڈہ اور احمد نگر کے فرمانرواؤں نے ۹۷۲ھ ۱۵۶۴ء میں برباد کیا۔
ب۔ بی بی کا علم۔ اسکو حیات بخش بیگم صاحبہ عرف بی بی ما صاحبہ (جنکا انتقال ۱۹ شعبان ۱۰۸۸ھ کو ہو چکا تھا) زوجہ سلطان محمد قطب شاہ نے استاد کرایا۔ ہر سال یہ علم دس محرم کو بڑی دھوم دھام سے نکلا کرتا ہے۔ عاشور خانہ کے دروازہ پر ۱۱۹۹ھ جو کندہ ہے اس سے

پایا جاتا ہے کہ تعمیر عاشور خانہ اسی سنہ میں ہوئی۔
ـــ بیت المعذورین۔ واقع ڈھول پیٹ کا افتتاح ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ کو ہوا۔
ـــ بیدر اور ورنگل پر جمعہ خاں نے ۱۳۲۳ء؁ میں قبضہ کیا۔
ـــ بیمہ فنڈ۔ ملازمین سرکار عالی کے لئے وضعات بیمہ فنڈ لازمی قرار دیگئی ہو (ملاحظہ فیملی پنشن فنڈ ردیف ف)۔
ـــ بیمہ کا طریقہ بیمہ خانہ جات علاقہ سرکار عالی میں یکم تیر ۱۳۱۶ف سے جاری ہوا۔

ردیف (پ)

ـــ پالم ضلع علاقہ صرف خاص ۱۲۹۶ف میں شکست ہوا۔
ـــ پامر کمپنی کی تجارتی کوٹھی ۱۸۱۱ء ۱۲۲۶ھ میں حیدرآباد میں قایم ہوئی کمپنی نے یہاں تجارت کرنے کی غرض سے ۱۸۱۶ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی سے اجازت حاصل کی اور بحصول اجازت کمپنی موصوف نے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۲۰ء نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کو ساٹھ لاکھ روپیہ کا قرضہ دیا اور اس کے وصول نہ ہونے سے ماہ نومبر ۱۸۲۳ء میں (۷۸۸۸۸۸۸) روپیہ کا دعوے نواب سکندر جاہ مغفرت منزل پر کردیا۔ ۱۸۲۴ء ۱۲۴۰ھ میں یہ کمپنی برخاست ہوگئی۔
ـــ پامر (ٹامر) نے جس کے بڑوں کا تعلق اس کمپنی سے تھا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۴ء کو سکندرآباد میں انتقال کیا۔
ـــ پائیگاہ کے نام سے جو فوج نامزد ہے۔ بزمانہ محمد ابوالفتح خاں تیغ جنگ شمس الامرا ۱۱۹۰ھ ۱۷۷۶ء میں قائم ہوئی۔ ۱۷ جمادی الثانی ۱۱۹۱ھ کو بعہد نواب میر نظام علیخاں غفران منزل خان مذکور منصب اور خطاب سے سرفراز ہوے اور ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ کو آپ نے انتقال کیا۔
ـــ پائیگاہ ہرسہ علاقہ کی آبکاری ۱۳۲۳ف میں بہ اخذ معاوضہ علاقہ دیوانی میں دیدی گئی۔
ـــ پائیگاہ کے ہرسہ علاقہ جات۔ بہ حسب فرمان خسروی مؤرخہ ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ

سر برائن ایجرٹن انسپکٹر کنٹرولر جنرل مقرر ہوے (ملاحظہ ہو اعلان مندرجہ جریدہ اعلامیہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۳ اسفندار ۱۳۲۱ف) بعدہ حسب جریدہ غیر معمولی ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف انسپکٹر جنرل پائیگاہ کا لقب صدر المہام پائیگاہ قرار دیا گیا۔ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۳۸ کو سر برائن ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ اپنے خدمت کا جائزہ نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام صنعت وحرفت علاقہ سرکار عالی کو دیکر دوسرے روز یہاں سے راہی ولایت ہوے۔

-- **پچپن سال** سے زیادہ عمر کے ملازمین کی ملازمت میں توسیع نہ کرنے کے متعلق فرمان مبارک فرینہ ۸ مہر ۱۳۲۲ف (جریدہ ۳ آبان ۱۳۲۲ف جزو اول صفحہ ۸۴۷) میں شائع ہوا۔

-- **پنڈلبری** ایجنٹ ومنیجر نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوی کا ۲۳ مئے ۱۹۱۳ء کو بمقام مہابلیشور انتقال ہوا۔ نعش سکندرآباد لائی گئی اور وہیں دفن کیگئی۔ آپ کے اظہار غم میں سکندرآباد کا بازار بند رہا۔

-- **پرانا پل** یا پل قدیم۔ اس پل کو سلطان عبداللہ قطب شاہ نے ۹۸۱ھ میں بصرف دولاکھ روپیہ تعمیر کرایا۔ بعدہٗ طغیانی رود موسی کے باعث کچھ صدمہ پہونچنے سے مہاراجہ چندولعل پیشکار نے ۱۲۳۶ھ میں اسکو درست کرایا تھا۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ کو جو طغیانی رود موسی ہوئی تھی اوسوقت بھی خفیف سا نقصان پہونچا تھا۔

-- **پرامیسری نوٹس** سرکار عالی ابتداً ۸ آبان ۱۳۰۶ف میں جاری ہوے۔ اُس سنہ سے اسوقت تک بہ اوقات مختلف جتنے نوٹ اجرا ہوے ہیں انکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ ان کل نوٹوں کے سود کی شرح سالانہ فیصدی چھے روپیہ ہے۔

جریدہ غیر معمولی ۸ آبان ۱۳۰۶ف جلد ۲۸ کے ذریعہ سے پرامیسری نوٹ

(۱) ۱۳۰۶ف میں میعادی بیس سال لغایتہ ۳۰ آبان ۱۳۲۶ف پچیس ۲۵ لاکھ عثمانیہ۔ غرہ خورداد ۱۳۲۷ف کو ان نوٹوں کی مدت میں ۳۱ اردی بہشت ۱۳۳۷ف تک کی

توسیع کیگئی۔

(۲) سنہ ۱۳۳۶ف میں میعادی ۱۴ سالہ بغایتہ ۳۰ آذر سنہ ۱۳۵۰ف قلیل المدتی ۲ کروڑ روپیہ سکہ عثمانیہ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۲۶ شہریور سنہ ۱۳۳۶ف جلد ۴۸)۔

(۳) سنہ ۱۳۳۶ف میں میعادی پندرہ ۱۵ سالہ بغایتہ ۳۰ آذر سنہ ۱۳۵۱ف طویل المدتی پچھتر لاکھ روپیہ سکہ عثمانیہ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی صدر)

(۴) سنہ ۱۳۳۸ف میں میعادی ۲۴ سال بغایتہ سلخ دے سنہ ۱۳۵۴ف پچاس لاکھ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۱۸ آبان سنہ ۱۳۳۸ف جلد ۵۰)۔

(۵) سنہ ۱۳۳۰ف میں میعادی اکتیس ۳۱ سالہ بغایتہ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۶۱ف پچاس لاکھ۔ (ملاحظہ ہو جریدہ غیر معمولی ۱۹ آبان سنہ ۱۳۳۰ف جلد ۵۲)۔

— پرائیوٹ سکریٹری اعلیٰحضرت کے محکمہ کا نام حسب جریدہ غیر معمولی ۳۰ دے سنہ ۱۳۳۴ف محکمہ صدر المہام پیشی اعلیٰحضرت قرار پایا۔ اور امین جنگ بہادر چیف سکریٹری ہی اس محکمہ کے صدر المہام بنائے گئے۔

— پرنس آف ویلز کی حیثیت سے جب ایڈورڈ ہفتم ہندوستان تشریف لائے تھے تو ان سے ملاقات کی غرض سے نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام و دیگر امراء بلدہ کا ڈپوٹیشن ۱۲ رمضان سنہ ۱۲۹۲ھ م ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۷۵ء کو بلدہ سے بمبئی گیا تھا۔

— پرنس آف ویلز (ہز رائل ہائنس) بہتے شہزادہ و شہزادی ویلز ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ م ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو مدراس سے بلدہ تشریف لائے ایوان فلک نما پر قیام فرما رہے ان ہی دنوں میں (حضرت نظام النساء بیگم صاحبہ) صاحبزادی حضرت میر محبوب علیخان غفران مکان کا انتقال ہو چکا تھا اسی وجہ سے ڈنر وغیرہ ملتوی رکھے گئے۔ ۱۶ ماہ مذکور کو شاہزادہ ممدوح بغرض شکار مانکوٹہ اور ۲۲ ماہ مذکور کو شہزادی صاحبہ جانب داری

روانہ ہوے بعد میں شاہزادہ موصوف راست واڑی پہونچکر وہاں سے دونون جانب بنارس روانہ ہوے۔

— پستن جی مہرجی تعہد دار بعہد مہاراجہ چندولعل بہادر پیشکار و مدارالمہام ۲۷ فروری ۱۸۴۸ء کو دیوالہ نکالا۔

— پستن جی مہرجی کی کوٹھی۔ ملاحظہ ہو کوٹھی نواب محسن الملک۔ ردیف (م)۔

— پنڈاروں نے ۱۲۲۹ھ میں تمام ملک دکن میں فساد اور لوٹ مار مچائی اور اون کے خوف سے اکثر دیہات کے مستورات نے باولیوں میں گر کر اپنے جانیں دے دیں تھیں۔ بعد میں سرکار نے خاطر خواہ اون کا انتظام کیا۔

— پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ علاقہ سرکار عالی میں یکم آذر ۱۳۰۸ف سے رائج ہوا۔

— پوسٹ آفس علاقہ برٹش گورنمنٹ کا اسّی سال قبل یعنی ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۸ء میں رزیڈنسی بلدہ میں موجود ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

— پورن مل (مہانند رام) ساہوساکن بیگم بازار نے ۲۱ شعبان ۱۲۶۴ھ کو انتقال کیا اور ۲۵ محرم ۱۲۶۸ھ کو اون کی دوکان دیوالیہ ہوئی۔

— پولٹیکل و پرایوٹ سکرٹری مدارالمہام کا لقب حسب جریدہ غیر معمولی ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف (پولٹیکل صدالمہام دیوانی) قرار پایا بعد بزمانہ قیام باب حکومت بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۶ اردی بہشت ۱۳۲۹ف جلد (۵۱) اسکا نام صدالمہام صیغہ سیاسیات سیاسی سے مبدل ہوا۔

— پولٹیکل فنانس کے نام سے حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف ایک جدید محکمہ قائم ہوا۔ اور اس کے عہدہ معتمدی پر سب سے پہلے نواب محسن الملک مقرر ہوے بعد میں حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸ اسفندار ۱۳۰۳ف صیغہ پولٹیکل کا تعلق فنانس سے اوٹھا دیا گیا اور صرف محکمہ فنانس کے نام سے موسوم ہوا۔

— پولیس ٹریننگ اسکول۔ اضلاع سرکار عالی بغرض تعلیم و ترتیب امیدواران و عہدہ داران کوتوالی اضلاع و بلدہ ۲۲ رمضان ۱۳۱۹ھ کو قائم ہوا۔

— **پولیس وجیل ہائے علاقہ جات ہر سہ پائیگاہ** کا انتظام حسب فرمان مبارک ماہ فروردی ۱۳۲۴ف میں صدر ناظم صاحب کو توالی اضلاع کے تحت کر دیا گیا۔

— **پونہ** کو ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ء میں نواب میر نظام علیخاں بہادر غفران منزل کی فوج نے لوٹ لیا۔

— **پلاٹ فارم ٹکٹ** ریلوے اسٹیشن سکندر آباد۔ حیدر آباد و وقار آباد پر یکم سپٹمبر ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا۔ اوس کی قیمت فی ٹکٹ نیم آنہ کلدار یا (۱/۲) فلوس سکہ عثمانیہ قرار پائی۔

ردیف (ت)

— **تارہ شعلہ افشاں** ۱۸ جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ کو مشرق سے نمایاں ہوا اور وسط آسمان پر پھوٹا جس سے مہیب آواز پیدا ہوئی چند منٹ تک آسمان پر روشنی اور چند سکنڈ تک زمین کو حرکت رہی۔ اس قسم کا تارہ پھر ۱۱ رجب ۱۲۷۸ھ کو پچھلے پہر میں نظر آیا اس سے دو ماہ قبل جو تارہ گرا تھا اوس کے بہ نسبت یہ زیادہ روشن تھا۔

— **تاشیرہ عروب** کا طریقہ۔ اگر کوئی اہل عرب اہل عرب کو قتل کرے تو زمانہ سابق میں حیدر آباد کا یہ طریقہ تھا کہ بعد تحقیقات مجرم کو بجائے قصاص کے ورثا مقتول اور دوسرے عروب کے ذریعہ سے بذریعہ تاشیرہ قاتل کا خاتمہ کرتے۔ طریقہ مذکور ۱۲۹۳ھ میں بعملداری خاں بہادر عنایت حسین خاں صاحب کوتوال موقوف ہوا۔

— **تجارت وزراعت** کے محکمہ نظامت پر ۹ بہمن ۱۳۰۱ف کو مولوی سید محمد حسین صاحب لکھنوی کا تقرر ہوا اور ۱۹ ماہ امرداد ۱۳۰۲ف کو صاحب موصوف کا انتقال ہونے سے یکم شہریور ۱۳۰۳ف کو یہ محکمہ شکست کیا گیا۔ بعد میں یہی سررشتہ بنام محکمہ سررشتہ فن زراعت آغاز ماہ دے ۱۳۲۲ف میں بہ منظوری سرکار پھر قائم ہوا۔ حسب فرمان خسروی مرقومہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ مسٹر جی۔ ائی۔ سی۔ ویکفیلڈ سررشتہ صنعت و حرفت تجارت و زراعت و آبکاری کے صدر ناظم بنائے گئے (جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۰ اردیبہشت ۱۳۲۷ف)

بعد بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۶ اردی ۱۳۲۹ف بزمانہ قیام باب حکومت یہ سر رشتہ ایک خاص صدر المہام کے تحت کر دیا گیا۔

۔ **تحفظ حقوق تصنیف** کا قانون بذریعہ رزولیوشن نشان ۱/۴۲ ۱۶ امرداد ۱۲۹۹ف جاری ہوا۔

۔ **تخت نشینی** ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا اعلان یکم مئی ۱۸۹۳ء کو رزیڈنسی بلدہ میں پڑھکر سنایا گیا۔

۔ **تصدق حسین** جمعدار افواج سمستان شوراپور کو ماہ ذیقعدہ ۱۲۷۴ھ میں بمقام شوراپور پھانسی دی گئی۔

۔ **تعلیمات کا صیغہ** علاقہ سرکار عالی میں ۱۲۷۶ھ میں قایم ہوا۔

۔ **تعمیرات عامہ** کی معتمدی کا دفتر ۱۹ تیر ۱۲۷۹ف کو بارہ دری نواب سالار جنگ میں قائم ہوا۔

۔ **تنازعہ مابین فوج باقاعدہ** سرکار عالی و پولیس بلدہ۔ فٹ بال ٹورنمنٹ حوض گوشہ محل کے متعلق ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ کو ہوا جو بعد میں رفع دفع کر دیا گیا۔

۔ **توپ کا سانچہ**۔ جسکو رمنڈ (موسی رحمو) کا کارخانہ کہتے ہیں۔ فرنچ فوج کے توپ ڈھالنے کی غرض سے بزمانہ حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران منزل بنایا گیا تھا۔ بعد میں وہ کسمپرسی کی حالت میں پڑا رہا۔ ماہ شوال ۱۳۲۷ھ میں کثرت باران کے باعث اس کی عمارت کا نصف حصہ منہدم ہو گیا تھا۔ بقیہ حصہ کا وجود مخدوش ہونے سے اسکو بھی سرکار نے گرا دیا۔ اب بھی اسکے کچھ کچھ آثار موجود ہیں۔

۔ **توپ کا سر ہونا**۔

۱ روزانہ۔ ۱۰ ماہ شوال ۱۲۸۹ھ م ۱۲ ڈسمبر ۱۸۷۲ء سے یہہ طریقہ یہاں شروع ہوا ابتداً صبح کے ساڑھے چار بجے۔ دن کے بارہ بجے اور شب کے آٹھ بجے بمقام

حوض گوشہ محل وہاں کے توپ خانہ سے داغی تھی - ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۴ھ م ۸ ستمبر ۱۸۸۷ء کو وہاں سے جمعیت آباد میں منتقل ہوا -

ت۲ چاند رات - ماہانہ چاند کی رویت عوام الناس پر ظاہر ہونے کی غرض سے ۳۰ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ م ۲۷ دسمبر ۱۸۷۵ء سے ہر ماہ ہلالی کے باستثنا ماہ محرم سلخ کو تین فیر کرنے کا طریقہ شروع ہوا جو اب تک جاری ہے -

ت۳ حج کے اعزاز میں ۹ ذیحجہ کو جو یوم حج ہوتا ہے بعد دوپہر حج کے اعزاز میں سے (۲۱) توپیں داغی جاتی ہیں -

ت۴ عیدین عید الضحیٰ کا خطبہ پڑھے جانے کے بعد توپ کے (۲۱) آوازوں کے سر کئے جانے کا طریقہ ۱۰ ذیحجہ ۱۲۸۹ھ سے شروع ہوا اور بعد خطبہ عید الفطر (۲۱) آوازیں ۱۲۹۰ھ سے سر کئے جانے لگے جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے -

ت۵ لنگر مبارک - بزمانہ میجر راک سرکردہ فوج باقاعدہ - لنگر شاہی نکلنے کی علامت عوام الناس پر ظاہر ہونے کی غرض سے ۵ محرم ۱۲۹۰ھ م ۵ ماہ مارچ ۱۸۷۳ء دہلی دروازہ کے قریب موسی ندی میں ایک توپ چھوڑنا شروع کیا گیا -

ت۶ حویلی قدیم سے ماہ تیر ۱۲۹۳ف م ماہ مئے ۱۸۸۴ء سے صبح کے ساڑھے چار بجے دن کے بارہ بجے اور شب کے آٹھ بجے ایک ایک توپ چھوٹنا شروع ہوئی -

ت۷ دوازدہم شریف - اس تقریب میں ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ سے (۲۱) فیر کئے جانے لگے -

ت توحہ مقام پر نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کی فوج نے ۱۶ رمضان ۱۲۳۴ھ کو قبضہ کیا -

ت توسیع مجلس وضع قوانین کے نام سے ایک خاص دفتر عارضی طور پر حسب فرمان خسروی مرقومہ ۲۲ صفر ۱۳۳۸ھ قائم ہوا -

ــ **تہنیت یار الدولہ** (نواب) کا ۱۳؍ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ کو انتقال ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ صرف خاص سے تھا۔
ــ **تھیاسوفیکل سوسائٹی**۔ ۱۶؍ ڈسمبر ۱۸۸۲ء کو بلدہ چادر گھاٹ میں قائم ہوئی اور اوس کی جدید عمارت کا افتتاح ۷؍ جنوری ۱۹۰۶ء کو ہوا۔
ــ **تھیٹر پارسی ناٹک کمپنی** واقع بارہ دری نواب مختار الملک کو ۱۸؍ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ کو آگ لگی اور اون کا تمام سامان معہ تھیٹر جل گیا۔

ردیف (ٹ)

ــ **ٹاٹا انڈسٹریل بنک**۔ ۹؍ ستمبر ۱۹۱۸ء کو رزیڈنسی چادر گھاٹ میں امپیریل بنک آف انڈیا کے پاس قایم ہوا۔
ــ **ٹانگہ کا مشہور مقدمہ**۔ ۱۶؍ جون ۱۸۹۰ء م ۲۷؍ شوال ۱۳۰۷ھ کو تین فوجی افسر علاقہ سرکار عظمت مدار ٹانگہ میں سوار ہوکر حسین ساگر کے مینڈ پر سے جا رہے تھے۔ اسی راستہ سے حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر کی سواری مبارک گزرتے وقت اسکاٹ کے سواراں رسالہ جبوش کے گھوڑوں کی آواز سے ٹانگہ مذکور کے گھوڑے بھڑک جانے سے اوس کا ایک طول طویل مقدمہ چلتا رہا تھا۔ جو ٹانگہ کے مقدمہ کے نام سے نامزد ہے اس مقدمہ کی دریافت ہوکر وہ مقدمہ خارج ہوا۔
ــ **ٹاون ہال** واقع باغ عامہ کا سنگ بنیاد ۲۷؍ شوال ۱۳۲۳ھ کو بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ کچھ عرصہ تک اوسکی تعمیر رکی رہی بعد میں جب کام ختم ہوا تو ۲۹؍ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ کو اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر عثماں علیخاں بہادر نے اس کا افتتاح فرمایا۔
ــ **ٹیپو خاں کی سرائے** واقع نزد اسٹیشن نام پلی بلدہ ۱۳۰۴ھ میں تعمیر ہوئی۔

ٹپہ خانہ جات علاقہ سرکار عالی کا باضابطہ انتظام ۱۴ مہر ۱۲۷۹ف سے آغاز اور نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی کے نام سے ایک دفتر قائم ہوا جس کے صدر مہتمم نواب شہسوار جنگ مقرر ہوئے خانگی خطوط کی اجرائی کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا۔ صدر مہتممی ٹپہ خانہ جات کا نام ۲۳ امرداد ۱۲۹۳ف سے ناظم ٹپہ خانہ سرکار عالی قرار پایا۔ لفافجات ٹپہ علاقہ پائیگاہ و دیگر جاگیرات بلا حصول محصول مقررہ سرکار عالی روانہ نکرنیکے متعلق ۱۳۱۵ف میں حضرت غفران مکان کا فرمان صادر ہوا۔ غرہ ربیع الاول ۱۳۲۵ کو ٹپہ خانہ علاقہ پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم حسب الحکم حضرت غفران مکان اڑھا دیا گیا۔ علاقہ سرکار عظمت مدار کے جو خطوط اور بھنگیاں ٹپہ خانہ سرکار عالی کے توسط سے تقسیم ہوتے تھے اُن پر سرکار عالی اپنا محصول لیا کرتے تھے۔ بذریعہ فرمان مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۵ھ اس محصول کے وصول کرنے کی ممانعت کیگئی (جریدہ ۸ آذر ۱۳۱۷ف)۔

ٹڈی دل۔ ۱۴ صفر ۱۳۲۳ھ کو بلدہ حیدرآباد میں کثیر التعداد ٹڈے آئے اور کئی روز رہے ان سے باغات کو سخت نقصان پہونچا۔

ٹمپل ٹن۔ (مسٹر) ایڈیٹر اخبار کرانیکل اور مسٹر نیوٹن بیرسٹرایٹ لا ۱۴ محرم ۱۳۲۶ھ کو خارج البلد کئے گئے۔

ٹیلگراف آفس حدود رزیڈنسی چادرگھاٹ میں ماہ جولائی ۱۸۵۷ء میں قائم ہوا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ ابتداءً سنہ ۱۳۰۰ھ میں بلدہ حیدرآباد میں قائم ہوا۔ اور سب سے پہلا آلہ گفتگو خلوت مبارک دیوڑھی اعلیحضرت اور مہاراجہ نراندر بہادر پیشکار مدار المہام کی دیوڑھی میں نصب کیا گیا۔

ردیف (ج)

جارج اسٹورٹ وہائٹ (سر) کمانڈر انچیف افواج ہند اوایل ماہ ڈسمبر ۱۸۹۱ء

میں بلدہ آئے اور یہاں پانچ چار روز تک قیام کرکے واپس ہوئے۔

ــ جارج پنجم (ملک معظم) کی تخت نشینی کا اعلان ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء کو شائع کیا گیا۔

ــ جارج ویلزلی (سر) کمانڈر چیف مدارس پریسیڈنسی معہ ایک عہدہ دار سلطنت آسٹریا کے ۱۸ جنوری ۱۹۰۱ء کو بلدہ آئے اور دو تین روز کے بعد واپس ہوئے۔

ــ جامع مسجد بلدہ کی تعمیر بزمانہ سلطان قلی قطب شاہ ۱۰۰۶ھ میں ہوئی۔

ــ جان آف جلکسیں برک اسبورن (ڈیوک) ۵ فبروری ۱۸۸۳ء کو تفریحاً بلدہ آئے تھے۔

ــ جان فنگلاس (فوجی افسر علاقہ دیوانی سرکار عالی) ۲۸ اکٹوبر ۱۸۶۹ء کو دن کے بارہ بجے میانہ میں سوار ہو کر جا رہے تھے ان کو چند لوگوں نے ترپ بازار کے نزدیک میانہ سے کھینچکر مار ڈالا۔

ــ جان ہالنڈ سب سے پہلے رزیڈنٹ تھے جو ۱۶ اپریل ۱۷۷۹ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران مآب کے دربار میں آئے اور اوسوقت سے یہاں رزیڈنٹوں کے تقرر و آمد رفت کا سلسلہ جاری ہوا۔

ــ جانوروں و گاڑیوں پر حدود صفائی بلدہ میں یکم آذر ۱۳۰۴ف سے ٹکس قائم ہوا اور اسی سنہ میں مکانات پر بھی ٹکس لگایا گیا۔

ــ جرمن کے ولیعہد (شہزادہ) ۱۷ ڈسمبر ۱۹۱۰ء کو بلدہ آئے قصر فلک نما میں قیام فرماکر ۲۱ ماہ مذکور کو بلدہ سے واپس تشریف لے گئے۔

ــ جریدہ اعلامیہ سرکار عالی ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ م ۱۹ اردی بہشت ۱۲۷۹ف روز دوشنبہ سے ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو بزبان فارسی شائع ہونے لگا۔ اس کی قیمت معہ محصول ڈاک پہلے (عہ) روپیہ تھی۔ اس کے بعد (عہ) روپیہ کی گئی۔ جب تمام دفاتر سرکار عالی میں بجائے فارسی زبان کے اردو زبان کا رواج ہوا تو جریدہ بھی اردو زبان میں

چھپنے لگا۔ ۴ ۴ اسفندار ۱۲۹۴ف سے بجائے ہفتہ واری کے ہر ماہ الٰہی کے یکم اور ۱۶ کو چھپنا شروع ہوا اس کے بعد ہفتہ وار ہوا۔ پہلے جریدوں کی ترتیب سہ ماہی تھی ۱۳۰۴ف میں اس کی ترتیب بدل دی گئی یعنے بجائے سہ ماہی جلدوں کے چار اجزا اور ایک ضمیمہ پر تقسیم کیا گیا۔

۔ جلال الدولہ میر تہور علی صاحب (والد نواب محبوب یار جنگ ایڈیکانگ) مہتمم فیلخانہ علاقہ دیوانی وحضوری کا ۴ محرم ۱۳۱۹ھ کو بلدہ میں انتقال ہوا۔

۔ جمعہ خاں نے ۲۳ء میں ورنگل اور بیدر پر قبضہ کیا۔

۔ جنکسن (کپٹن) سرکار انگریزی کا پنشن خوار ۱۹ محرم ۱۲۷۶ھ کو خارج البلد کیا گیا

۔ جنگ یورپ کے التواء کی مسرت میں ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو منجانب سرکار عالی روشنی کی گئی اور دفاتر کو تعطیل دی گئی ممالک محروسہ سرکار عالی میں غربا کو پارچہ اور چاول تقسیم کئے گئے۔ اور اس جنگ کے صلح کی خوشنودی میں ۱۴ ڈسمبر ۱۹۱۹ء کو جشن منایا گیا اور اس موقع پر بھی سابق کی طرح غربا کو چاول اور پارچہ تقسیم کیا گیا۔

۔ جنگلات کا محکمہ ۱۲۷۶ف میں قائم ہو کر اوس پر ایک ناظم کا تقرر ہوا۔ بعد میں اس عہدہ کا نام صدر مہتمم جوبینہ رکھا گیا۔ اوس کے بعد ۲۲ دے ۱۳۰۰ف کو صدر مہتمی جوبینہ کا نام "کنسرویٹر آف فارسٹ" کے نام سے بدلدیا گیا۔ پھر ۱۳ بہمن ۱۳۰۰ف کو اس عہدہ کا نام ناظم جنگلات قرار دیا گیا۔

۔ جواد حسین صاحب (مولوی) ۱۵ شعبان ۱۳۱۱ھ کو خارج البلد کئے گئے۔

۔ جوبلی پنجاہ سالہ حکومت علیہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ قیصرہ ہند کا جشن ۱۶ فبروری ۱۸۸۷ء کو بلدہ حیدرآباد میں منایا گیا۔ مشہور مقامات پر روشنی کی گئی اور تعطیل بھی دی گئی۔

۔ جوبلی شصت ۶۰ سالہ علیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا جشن ۲۱ جون ۱۸۹۷ء کو بلدہ

حیدرآباد میں منایا گیا۔ مشہور مقامات پر روشنی کی گئی تعطیل بھی دی گئی۔ اس کے یادگار میں محبس چنچل گوڑہ میں دارالمجانین قائم کیا گیا۔

— **جوڈیشل امتحان** کا آغاز غرہ خورداد سنہ ۱۲۹۹ف سے ہوا۔ (جریدہ ۹ مہر سنہ ۱۲۹۹ف)۔

— **جوکن** (مسٹر) سنہ ۱۷۹۰ء میں پرتگال میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۱۲ء میں علاقہ پائیگاہ میں بحیثیت عہدہ دار ملازم ہوئے اور ۷ ستمبر سنہ ۱۸۵۶ء م ۶ محرم سنہ ۱۲۷۳ھ کو بلدہ میں انتقال کیا۔

— **جہاں نما** واقع بیرون فتح دروازہ معہ باغ اور اوس میں کی عمارات سنہ ۱۲۳۸ھ میں نواب فخرالدین خاں شمس الامرا ثالث امیر کبیر ثانی نے تعمیر کرائے۔

— **جہانگیر علی نامی سپاہی** نے ۹ شعبان سنہ ۱۲۷۵ھ کو متصل جلوہ خانہ حضوری نواب سالار جنگ اعظم مدارالمہام و صاحب رزیڈنٹ کرنل ڈیویڈسن پر (جبکہ وہ دربار برخاست کرکے واپس جاتے تھے) ۷، ۸ فٹ کے فاصلہ سے قرابین کا فیر کیا مگر کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا۔

— **جہاندار جاہ** نواب ذوالفقار علیخاں بہادر صاحبزادہ حضرت نواب میر نظام علیخاں بہادر غفران منزل کا سنہ ۱۲۴۲ھ میں انتقال ہوا۔ آپ کے نام کا ایک بازار بلدہ میں پیشکار صاحب کی دیوڑھی کے نزدیک مشہور ہے۔

— **جے راؤجی**۔ ۲۷ دے سنہ ۱۲۶۶ف کو ابتدا میں ملازم سرکار عالی ہوئے۔ اس کے بعد ۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۳ف کو دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں مددگار صدر محاسب شاخ اضلاع کی خدمت پر مقرر ہوئے بعدہ نائب صدر محاسب ہوئے۔ ۸ آذر سنہ ۱۳۲۰ف کو بعلت جعل سازی دراجازت نامجات فرد قرارداد جرم سنائی گئی۔ بعد تحقیقات ۱۹ اسفندار سنہ [illegible] کو راؤ مذکور نے جرم سے برات حاصل کی بعد بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ردیف (چ)

— **چادر گھاٹ کا پل**۔ سنہ ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء میں بصرفہ ([illegible]) روپیہ اس کی تعمیر ہوئی

یکم رمضان ۱۳۲۶ھ کو رود موسی کی طغیانی کے باعث اسکو سخت صدمہ پہونچا بجز درمیانی دو کمانوں کے دیگر تمام کمانیں شکست ہوگئیں تھیں اس لئے اوس کی مکرر تعمیر کرائی گئی جو ۱۳۲۸ھ میں ختم ہوئی۔ پل کے دونوں بازوں پر جدید فٹ پاتھ بنائے گئے اور آہنی کٹہرا بھی لگایا گیا اس جدید تعمیر و ترمیم میں (۔۔۔) روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوے۔

— چارلیس منیرو (سر) کمانڈر انچیف ہند۔ ۳۰ شوال ۱۳۳۵ھ م ۱۹ اگسٹ ۱۹۱۷ء کو بلدہ آئے ریزیڈنسی چادر گھاٹ میں قیام رہا۔ ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ کو یہاں سے واپس ہوے۔

— چار مینار۔ محمد قلی قطب شاہ نے ۹۹۹ھ میں اس کی بنیاد ڈالی اور یکم محرم ۱۰۰۰ھ کو کام ختم ہوا۔ عہد مدار المہامی نواب سالار جنگ اعظم میں بوجہ کہنگی ۱۲۹۳ھ میں اس پر چونہ کی استرکاری کرائی گئی۔ ماہ محرم ۱۳۰۲ھ میں عروب علاقہ نواب سلطان نواز جنگ جمعدار عروب اور کوتوالی بلدہ میں جو فساد ہوا تھا اسوقت چند ماہ تک یہاں پلٹن فوج باقاعدہ کی کمپنی متعین تھی ماہ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ سے یہاں سیٹی پولیس کا پہرہ مستقل طور پر قایم ہوا۔ ۱۳۰۳ھ میں اس کے اطراف آہنی کٹہرا اور جانب شمال آہنی پھاٹک لگایا گیا۔ اوایل ماہ محرم ۱۳۰۸ھ میں اس کے چاروں جانب گھڑیال لگائے گئے۔

— چاکن قلعہ کے مسلمانوں پر ۱۰۵۷ھ میں مرہٹو نے حملہ کر کے اونہیں قتل کر دیا۔

— چیتا میر راؤ صاحب تعلقدار علاقہ سرکار عالی نے ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ کو انتقال کیا۔

— چراغ علی صاحب (مولوی) المخاطب بہ نواب اعظم یار جنگ۔ ۱۹ فروردی ۱۲۸۶ف کو علاقہ سرکار عالی میں ملازم ہوے۔ غرہ اسفندار ۱۲۹۴ف کو خدمت معتمدی مالگزاری پر مقرر ہوے۔ من بعد صوبہ دار ورنگل و گلبرگہ ہوے۔ ۱۸ شہریور ۱۳۰۲ف سے بہ حیثیت معتمد فنانس ۸ امرداد ۱۳۰۴ف تک کام انجام دیتے رہے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک آپ کو خانی بہادری۔ اور اعظم یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

۲۱ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ کو بمقام بمبئی آپکا انتقال ہوا۔

ــ چلم جانکما رانی صاحبہ زمیداری سمستان شرناپلی نے ۷ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ کو اپنے سمستان میں انتقال کیا۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک آپ کو رانی کا خطاب عطا ہوا تھا۔

ــ چمبر آف کامرس ۱۳۲۶ف میں حیدرآباد میں قائم ہوا۔

ــ چمسفورڈ (لارڈ) گورنر جنرل و الیسرائے ہند ۲۷ مارچ ۱۹۱۹ء کو بلدہ تشریف لائے قصر فلک نما پر قیام فرما رہے اور ۲۹ ماہ مذکور کو بغرض ملاحظہ غارہائے ایلورہ بلدہ سے تشریف لے گئے۔ بلدہ تشریف لانے والے والیسرایوں میں آپ آٹھویں والیسرائے تھے۔

ــ چندو لعل (مہاراجہ) ۱۱۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ بعہد مدار المہامی میر عالم ۱۸ صفر ۱۲۲۱ھ کو خدمت پیشکاری سے ممتاز ہوئے۔ بعد انتقال نواب منیر الملک مدار المہام ۷ شعبان ۱۲۴۸ھ کو آپ خدمت وزارت سے سرفراز اور ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے ۸ ربیع الثانی ۱۲۶۱ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ــ چندہ امداد برٹش قحط زدگان۔ یہ چندہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ میں کھولا گیا۔

ــ چوک کی مسجد کو خواجہ عبداللہ نے ۱۲۳۳ھ میں تعمیر کرایا۔

ــ چھاونی جمعیت انگریزی۔ یہ چھاونی ۱۲۱۴ھ ۱۷۹۹ء میں حسین ساگر کے مابین قائم ہوئی جو الوال کی چھاونی کے نام سے مشہور ہے۔

ــ چھاونی راجہ (کمندان فوج موسی رحمو علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی) نے ۶ رمضان ۱۲۸۵ھ کو انتقال کیا۔

ــ چیچک براری۔ منجانب سرکار ۱۲۶۳ھ سے ملک سرکار عالی میں شروع ہوئی۔

ــ چین قلیچ خان۔ مورث اعلیٰ خاندان آصفیہ دوران جنگ گولکنڈہ میں گولہ سے

زخمی ہوئے اور اوسی صدمہ سے ۱۰۹۸؁ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ قلعہ گولکنڈہ کے مابین آپ کا مقبرہ موجود ہے۔

ردیف (ح)

— حاکم الدولہ شیخ مصلح الدین سعدی ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا۔ آپ ۴ ماہ دے ۱۳۱۲؁ف کو مجلس عدالت العالیہ کی رکنیت سے ممتاز ہوئے اور وسط ماہ دے ۱۳۲۲؁ف میں میر مجلس عدالت العالیہ بنائے گئے۔ ۷ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۶؁ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادر حضور نواز جنگ کا اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳؁ھ کو بتقریب دربار چہل سالہ سالگرہ مبارک حاکم الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۶ ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۴؁ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

— حالی سکہ ہی کا لین دین۔ ٹپہ خانہ علاقہ انگریزی حیدرآباد میں ابتدائی قیام کے زمانہ میں ہوا کرتا تھا لیکن یکم جنوری ۱۸۹۶؁ء سے بہ موقوفی طریقہ سابقہ حالی کے عوض سکہ کلدار میں لین دین جاری ہوا۔

— حبیب الدین صاحب (مولوی) ۱۸۹۶؁ء میں آپ امتحان سول سروس کلاس حیدرآباد میں کامیاب ہوئے۔ مختلف خدمات سرکاری پر مامور رہنے کے بعد مددگار معتمد فنانس سرکار عالی ہوئے۔ بعد میں ناظم تنقیح حسابات بنائے گئے حسب فرمان خسروی ۶ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۱؁ھ یہ عہدہ برخاست کردیا گیا۔ ۲۱ ماہ آبان ۱۳۲۱؁ف کو آپ صدر محاسب سرکار عالی ہوئے اور سن بعد حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۱ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۴؁ھ خدمت معتمدی فنانس پر مامور کئے گئے۔ ۲۰ ماہ رجب ۱۳۳۴؁ھ کو آپکا انتقال ہوا اور سکندرآباد میں اپنے آبائی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

— حسابات ریاست۔ سابق سے حسب قاعدہ سیاق بندات وافراد پر مرتب کئے جاتے تھے وہ طریقہ یکم مہر ۱۲۸۸؁ف سے موقوف ہو کر جدید طریقہ پر حسابات کی ترتیب

علاقہ دیوانی میں تختوں پر ہونی شروع ہوئی۔ علیٰ ہذا علاقہ صرف خاص میں بھی ۱۲۸۹ف سے حسب عمل علاقہ دیوانی کل حسابات تختوں پر مرتب ہونے لگے۔

ــ حسن بن عبداللہ۔ ۱۵ آذر ۱۲۷۵ف کو آپ نے سرکاری ملازمت میں داخل ہوکر مختلف خدمات انجام دئے۔ بیڑ کے تعلقدار رہے۔ ۳ فروردی ۱۲۹۲ف کو خدمت صدر محاسبی سرکار عالی اور ۲۳ خورداد ۱۲۹۶ف کو خدمت کمشنری آبکاری پر مقرر ہوے تنخواہ ماہانہ الف ۱۸۰۰ تھی۔ ۱۳۰۵ف سے ۱۳۱۰ف تک کمشنر کروڑگیری رہے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حضرت غفران مکاں آپ کو خانی بہادری۔ عماد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۷ محرم ۱۳۱۹ھ کو آپ خارج البلد کئے گئے۔ ۱۱ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ کو طہران میں آپ کا انتقال ہوا۔

ــ حسن (رسالہ) اس نام کا ایک علمی رسالہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ سے زیر سرپرستی نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ ہر انگریزی مہینے میں جاری ہونا شروع ہوا جسکی قیمت سالانہ عـــہ روپیہ مقرر تھی۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ سے اسکی اشاعت موقوف ہوگئی۔

ــ حسن گنگو نے ۲۴ ربیع الاول ۷۴۸ھ کو دکن میں سلطنت بہمنی کی بنیاد ڈالی۔

ــ حسینی علم۔ یہہ علم بزمانہ قطب شاہان حیدرآباد میں لاکر ایستادہ کیا گیا۔ عشرہ شریف میں شاہی اور دیگر لنگر یہاں آیا کرتے ہیں۔ یہہ علم اسی مقام پر ٹھنڈے کئے جاتے ہیں جہاں ایستادہ ہوتے ہیں۔ اس کا قدیم عاشورخانہ سفالی بوسیدہ اور خراب ہوگیا تھا اس لئے آخر ماہ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ میں منجانب سرکاری اس کو پختہ بنادیا گیا۔

ــ حسین ساگر (جس کو سکندرآباد بھی کہتے ہیں)۔ اس کا تالاب بعہد سلطان ابراہیم قطب شاہ بہ اہتمام حضرت حسین شاہ ولی ۹۶۵ھ میں تیار کرایا گیا اور اسکی تیاری میں دو لاکھ ہون یا ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوے۔ کثرت باران کے باعث تالاب کے لبریز ہونے سے (سکندرآباد کے انگریزی پولیس ٹھانہ کے قریب) ۲۷ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو اس کا بند (جہاں

اب چادر اور پل ہے) ٹوٹ گیا تھا اس لئے وہاں پر کمانات اور چادر از سر نو تعمیر کئے گئے۔
اس تالاب کے بند پر سابق میں جھنڈی کی باڑھ تھی اوس کو صاف کراکر سواروں کے گذر نکیلئے
سڑک کے بازو ایک خاص راستہ بنا دیا گیا۔ اس کے سوا اس بند پر ہوا خوری کی غرض
سے پیدل چلنے والوں کے لئے ایک ہموار اور کشادہ فیٹ پاتھ تیار کرایا گیا اور ۱۳۳۱ھ
میں اوس کے بازو اور توم پر آہنی کٹہرا بھی لگایا گیا۔ ماہ رمضان ۱۳۰۷ھ سے زیر تالاب
کاشت زراعت شالیزار موقوف کرائی گئی۔

ــ **حملہ بر بریگیڈیر جنرل میکنزی** پر بمقام بلارم بتاریخ ۸ محرم ۱۲۷۲ھ م ۲۱ ستمبر ۱۸۵۵ء
کو ایام عشرہ میں حملہ کیا گیا۔

ــ **حیدرآباد کلب** واقع متصل شاپ عابد (جہاں اس وقت کتب خانہ آصفیہ ہے)
اس کلب کو ۱۸۶۵ء میں یوروپین حضرات نے قائم کیا تھا جو ۱۹۰۳ء میں ٹوٹ گئی۔

ــ **حیدر اللہ خاں** (مولوی) سررشتہ دار پیشی سکرٹری حضرت غفران مکان کا ۳ ماہ
ذیحجہ ۱۳۲۶ھ کو اخراج ہوا۔

ردیف (خ)

ــ **خاندیس** اور برار پر ۱۱۱۷ھ میں مرہٹوں نے قبضہ کیا۔

ــ **خزانہ عامرہ** کا دفتر ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ کو قائم ہوا۔ خزانہ عامرہ اور صدر محاسبی سرکار عالی
ان دونوں دفتروں کا عملہ ۱۲۶۳ف تک ایک ہی جگہ تھا ۱۲۷۴ف سے ہر دفتر کا عملہ علحدہ
علحدہ کر دیا گیا۔ تاریخ قیام سے خزانہ عامرہ کا دفتر نواب سالار جنگ اعظم مدارالمہام کی دیوڑھی
میں تھا بعد میں بعہد وزارت نواب سر آسمانجاہ دفتر مذکور ۹ رمضان ۱۳۰۵ھ کو وہاں سے
منتقل ہو کر عمارت مدرسہ مبارک میں منتقل ہوا۔ اوس وقت سے اب تک وہیں موجود ہے۔

ــ **خلوت قدیم** اور اوس کے متعلقہ دیگر مکانات کی شکستگی ۱۹ رمضان ۱۳۳۰ھ
سے شروع کی گئی اور اوسی مقام پر جدید خلوت تعمیر ہوئی ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ کو

اعلحضرت قدر قدرت نے اُس جدید تعمیر شدہ عمارت کا افتتاحی رسم ادا فرمایا۔ مخلائی اور انگریزی دربار اسی میں ہوا کرتے ہیں۔

۔ خورشید جاہ نواب شمس الامرا امیر کبیر خامس۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۵۷ھ کو جنابہ حشمت النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے بطن اور نواب وقار الامرا رشید الدین خاں کے صلب سے پیدا ہوے۔ ۷ جمادی الاول ۱۲۶۶ھ کو تیغ جنگ کا آبائی خطاب عطا ہوا۔ ۲۵ شوال ۱۲۷۵ھ کو جنابہ حسن النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب افضل الدولہ غفران منزل سے رسم منگنی ادا ہوئی اور وسط ماہ ذیحجہ ۱۲۸۱ھ میں شادی ہوئی۔ ۲۷ شعبان ۱۲۸۶ھ کو خورشید جاہ کا خطاب عطا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ماہی مراتب۔ علم۔ نقارہ۔ نشان اسپ زر دوزی۔ نشان فیل زر دوزی۔ عماری زر دوزی و مورچل کا اعزاز بھی پیش گاہ حضور سے عطا ہوا۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ کو جب حضرت غفران مکان بغرض شرکت دربار قیصری دہلی تشریف فرما ہوے اوس وقت آپ کو ہمراہ رکاب رہنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ۱۹ محرم ۱۲۹۹ھ کو آپ کے والد نواب رشید الدین خاں وقار الامرا کا انتقال ہوا۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو پیشگاہ حضرت غفران مکان سے آپ کے والد کے پُرسہ کا رسم ادا ہوا۔ اوس کے دوسرے روز بندگان حضور میں آپ نذر پیش کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے اوس موقع پر آپ کو آبائی خطاب شمس الامرا امیر کبیر عطا ہوا۔ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ کو آپ کے محل خاص جنابہ حسن النسا بیگم صاحبہ کا انتقال ہوا۔ ۲۵ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو حضرت غفران مکان آپ کے یہاں دعوت میں تشریف فرما ہوے تھے۔ ۱۶ صفر ۱۳۰۱ھ کو جس وقت حضرت غفران مکان بغرض ملاقات گورنر جنرل لارڈ رپن کلکتہ تشریف فرما ہوے اوسوقت آپ بھی سواری کے ہمراہ تھے۔ سلخ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بغرض انتظام مملکت کونسل آف الیسٹ میں آپ کا انتخاب ہوا (اوس وقت اوس کے آپ بھی ایک رکن رکین مقرر ہوے) ۲۴ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ کو جب حضرت غفران مکان بغرض ملاقات گورنر جنرل لارڈ ڈفرن مدراس تشریف فرما ہوے اوسوقت بھی آپ سواری کے ہمراہ تھے۔

۱۱ صفر ۱۳۰۶ھ کو حضرتہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے سلور جوبلی کی تقریب میں کے۔سی۔ائی۔ای کا خطاب اور تمغہ آپ کو حاصل ہوا۔ ۲۳ صفر ۱۳۰۶ھ کو حضرت غفران مکان آپ کے یہاں باغ لنگم پلی میں دعوت میں تشریف فرما ہوے تھے۔ بتاریخ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ آپ نے لارڈ لینسڈون گورنر جنرل وائسرائے کو باغ لنگم پلی مین ٹی پارٹی کی دعوت دی تھی ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب شادی نواب امام جنگ بہادر حضرت غفران مکان آپکے یہاں دعوت مین تشریف لائے تھے اور پانچویں جمعہ گی کو بھی تشریف فرما ہوے تھے۔ ۹ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو بغرض اصلاح مصارف ریاست جو مجلس امرا منعقد ہوئی اس مجلس کے آپ بھی ایک رکن منتخب ہوے تھے۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت غفران مکان آپ کے یہاں باغ لنگم پلی میں رونق افروز ہوے تھے۔ ۲ شعبان ۱۳۱۶ھ کو جب حضرت غفران مکان بغرض ملاقات گورنر جنرل لارڈ کرزن کلکتہ تشریف لے گئے تھے اوس وقت آپ بھی سواری مبارک کے ہمراہ تھے۔ ۱۳ شعبان ۱۳۱۷ھ کو حضرت غفران مکان آپ کے یہاں کوٹھی کے مکان میں دعوت میں تشریف لاے تھے۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ کو مرض فالج سے آپ کا انتقال ہوا۔ دوسرے روز آپ اپنے آبائی حظیرہ میں دفن ہوے۔

— **خورشید جاہی پائیگاہ** برحسب فرمان خسروی مرقومہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۱ آذر ۱۳۲۲ف سے بجائے نواب لطافت جنگ بہادر کے سربرائن ایجرٹن صدرالمہام پائیگاہ کی نگرانی قائم ہوئی۔

ردیف (د)

— **دارالترجمہ** ۔ یہہ صیغہ ماہ آبان ۱۳۲۶ف سے قائم ہوا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے نصاب تعلیمی کے لئے اس مین انگریزی زبان سے علوم وفنون کی کتابین ترجمہ ہوتی ہین

ـــ دارالتفریح (انجمن) یہہ انجمن ۱۲۹۸ھ میں قائم ہوئی۔ بعد میں ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو یہہ تجویز ہوئی کہ ایک والنٹیر کلب قائم کیا جائے لہذا انجمن مذکور ۱۲ شعبان ۱۳۰۲ھ سے (والنٹیر کلب) کے نام سے مبدل ہوا۔ انجمن مذکور گوشہ محل کے کنٹہ پر واقع ہے۔

ـــ داراب جی دوسابھائی تعلقدار کروڑگیری۔ ۱۹ آذر ۱۲۵۶ف کو سرکار عالی کی ملازمت میں داخل اور غرہ مہر ۱۲۸۵ف کو تعلقدار کروڑگیری مقرر ہوے۔ ۳ اسفندار ۱۲۹۹ف سے تعلقدار کروڑگیری کے عہدہ کا نام کمشنر کروڑگیری تجویز ہوا۔ ۷ آذر ۱۳۰۴ف کو وظیفہ پر علحدہ ہوے۔ یکم اسفندار ۱۳۲۰ف کو آپ کا انتقال ہوا۔

ـــ دارالشفاء بلدہ کی تعمیر بغرض علاج مریضان۔ بزمانہ محمد قلی قطب شاہ ۱۰۰۰ھ میں ہوئی۔ جہاں مریضوں کا علاج مفت اور سرکاری اخراجات سے کیا جاتا تھا۔ دارالشفاء اس نام کا ایک محلہ پرانی حویلی کے قریب موجود ہے۔

ـــ دارالضرب۔ سابق میں محل سلطان شاہی حیدرآباد میں تھا۔ ۱۲۹۰ھ میں وہاں سے منتقل ہوکر ۱۳۲۲ھ تک محلہ دارالشفا میں (جہاں اسوقت دفتر صفائی موجود ہے) رہا۔ من بعد ۱۲ رجب ۱۳۲۲ھ کو وہاں سے منتقل کرکے سیف آباد میں رکھا گیا۔

ـــ دارالطبع سرکار عالی۔ ۱۲۷۵ھ میں قائم ہوا۔

ـــ دارالعلوم (مدرسہ)۔ ۲۰ رجب ۱۲۷۲ھ میں السنہ مشرقیہ کی تعلیم کے لئے قائم ہوا۔ اس مدرسہ کے طلبہ اکثر ممتاز اور نام آور ہوے۔

ـــ دارالمجانین۔ ۱۹ محرم ۱۳۱۵ھ کو بہ یادگار جشن جوبلی شصت ۶۰ سالہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند چنچل گوڑہ صدر محبس بلدہ میں قائم ہوا۔

ـــ داغ (نواب مرزا خاں)۔ آپ ۱۲۴۲ھ میں بمقام دہلی پیدا اور ۱۳۰۶ھ میں وارد بلدہ ہوے۔ آپ ایک مشہور شاعر تھے آپ کو حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان سے اوستاد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک

ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک بلبل ہندوستان کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ کو بلدہ حیدرآباد میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے چند دیوان ہیں۔

ـــ دائرۃ المعارف النظامیہ (مجلس)۔ وسط ۱۳۱۰ف میں قائم ہوئی۔ اس کے قائم کرنے سے مقصد یہہ ہے کہ نایاب اور قدیم غیر مطبوعہ کتابیں ترجمہ یا تصحیح کرکے اوس کو شائع کیا جائے۔ ماہ شہریور ۱۳۱۱ف سے اس کے نام سرکار سے ماہانہ پانسو روپیہ کی امداد جاری ہوئی۔

ـــ دربار قیصری۔ (عہد وائسرائی گورنر جنرل لارڈ لٹن) میں شریک ہونیکے غرض سے حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان و نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام و دیگر عماء الدین ... ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ کو بلدہ سے جانب دہلی روانہ ہوے اور بعد الفراغ دربار ۲ ذیحجہ ۱۲۹۳ھ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوے۔

ـــ دربار قیصری۔ (عہد گورنر جنرل لارڈ کرزن) میں شرکت کی غرض سے حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان معہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام وغیرہ ۱۹ رمضان ۱۳۲۰ھ کو بلدہ سے جانب دہلی روانہ ہوے اور بعد الفراغ دربار مذکور ۹ شوال الیہ کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے حضرت غفران مکان کو جی۔ سی۔ بی کا خطاب عطا ہوا۔ اوس کے بعد ۱۰ ذیحجہ الیہ کو دہلی سے واپس بلدہ داخل ہوے۔

ـــ دربار تاجپوشی۔ ملک معظم جارج پنجم میں شرکت کی غرض سے اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر معہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام و دیگر عماء الدین وغیرہ یکم ذیحجہ ۱۳۲۹ھ کو بلدہ سے رونق افروز دہلی ہوے۔ بعد دربار ۲۰ ذیحجہ الیہ کو ملک معظم نے اعلیحضرت موصوف کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی (گرانڈ کمانڈر آف دی اسٹار اف انڈیا) کا خطاب عطا فرمایا۔ بعد الفراغ دربار ۲۹ ذیحجہ الیہ کو دہلی سے واپس بلدہ داخل ہوے۔

ـــ دربار ہال واقع باغ عامہ۔ ۱۳۱۷ھ میں اس کے تیاری کی ابتدا ہوئی اور مختلف

اوقات میں اس میں توسیع ہوتی رہی۔ اعلحضرت قدر قدرت کی سالگرہ مبارک کے موقع پر پبلک کی جانب سے ہر سال یہاں جلسہ منعقد ہو کر پیشگاہ خسروی میں اڈریس پیش کیا جاتا ہے۔ ۱۳۲۳ھ میں دیسی مصنوعات کی یہاں نمایش ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں امتحانات وغیرہ کے موقع پر اس کو کام میں لایا جاتا ہے۔

۔ **درگا پرشاد** (راجہ)۔ مشرف محلات مبارک کا انتقال ۵ رمضان ۱۳۲۳ھ کو بلدہ میں ہوا۔

۔ **دستور اساجی ہوشنگ** اور **ڈاکٹر اگھورناتھ صاحب**۔ معاملات چاندا ریلوی میں ۱۱ رجب ۱۳۰۱ھ کو خارج البلد کئے گئے تھے بعد ۷ رجب ۱۳۰۲ھ کو حسب الحکم سرکار بلدہ واپس آئے۔

۔ **دکن پر جلال الدین اکبر** بادشاہ نے ۱۰۰۲ھ میں چڑھائی کی۔

۔ **دکن پر اورنگ زیب** نے ۱۰۹۵ھ میں چڑھائی کی۔

۔ **دکن پنچ** (اخبار) حیدرآباد سے کشن راؤ صاحب نے ۲۸ فروری ۱۸۸۷ء سے ہفتہ واری نکالنا شروع کیا بعد ازاں ۱۲ مارچ ۱۸۹۲ء سے اس کا نام بجائے دکن پنچ کے مشیر دکن کے نام سے بدل دیا گیا۔

۔ **دکن کو فتح کرنے کی کوششیں** شاہ جہاں نے ۱۰۳۹ھ میں کیں۔

۔ **دکن کی حکومت** آخر ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ میں قطب شاہوں کے قبضہ سے نکلکر شاہان دہلی کے قبضہ میں چلی گئی۔

۔ **دلاور النسا بیگم صاحبہ**۔ (حضرت جنابہ) محل نواب ناصر الدولہ غفران منزل کو بتاریخ ۴ رجب ۱۲۹۵ھ امپیریل ارڈر آف دی کراون آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے عطا ہوا۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے ۷ ذیحجہ ۱۳۰۵ھ کو رحلت فرمائے۔

۔ **دلاور نواز جنگ اول**۔ جن کا نام محمد خاں قائم خانی تھا فوج علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی میں جمعدار تھے یکم ذیقعدہ ۱۲۷۵ھ کو فوت ہوے۔ اور دلاور نواز جنگ ثانی

جنکا نام عالم علیخاں قائم خانی جمعدار فوج علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی نے ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ کو انتقال کیا۔

ب۔ دلیر الملک (سردار عبد الحق)۔ یکم بہمن ۱۲۸۸ف کو ملازمت علاقہ سرکار عالی میں آپکا تعلق ہوا۔ ۱۰ شہریور ۱۲۸۸ف م ۱۱ جولائی ۱۸۷۹ء کو انہوں نے اور میجر ڈانیل نے واسدیو بلونت پہڑکے کو ضلع گلبرگہ میں گرفتار کیا تھا) جس کے بعد سررشتہ سردار دلیر الملک کے نام ایک دفتر قائم ہوا جس میں بعض اجرائی کوتوالی خصوصاً ٹھگی و ڈکیتی بھی شریک تھے۔ کاغذات میں محکمہ کے عوض اُن کا نام ہی لکھا جاتا تھا۔ ۱۲۸۹ف سے ۱۲۹۰ف تک یہہ دفتر قائم رہا۔ مولوی امین الدینخاں صاحب کے معتمدی عدالت و کوتوالی سے علیحدگی کے بعد معتمدی عدالت سے معتمدی کوتوالی کا جداگانہ دفتر قائم ہوا اور سردار دلیر جنگ معتمد کوتوالی ہوئے۔ ۱۳ اسفندار ۱۲۹۴ف کو آپ کا تقرر معتمدی ہوم ڈپارٹمنٹ اور ڈائرکٹری ریلوے و معدنیات پر ہوا۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الدولہ اور ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الملک کا خطاب سرکار سے عطا ہوا۔ بغرض شرکت جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصر ہند سرکار عالی کے جانب سے لندن بھیجے گئے تھے۔ معدنیات کے مقدمہ میں حسب فرمان خسروی فریضہ ۳ شعبان ۱۳۰۵ھ خدمت معتمدی سے معطل کئے گئے۔ ایک عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ ۲ ذیحجہ ۱۳۱۳ھ کو لندن میں آپ کا انتقال ہوا نعش سکندرآباد لائی گئی اور وہاں آپ کے آبائی ہڈوارے میں دفن کئے گئے۔

ب۔ دلیل الدین۔ اولاً مجلس مالگزاری میں رکن تھے بعد شکست مجلس صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد ہوئے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور احترام جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۹ شوال ۱۳۰۴ھ کو آپ کا بعہد صوبہ داری اورنگ آباد میں انتقال ہوا۔

ٓ دُم دار ستارے۔ مندرجہ ذیل تاریخوں میں بلدہ میں نمودار ہوے۔

ٓ ۱۔ ۲۱ ر رمضان ۱۲۲۶ھ کو جانب مغرب اوس کا نام (ڈوڈنب) تھا۔ ایک ماہ تک دیکھائی دیتا رہا۔ اس کی دُم گیارہ کروڑ میل لانبی تھی۔

ٓ ۲۔ ماہ صفر ۱۲۵۲ھ میں۔

ٓ ۳۔ یکم ماہ صفر ۱۲۵۹ھ کو جانب جنوب یک ماہ تک دکھائی دیتا رہا۔ اور دو شبانہ روز مینہ برسا۔

ٓ ۴۔ ۱۸ ر صفر ۱۲۷۵ھ کو۔

ٓ ۵۔ ۲۴ ر ذیحجہ ۱۲۷۷ھ کو۔

ٓ ۶۔ آخر ماہ صفر ۱۲۷۹ھ کو۔ لیکن اس کی دُم چھوٹی تھی۔

ٓ ۷۔ ۱۸ ر صفر ۱۲۸۵ھ کو۔

ٓ ۸۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ میں۔ اس کی دُم لانبی تھی۔

ٓ ۹۔ اوایل ماہ رجب ۱۳۲۵ھ میں۔ اس کی دُم چھوٹی تھی صرف چند روز رہا۔

ٓ ۱۰۔ وسط ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ میں۔

ٓ ۱۱۔ اوایل ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ میں۔

ٓ ۱۲۔ ۱ ر جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو۔

ٓ دواخانہ افضل گنج کی تعمیر ۱۲۷۶ ف ۱۸۶۷ء میں آغاز ہوئی اور بعد ختم تعمیر ۲ ر شہریور م ۱۱ ر اگسٹ ۱۸۶۶ء کو اس کا افتتاحی رسم ادا ہوا۔ ۱۲۸۹ ف ۱۸۸۰ء میں بسر کردگی مسز فیلوز ایک زنانہ ڈپارٹمنٹ اس میں قائم کیا گیا۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ کو رودموسی کی طغیانی کے باعث اس دواخانہ میں پانی بھر جانے سے اس کے تمام حصے گر گئے کثیر نقصان ہوا۔ جو عمارت خراب ہوئی تھی اوس کی از سر نو تعمیر ہوئی اور اوس میں کچھ جدید اضافہ بھی کیا گیا ۳ ر فروردی ۱۳۲۱ ف م ۵ ر فبروری ۱۹۱۲ء کو اوس کا افتتاح ہوا۔

ـــ دواخانہ سید عبدالرزاق واقع نزد گلزار حوض - ماہ رجب ۱۲۹۸ھ میں قائم ہوا۔

ـــ دولت آباد کے (قلعہ) پر محمد تغلق کے سرداروں نے ۷۴۵ھ میں قبضہ کیا۔

ـــ دولت آباد اور دوسرے [illegible] روپیہ سالانہ محاصل کے علاقہ جات ۱۲۱۰ھ میں (نواب میر نظام علیخاں غفران مآب اور مرہٹوں کے مابین جنگ بیدر کے بعد) جو مرہٹوں کے حوالے کئے گئے تھے وہ واپس آئے۔

ـــ دہارور کا قلعہ - فوج کنٹینجنٹ نے ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۶۷ھ کو باغی روہیلوں سے لے لیا۔

ـــ دہاراسیون (قصبہ) واقع ضلع نلدرگ کا نام ۱۸ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ سے ضلع عثمان آباد قرار پایا — (حسب جریدہ ۲۲ شہریور ۱۳۱۰ف)۔

ـــ دھولنڈی کا میلہ - (جو چندو لعل کی بارہ دری (راج باغ) واقع بیرون فتح دروازہ میں ہوا کرتا ہے) اسکی ابتدا ۱۲۶۳ھ میں ہوئی۔ اسوقت سے ابتک برابر یہ میلہ ہر سال جاری ہے۔

ـــ دیوانی دفتر علاقہ رائے رایاں امانت ونت - ۲۶ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو قائم - اور اس پر رائے رایاں دھونڈو جگناتھ پنڈت صاحب کا تقرر ہوا - ۸ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو دفتر مذکور راجہ رائے رایاں سے سرکار میں لیا گیا - اس کے بعد حسب مراسلہ محکمہ فنانس نشان (۱۹۷) واقع ۲۸ فروردی ۱۳۱۱ف بلا جاگیرات متعلقہ دفتر مذکور رائے رایاں کو دیا گیا - پھر ماہ بہمن ۱۳۱۳ف م ماہ رمضان ۱۳۲۱ھ میں دفتر مذکور سرکار میں لیکر محکمہ فنانس کی نگرانی میں رکھا گیا - خاندان رائے رایاں سے دفتر دیوانی کا تعلق (۱۴۶) سال تک رہا۔

ردیف (ڈ)

ـــ ڈفرن (لارڈ) وائسرائے گورنر جنرل ہند - ۲۴ نومبر ۱۸۸۶ء کو بلدہ تشریف لائے اور ۲۷ ماہ مذکور کو یہاں سے مراجعت کئے - بلدہ تشریف لانے والے وائسرائیوں میں

آپ دوسرے ہیں۔

۔۔ ڈکن ٹائمس ۔ یہہ انگریزی اخبار ۱۸۶۴ء میں سکندرآباد سے جاری ہوا۔ بعدہ سرکار عالی نے اخبار مذکور کا مطبع معہ حق مالکانہ ۱۸۹۱ء میں خرید کراوسکو بند کردیا۔

۔۔ ڈنلاپ ۔ (اے۔جی) بعد انتقال نواب رشید الدینخاں وقار الامرا مرحوم۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا نے اپنے اسٹیٹ پائیگاہ کی نگرانی و انتظام کی غرض سے ان کو برار سے طلب کرکے اپنے علاقہ میں ملازمت دی۔ آپ نے تعلقات پائیگاہ وغیرہ کا کافی انتظام کیا۔ ۲۳ ؍ خورداد ۱۲۹۴ف کو علاقہ سرکار عالی میں انسپکٹر جنرل مال کے عہدہ پر مقرر ہوے۔ معدنیات کے معاملہ میں آپ۔ نواب محسن الملک معتمد فنانس و نواب فریدوں جی (فریدوں الملک صدر المہام) پرائیوٹ سکرٹری ۲۷ ؍ خورداد ۱۲۹۷ف کو منجانب سرکار لندن روانہ کئے گئے اور ماہ آذر ۱۲۹۸ف میں وہ بلدہ واپس آگئے۔ حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵ ؍ بہمن ۱۳۰۳ف جب معتمدی فنانس کے تحت میں مجلس مالگزاری قائم ہوئی اُس وقت اسکے دو ارکان کے منجملہ آپ بھی ایک رکن تھے۔ بعدمیں بعہد مدار المہامی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۷ ؍ آبان ۱۳۱۰ف مجلس مالگزاری کے برخاست ہونیکے بعد آپ انسپکٹر جنرل مال مقرر ہوے۔ سررشتہ جات مال اور صیغہ جات بندوبست و اسٹیٹ نواب سالار جنگ کی عام نگرانی بھی ان کے تفویض ہوئی۔ ۱۹ ؍ دے ۱۳۱۱ف کو محکمہ انسپکٹر جنرل مال برخاست ہونے کے بعد یہہ معتمد مال بنائے گئے۔ ۳۰ ؍ بہمن ۱۳۲۰ف کو حسب فرمان خسروی مصدرہ ۲۷ ؍ محرم ۱۳۲۹ھ ان کے عہدہ کا لقب بجاے معتمد مال کے۔ صدر ناظم مال قرار پایا۔ معاملات آبکاری میں آپ کو بڑی کامیابی ہوئی۔ ۲۲ ؍ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کو آپ نے مسٹر ویکفیلڈ کو صدر نظامت مال کا جائزہ دیدیا اور ۲۴ ؍ اردی بہشت سالسنہ کو دس یوم کی رخصت حاصل کرکے ۲۶ ؍ ماہ مذکور کو دوامی طور پر بلدہ سے رخصت ہوگئے۔ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں انتقال ہوا۔

ـــ ڈونگر سنگ۔ جمعدار سواران راٹھوڑ کا انتقال ۳ ؍ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ کو ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ صرف خاص اور نظم جمعیت سرکار عالی دونوں سے تھا وہ قدیم خدمت آپ کے خاندان میں اب تک قائم ہے۔ برات شادی بیاہ اور صندل کے مطلوبہ وغیرہ میں آپ کے علاقہ کے سواران اکثر دیکھے جاتے ہیں۔

ـــ ڈیسٹلری شراب۔ بمقام ناراین گوڑہ ۱۳۰۶ف میں قائم ہوئی۔ اور آخر ماہ دی بہشت ۱۳۲۱ف میں کشید شراب کے جملہ موروثی بھٹیاں واقع حدود بلدہ اوسمیں منتقل کئے گئے۔

ـــ ڈیویڈسن (کرنل) کا تقرر ۱۶ ؍ اپریل ۱۸۵۷ء کو خدمت رزیڈنسی بلدہ پر ہوا۔ ۹؍ شعبان ۱۲۷۵ھ م ۱۵ ؍ مارچ ۱۸۵۹ء کو جب آپ اور نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام دربار سے واپس آرہے تھے اُس وقت جہانگیر علی نامی ایک شخص نے (۸۷) فٹ کے فاصلہ سے آپ پر قرابین کا فیر کیا مگر خیر گذری۔ یوروپین مجرمین کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے نواب افضل الدولہ مغفرت مکان نے بتاریخ ۱۰ ؍ جولائی ۱۸۶۱ء م ۳۰ ؍ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ ان کو عدالتی اختیارات عطا کئے۔ یکم اگسٹ ۱۸۶۲ء کو رزیڈنسی الوال میں آپکا انتقال ہوا۔

ـــ ڈیوک آف صدرلنڈ۔ ماہ جنوری ۱۸۷۶ء میں تفریحاً بلدہ آئے تھے۔

ـــ ڈیوک جان آف میکرالیون۔ ۵ ؍ فبروری ۱۸۸۳ء کو تفریحاً بلدہ آئے تھے۔

ـــ ڈیوک وڈچس آف کیاناٹ۔ (ہزرایل ہائینس) کمانڈر انچیف احاطہ بمبئی ۱۳ ؍ جنوری ۱۸۸۹ء کو بلدہ تشریف لائے اور بشیر باغ میں قیام فرمایا۔ تین روز یہاں قیام فرماکر واپس تشریف لے گئے۔

ردیف (ذ)

ـــ ذوالفقار الدولہ صاحبزادہ حضرت نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کا ۱۲ ؍ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ کو بلدہ میں انتقال ہوا۔ آپ کی ڈیوڑھی چوک کے نزدیک

واقع اور مشہور رہے۔

ردیف (ر)

ــ رابرٹس۔ (اے) سی۔ بی۔ سی۔ ایس۔ یہ ۲۸ مارچ ۱۸۶۸ء کو منصرم رزیڈنٹ مقرر ہو کر آئے۔ اور ۱۱ مئے ۱۸۶۵ء کو اونہوں نے رزیڈنسی بلدہ میں انتقال کیا۔

ــ رابرٹ (جنرل) کرنیلس لارڈ برن اف میگڈالا کمانڈر نچیف ہند۔ ۲۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو بلدہ آئے اور ۱۱ فروری ۱۸۷۰ء کو یہاں سے جانب مدراس روانہ ہوے۔

ــ رابرٹ (جنرل) کمانڈرنچیف ہند۔ اوایل ماہ فروری ۱۸۹۱ء میں سکندرآباد اور بلدہ آئے چار پانچ روز کے بعد واپس گئے۔

ــ راجندر (راجہ) مہاراجہ بہادر۔ ۱۹ محرم ۱۲۱۲ھ کو خدمت نیابت پیشکاری سے سرفراز ہوے۔

ــ رام بخش (راجہ بہادر)۔ آپ راجہ چندو لعل پیشکار کے بھتیجے اور راجہ گوبند بخش کے صاحبزادے تھے۔ ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو خدمت پیشکاری سے پہلے مرتبہ سرفراز اور ۷ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوے۔ اور دوسرے مرتبہ ۲۶ شوال ۱۲۶۵ھ کو پھر خدمت پیشکاری اور وکالت سرکار عظمت مدار سے سرفراز ہو کر ۲ ذیحجہ ۱۲۶۶ھ کو دوبارہ خدمت سے موقوف ہوے۔ ۳۰ جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ــ رام باغ۔ واقع متصل عطاپور کی دیول اور باغ کی تعمیر ۱۲۲۵ھ میں ہوئی اور اسی سنہ سے وہاں کی جاترا کا بھی آغاز ہوا۔

ــ راؤ رمبھا (راجہ) اول نے۔ ۲۹ جمادی الاول ۱۲۶۰ھ کو انتقال کیا۔ ۱۳۰۱ھ

ــ رپن۔ (لارڈ) گورنر جنرل و وایسرائے ہند بتاریخ ۲ فروری ۱۸۸۴ء م ۴ ربیع الثانی

کو حیدرآباد تشریف لاکر حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر کی سرآرائی کے مراسم ادا کی۔ رزیڈنسی الوال میں قیام فرماکر بعد ادائی رسوم حکمرانی ۸ر فبروری ۱۸۸۴ء کو بلدہ سے واپس تشریف فرما ہوئے۔ آپ سے پہلے کوئی وائیسرائے حیدرآباد نہیں آیا تھا۔

ــ رتنا بائی صاحب۔ علاقہ دار جنابہ حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ والدہ حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کا انتقال سلخ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کو بلدہ میں ہوا۔

ــ رتن ناتھ صاحب (پنڈت) سرشار نے اپنی عمر کے (۵۶) ویں سال میں ۱۶ر شوال ۱۳۱۹ھ کو بلدہ میں انتقال کیا۔ یہ ایک بڑے پایہ کے مشہور ناولسٹ تھے اور آپ کے تصانیف بہت شوق اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ــ راجیشور راؤ۔ سررشتہ دار رسالہ خاص سرکار عالی کا ۲۵ر محرم ۱۲۸۴ھ کو انتقال ہوا۔ محلہ حسینی علم میں آپ کے نام کی ایک گلی مشہور ہے۔

ــ رزیڈنسی چادرگھاٹ کی تعمیر کا آغاز ۱۸۰۰ء م ۱۲۱۵ھ میں اور اختتام ۱۸۰۶ء میں ہوا۔ ۱۲۵۰ھ میں اس کے اطراف کمپاونڈ بنایا گیا۔ ۱۷ر جولائی ۱۸۵۷ء م ۲۴ر ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ کو روہلوں کی گروہ و دیگر باغیوں نے رزیڈنسی مذکور پر حملہ کیا تھا۔ اس میں طرہ بازخاں اور علاءالدین وغیرہ بھی شریک تھے۔ ۱۸۹۱ء میں اسکا حصار پختہ بنادیا گیا اور چار سمتوں پر سنگ بستہ برج بھی تعمیر کئے گئے۔ اس کمپاونڈ کے شمال کی سڑک پر سے حسب اعلان رزیڈنٹ کرنل بار مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء سے گاڑیوں کی آمد و رفت مسدود کی گئی۔

ــ رزیڈنٹوں میں سب سے پہلے (سفیر) مسٹر ہالنڈ تھے جو ۱۶ر اپریل ۱۷۷۹ء م ۱۱۹۳ھ کو رزیڈنٹ مقرر ہوکر سرکار نظام کے دربار میں آئے۔

ــ رزیڈنسی ہاسپٹل کی تعمیر ۱۸۵۶ء م ۱۲۶۵ھ میں شروع ہوئی اور ۱۸۵۷ء و ۵۸ء میں اسکا اختتام اور افتتاح ہوا۔

ـــ رسل برگیڈ ۔ یعنی فوج کنٹنجنٹ حیدرآباد بعہد حکومت نواب میر نظام علیخاں غفران ماب و مدارالمہامی نواب ارسطوجاہ و رزیڈنٹی سرہنری۔ رسل (ثابت جنگ)۔ ۱۸۱۲ء م ۱۲۲۷ھ میں قائم ہوئی ۔ اس کے جدید انتظام کے بارے میں یکم جون ۱۸۱۹ء م ۷ شعبان ۱۲۳۴ھ کو احکامات جاری ہوئے ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء م ۱۰ رجب ۱۳۲۱ھ کو بذریعہ آرمی آرڈر ہند گورنر جنرل شملہ اوس فوج کا پہلا نام بدل دیا گیا ۔ اس کے چار توپخانہ توڑدئے گئے اور تیسرا رسالہ توڑ کر اوس کے سپاہی کنٹنجنٹ کے دیگر رسالوں میں شریک کئے گئے ۔ تین رسالے اور چھ پلٹن کے سابق کے نام اور نمبر بدلکر اون کو دوسرے نام اور نمبر دئے گئے ۔

ـــ رستم جنگ ناصر جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا انتقال ۱۷ محرم ۱۲۸۲ھ کو ہوا۔

ـــ رستم علیخاں ناغر کا ۔ ۵ محرم ۱۳۰۹ھ کو انتقال ہوا ۔

ـــ رسول یار خاں ۔ آپ کو بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور محی الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ جات دکن کے صدر الصدور تھے ۔ ۲۹ شوال ۱۳۱۳ھ کو رحلت کر گئے ۔

ـــ رسول یار جنگ (محبوب یار خاں) ۔ آپ نواب رسول یار خاں محی الدولہ کے منجلے صاحبزادہ ہیں ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور رسول یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ ۱۹ شہریور ۱۳۱۵ف کو آپ سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے ۔ ۱۲ فروردی ۱۳۱۹ف لغایتہ ۱۸ اردی بہشت ۱۳۲۱ف تک ناظم کورٹ آف وارڈس رہے ۔ ۳۰ آبان ۱۳۲۱ف کو دوم تعلقدار مقرر ہوئے بعد میں حسب فرمان خسروی مورخہ ۶ محرم ۱۳۳۳ھ اسٹیٹ پائیگاہ نواب خورشید جاہ کے انسپکٹر مقرر ہوئے اور ماہ اسفندار ۱۳۲۴ف میں اسٹیٹ نواب آسمانجاہ بھی آپ کے نگرانی میں دی گئی ۔ اوایل ماہ صفر ۱۳۴۱ھ میں شاہزادگان بلند اقبال اعلحضرت قدر قدرت کے آپ اتالیق مقرر ہوئے

ــ رشید الدینخاں۔ صاحبزادہ نواب فخر الدینخاں امیر کبیر اول۔ ۲۴ رمضان ۱۲۳۰ھ کو پیدا ہوئے ۱۲۴۵ھ میں بہادر جنگ اقتدار الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۷ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ کو جنابہ حشمت النسا بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب سکندر جاہ مغفرت منزل) سے شادی ہوئی۔ ۱۲۵۶ھ میں اقتدار الملک اور ۲۶ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ کو وقار الامرا کا خطاب ملا۔ بعد انتقال نواب عمدۃ الملک ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ کو شمس الامرا رابع امیر کبیر ثالث کا خطاب و منصب عطا ہوا۔ ۲۰ رمضان ۱۲۹۴ھ کو کو ریجنٹ (نائب حضور) مقرر ہوئے۔ ۱۹ محرم ۱۲۹۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ــ رشید الملک منشی خاص نے ۱۵ رمضان ۱۲۶۷ھ کو انتقال کیا۔

ــ رصد خانہ نظامیہ۔ ۱۹۰۸ء میں قائم ہوا۔

ــ رضوی۔ (سید محمد صاحب) وکیل علاقہ دار نواب وقار الامرا ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ کو خارج البلد کئے گئے۔

ــ رفیع الدینخاں۔ صاحبزادہ نواب فخر الدینخاں امیر کبیر اول۔ ۱۱ شوال ۱۲۲۰ھ کو پیدا اور ۱۲۵۶ھ میں عمدۃ الملک کے خطاب سے سرفراز اور بعد انتقال نواب امیر کبیر اول۔ ۲۵ ذیحجہ ۱۲۷۹ھ کو امیر کبیر ثانی اور شمس الامرا ثالث کے خطاب مع لوازم اعزازی سے ممتاز ہوئے۔ بوقت رحلت نواب افضل الدولہ مغفرت مکان۔ چونکہ نواب میر محبوب علیخاں بہادر حضور پر نور کم سن تھے لہذا آپ نائب حضور مقرر ہوئے۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ــ رفیع الدولہ (صاحبزادہ) کا ۶ ربیع الثانی ۱۲۱۶ھ کو انتقال ہوا۔

ــ رکن الدولہ۔ (راجہ پرتاب ونت مدار المہام کے مارے جانیکے بعد) ۱۷ رمضان ۱۱۷۷ھ کو خدمت مدار المہامی پر مقرر ہوئے اور ۲۶ صفر ۱۱۸۹ھ کو کٹار سے مارے گئے۔

ــ رمبولڈ (مسٹر) کا انتقال ۱۸۳۳ء ۱۲۴۹ھ میں ہوا۔ جس کے نام کی ایک کوٹھی مشہور ہے جس میں پہلے مدرسۂ عالیہ تھا۔

ــ رنگ برداری۔ (درایام عشرہ محرم) کے ممانعت میں حسب الحکم سرکار عالی ۱۰ ار آذر ۱۳۲۶ف کو محکمہ کوتوالی بلدہ سے اعلان شائع ہوا۔

ــ رنگ راؤ (راجہ) سررشتہ دار علاقہ صرف خاص نے یکم ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو انتقال کیا۔

ــ روشن الدولہ صاحبزادہ نواب ناصر الدولہ غفران منزل کا ۲۷ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو بلدہ میں انتقال ہوا۔

ــ ریچرڈ ٹمپل (سر)۔ یہہ دوبار حیدرآباد آئے۔ پہلے دفعہ ۲۲ جولائی ۱۸۶۱ء کو کسی فنانشل معاملہ میں۔ دوسرے دفعہ ۱۱ جنوری ۱۸۷۶ء کو منجانب گورنمنٹ آف انڈیا فیمیں ڈیلیگٹ کی حیثیت سے۔

ردیف (ز)

ــ زبان ملکی کا امتحان۔ حسب گشتی نشان (۲) و فوجداری (۵) بابتہ ۱۲۹۷ف جاری ہوا۔

ــ زبردست خاں بہادر کا بعارضہ استسقاء ۱۰ صفر ۱۲۵۸ھ کو انتقال ہوا محلہ مغلپورہ میں انکا احاطہ مشہور ہے جہاں پر سالانہ عرس ہوا کرتا ہے۔

ــ زراعت کے فن کا سررشتہ قائم کرنے کی منظوری آغاز ماہ دے ۱۳۲۲ف میں صادر ہوئی۔

ــ زرمبادلہ۔ کی اجرائی علاقہ سرکار عالی میں ۱۲۸۳ف میں عمل میں آئی۔ اس کا تعلق پہلے صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تھا۔ بعد میں ۱۲۸۵ف سے خزانہ عامرہ سے

منعلق کر دیا گیا۔ ۱۵ آبان ۱۳۱۹ف سے زر مبادلہ موقوف ہو کر ملک سرکار عالی میں منی آرڈر کا طریقہ جاری ہوا۔

سے زلزلہ۔ ماہ ذیحجہ ۱۲۵۹ء میں جو محسوس ہوا۔ اس کے قبل غیب سے ایک آواز آئی تھی۔ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ کو شب کے بارا بجے جو زلزلہ بلدہ میں آیا اُسوقت ایک شعلہ نما نارہ مشرق سے نمایاں ہو کر وسط آسماں پر ٹوٹا جس سے ایک مہیب آواز پیدا ہوئی اور چند منٹ تک آسماں پر روشنی اور چند سکنڈ زمین کو حرکت رہی۔ ۶ شوال ۱۲۹۳ھ کو شب کے بارہ بجے جو زلزلہ آیا اس کا اثر خفیف سا ہوا۔

سے زماں خانصاحب (مولوی)۔ آپ حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران مکان کے اُستاد تھے جو ۶ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ کو سید محمد نامی ایک مہدوی پٹھان کے ہاتھ سے شہید ہوے۔ ۲۹ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ کو اہل سنت جماعت کا ایک گروہ مکہ مسجد میں جمع ہوا اور مہدوی پٹھاں جو چنچل گوڑہ میں رہا کرتے ہیں اُن پر حملہ کرنا چاہا لہذا انتظاماً دبیر پورہ ویاقوت پورہ کے دروازے تھوڑی دیر کے لئے بند کئے گئے تھے بعد تحقیقات ۱۴ صفر ۱۲۹۳ھ کو قاتل سے قصاص لیا گیا۔

سے زنانہ ڈپارٹمنٹ۔ مستورات پردہ نشیں کے لئے بلدہ حیدرآباد میں طبی امداد کا آغاز ۱۸۸۰ء (۱۲۸۹ف) میں افضل گنج ہاسپٹل میں بسرکردگی مسز فلوز جو سابق میں مس دہائٹ تھیں) ایک زنانہ ڈپارٹمنٹ قائم ہوا۔

سے زہرہ بی صاحبہ (حضرتہ) مجذوبہ مقیمہ تالاب میر جملہ نے۔ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۳۵ء کو رحلت کی۔ اپنی زندگی میں جہاں تشریف رکھتے تھے وہیں دفن ہوے۔

سے زین الدین خاں صاحب بلگرامی (مولوی سید) رکن مجلس انعام کا انتقال ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ کو ہوا۔ آپ نواب عماد الملک بہادر کے والد تھے۔

ردیف (س)

س۔ سازش نلور۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ھ م ماہ فبروری ۱۸۳۹ء میں جو سازش نلور میں ہوئی تھی اس کا پتہ مسٹر اسٹون ہوس نے لگایا اور حضرت نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے بھائی نواب مبارز الدولہ پر اس سازش کے بانی ہونیکا شبہ کیا گیا۔

س۔ سالار جنگ اعظم مدار المہام۔ ۲۴ رجمادی الثانی ۱۲۴۴ھ کو پیدا اور ۲۲ رشعبان ۱۲۶۹ھ کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز ہوے۔ ۲۴ رشعبان ۱۲۷۰ھ کو شادی ہوئی۔ ۱۰ ر ذیحجہ ۱۲۷۳ھ کو دربار عید الضحیٰ میں شجاع الدولہ مختار الملک کے خطاب سے سرفراز ہوے سلطنت کے اکثر انتظامی امور جو اصلاح طلب تھے ۱۲۷۴ھ تک اونکی اصلاح کرنے میں مصروف رہے۔ ۹ رشعبان ۱۲۷۵ھ کو جب آپ اور صاحب رزیڈنٹ کرنل ڈیویڈسن دربار برخاست کرکے واپس جارہے تھے متصل جلوہ خانہ حضوری جہانگیر علی نامی سپاہی نے (۷، ۸) فٹ کے فاصلہ سے قرابین کا آپ پر فیر کیا۔ لیکن کسی قسم سے نقصان نہیں پہونچا۔ آپ کو خدمت مدار المہامی سے علحدہ کرنے کے متعلق ماہ ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ میں نواب افضل الدولہ بہادر نے رزیڈنٹ کرنل ڈیویڈسن سے مشورہ کیا تھا۔ نیز بعض دجوہات کے باعث ماہ شوال ۱۲۸۳ھ میں آپ نے خدمت مدار المہامی کا استعفا پیش کیا لیکن وہ نامنظور ہوا۔ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ میں آپ نے علاقہ سرکار عالی میں ضلعبدی کی یکم شوال ۱۲۸۴ھ کو جسوقت آپ بغرض شرکت دربار عید الفطر بوچہ میں سوار ہوکر جارہے تھے۔ قریب دروازہ نقار خانہ حضوری ایک سپاہی نے آپ پر تفنچہ کے دو فیر کئے لیکن کوئی گزند نہیں پہونچا۔ سب سے پہلے ۱۲ ر ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ کو آپ بغرض ملاحظہ انتظام بمبئی اور برار تشریف فرما ہوے۔ ۱۴ ر ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ م ۵ ر فبروری ۱۸۷۱ء کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے جی۔ سی۔ ایس۔ آئی گرانڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا کا

خطاب اور تمغہ آپ کو عطا ہوا۔ ۱۲۹۲ھ میں جب حضور پرنس آف ویلز ہندوستان تشریف لائے اُس وقت حضور نظام کے طرف سے وکالتاً آپ ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ کو کلکتہ تشریف لے گئے۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ م ۶ اپریل ۱۸۷۶ء کو بغرض سیاحت یورپ آپ بلدہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے۔ ۱۷ ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ م ۱۲ مئی ۱۸۷۶ء کو شہر پیارس کے گرانڈ ہوٹل میں زینہ پر سے نیچے اوترتے وقت آپ کا پیر پھسل گیا جس سے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ۲۱ جون ۱۸۷۶ء کو اکسفورڈ یونیورسٹی نے ڈی۔ سی۔ ایل کی معزز ڈگری آپ کو عطا کی۔ ۳ جولائی ۱۸۷۶ء کو مارکوئس آف سالسبری نے ونڈسر کیاسل میں آپ کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے حضور میں پیش کیا تھا۔ بعد انفراغ سیاحت یورپ ۶ شعبان ۱۲۹۳ھ م ۲۶ اگسٹ ۱۸۷۶ء کو آپ بلدہ واپس داخل ہوئے۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ م ۸ فبروری ۱۸۸۳ء کو ہیضہ کی شکایت سے بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ دوسرے روز آبائی ہڈواڑ یعنی میر کے دائرہ میں دفن کئے گئے۔ آپ کا یادگار قائم کرنے کی غرض سے بسرپرستی صاحب رزیڈنٹ مسٹر جونس ۲ جمادی الاول ۱۳۰۰ھ م ۱۲ مارچ ۱۸۸۳ء کو ایک کمیٹی منعقد ہوئی تھی۔

سالار جنگ ثانی نواب میر لائق علیخاں بہادر کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو ردیف (لام) لائق علیخاں۔

سالار جنگ ثالث۔ نواب میر یوسف علیخاں بہادر کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو ردیف (ی) یوسف علیخاں۔

سپاہیان باغی نے ۔ ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۶۷ھ کو حضور پر نور کی دیوڑی میں فساد کیا۔

ستی کی ممانعت کا اعلان ماہ صفر ۱۲۶۳ھ میں سرکار سے شائع ہوا۔

سیٹی پولیس (پلٹن افغان) ۲ صفر ۱۳۰۲ھ کو بزمانہ نواب اکبر جنگ کوتوال بلدہ

قائم ہوئی۔

ب۔ سیٹی ہائی اسکول (مدرسہ فوقانیہ) ۱۲۸۰ھ ف میں قائم ہوا۔

ب۔ سجن لعل (حاجی سیٹھ) تاجر سکندرآباد نے ۴ ذیحجہ ۱۳۳۳ھ کو بمقام سکندرآباد انتقال کیا آپ بڑے مخیر شخص تھے۔

ب۔ سراج الملک۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ کو پہلے مرتبہ خدمت وزارت سے سرفراز اور ۱۱ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوے۔ پھر ۲۸ شعبان ۱۲۶۷ھ کو آپ دوسرے مرتبہ خدمت وزارت اور وکالت سرکار عظمت مدار سے سرفراز ہوے۔ ماہ جمادی الاول ۱۲۶۸ھ میں چند مہدوی پٹھانوں نے سیدا باغ میں آپ پر حملہ کر کے زخمی کیا۔ ۱۸ شعبان ۱۲۶۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ب۔ سرینواس راؤجی۔ آپ راگھویندر راؤ صاحب سابق معتمد فوج بیقاعدہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ عام طور پر لوگ ان کے نام کے ساتھ کاروان کا لفظ استعمال کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہہ یہہ ہے کہ آپ کی ابتدائی سکونت ایک زمانہ تک کاروان میں رہی تھی۔ ابتدائً یہہ فوج علاقہ اسٹیٹ نواب سالارجنگ کے سررشتہ دار تھے ۱۲۸۵ف سے ماہ آبان ۱۲۸۸ف تک معتمدی فوج کی خدمت انجام دیتے رہے بعد میں تعلقدار نلگنڈہ مقرر ہوے۔ ۹ آبان ۱۳۰۲ف سے ۳ تیر ۱۳۱۰ف تک مہتمم خزانہ عامرہ رہے اسکے علاوہ اور بھی متعدد سرکاری خدمات سے ممتاز رہے بتقریب دربار سالگرہ مبارک بتاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ آپ کو راجہ بہادر کا خطاب سرفراز ہوا۔ آخر ماہ محرم ۱۳۱۹ھ میں آپ خارج البلد کئے گئے۔ اور اپنے حدود جاگیر میں رہنیکا حکم ہوا۔ ۲۰ شوال ۱۳۲۲ھ کو اپنی جاگیر میں انتقال کیا۔

ب۔ سرورالملک آغا مرزا بیگ۔ آپ بتاریخ ۲۲ محرم ۱۲۹۲ھ حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران مکان کو انگریزی کا ترجمہ اردو میں کرانے کے لئے مسٹر کلارک کی

تحت میں مقرر کئے گئے۔ ۳ رمضان ۱۳۱۰ھ کو مولوی مسیح الزماں خانصاحب اُستاد حضرت ممدوح کے قائم مقام بنے۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار حکمرانی۔ خانی بہادری۔ سرور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سرور الدولہ۔ سرور الملک کے خطاب سے سرفراز کئے گئے۔ نواب عماد الملک کے بعد آپ حضرت غفران مکان کے پرنسل سکرٹری ہوے اور ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ کو بلدہ میں آپ کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔

س۔ سرور نگر۔ ۱۲۰۵ھ میں آباد ہوا اور اوسی سنہ میں وہاں کا تالاب بھی تیار کرایا گیا

س۔ سرور نگر کا محل۔ (ملاحظہ ہو یتیم خانہ وکٹوریہ میموریل)۔

س۔ سروس بک۔ جملہ ملازمین درجہ اعلیٰ علاقہ سرکار عالی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں ۲۲ فروردی ۱۳۰۳ف کو محکمہ فنانس سے حکم جاری ہوا۔

س۔ سروس ٹکٹ (ٹکٹ بکار سرکار)۔ سابق میں بعہد وزارت نواب مختار الملک اول مرحوم ایک بار جاری ہوکر موقوف ہوگیا تھا۔ یکم اسفندار ۱۳۱۸ف سے دفاتر سرکاری کے لئے مکرر جاری کیا گیا۔

س۔ سری رنگ پٹن کا محاصرہ اور اوس کے فتح کرنے میں نواب میر نظام علیخاں غفران مآب کی فوج نے ۱۲۱۴ھ م ۱۷۹۹ء میں آنریبل الیسٹ انڈیا کمپنی کو مدد دی تھی۔

س۔ سڑک مابین حیدرآباد دپشوا شولاپور کی تعمیر ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ میں ختم ہوئی

س۔ سزاوار جنگ کا ۱۰ رجب ۱۲۸۵ھ کو انتقال ہوا۔ آپ نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کے ماموں تھے۔

س۔ سعادت علیخاں منیر الملک۔ آپ نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کے چھوٹے فرزند تھے۔ ۳ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ کو پیدا ہوے۔ مدرسہ عالیہ میں تعلیم دلائی گئی۔ ۱۹ محرم ۱۲۹۷ھ کو بڑے بھائی نواب عماد السلطنہ کے ہمراہ بغرض تعلیم انگلستان بھیجے گئے۔

۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو (حضرت غفران مکان نے نواب سالار جنگ اول کا پرسہ دینے کے لئے آپ کو طلب فرمایا اسوقت) غیور جنگ۔ شجاع الدولہ کا اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز منیر الملک کا خطاب عطا کیا گیا۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو آپ خدمت معین المہامی فوج سے سرفراز کئے گئے۔ ۳ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو سرکار عالی کے جانب سے وکالتاً بغرض شرکت دربار امیر عبدالرحمن خاں والیٔ کابل آپ بلدہ سے راولپنڈی روانہ ہوے۔ ۶ رجب ۱۳۰۲ھ کو معین المہام مال و فنانس مقرر ہوے اور ۴ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا اور اوسی روز اپنے آبائی ہڈواڑ میر کے دائرہ میں دفن کئے گئے۔

سعید الملک نے۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ کو انتقال کیا۔

سکندر جاہ (نواب میر اکبر علیخاں مغفرت منزل)۔ نواب میر نظام علیخاں غفران منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ یکم رجب ۱۱۸۲ھ کو پیدا ہوے۔ بعد انتقال اپنے والد کے ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ کو تخت نشیں ہوے۔ ۱۲۰۳ھ میں ایک کثیر التعداد فوج کے ساتھ انگریزوں کو مدد دینے کی غرض سے سرنگ پٹن گئے تھے۔ ۱۳ شعبان ۱۲۰۹ھ کو بمقام کھرڑا آپ میں اور مرہٹوں میں جنگ چھڑی۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ مکہ مسجد کے صحن میں دفن کئے گئے۔

سکندر نواز جنگ (احمد رضا خانصاحب)۔ ۱۶ امرداد ۱۲۹۴ف کو آپ سرکار عالی کی ملازمت میں داخل اور ۱۲ شہریور ۱۲۹۵ف کو ناظم دیوانی صوبہ اورنگ آباد مقرر ہوے۔ بعد میں نظامت عدالت بیدر پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ اس کے بعد مجلس عدالت العالیہ کے رکن رہے۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سکندر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۳۰۷ف میں بہ پاداش جرم تہتک مجلس امرا حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۸ تیر ۱۳۰۷ف خارج البلد کئے گئے۔

سکہ جات

ــ سکہ چلنی کے بجائے سکہ حالی میں (سرکار عالی کے ملازمین کی) تنخواہ دینے کا حکم ۲۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ م یکم مہر ۱۲۸۳ف کو ہوا۔

ــ سکہ حالی میں سرکاری حسابات عام طور پر یکم رجب ۱۲۹۱ھ م یکم مہر ۱۲۸۴ف سے مرتب ہونے لگے۔

غیر رایج

نقروی

ــ بہادر شاہ غازی۔ بادشاہ دہلی کے سکہ کا رواج ۱۹ محرم ۱۲۷۵ھ سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں موقوف ہو کر بجائے اس کے جدید سکہ جس کے ایک جانب نظام الملک آصف جاہ اور دوسرے جانب فرخندہ بنیاد حیدرآباد مسکوک تھا رائج کیا گیا۔

ــ ترنا ملی۔ یہ سکہ بعہد وزارت نواب رکن الدولہ ظفر الملک مسکوک کرایا گیا تھا (زمانہ مدار المہامی ۱۱۸۰ھ) ہے۔

ــ توکہ۔ اس سکہ کا زمانہ ۱۲۳۷ھ سے ۱۲۴۳ھ تک دریافت ہوا ہے۔

ــ پستن شاہی۔ پستن جی جو راجہ چندو لعل اور نواب سراج الملک مدار المہام کے عہد میں تعلقات برار کے تعہد دار تھے ان کے زمانہ میں یہ سکہ بمقام حیدرآباد مسکوک ہوا ۱۲۵۳ھ سے ۱۲۷۱ھ تک کے سنوں کے سکے دیکھے گئے۔

ــ سگور۔ یہ سمستان سگور کا مسکوک کرایا ہوا سکہ ہے اس کا زمانہ ۱۲۴۰ھ کا پایا جاتا ہے۔

ــ سکندر چلنی۔ بزمانہ نواب سکندر جاہ یہ سکہ مسکوک ہوا ۱۲۵۳ھ سے ۱۲۷۱ھ تک کے

سنوں کے سکے دیکھے گئے۔

ــ گوبند بخشی۔ اوایل تیرویں صدی بزمانہ مدار المہامی راجہ گوبند بخش بمقام حیدرآباد یہہ سکہ مسکوک ہوا۔ ۱۲۲۷ھ سے ۱۲۳۵ھ تک کے مسلسل سکے دیکھے گئے ہیں۔

ــ گوپال پیٹھ۔ اس کا دار الضرب گوپال پیٹھ تھا۔ ۱۲۸۶ھ سے مختلف سنہ کے سکے دیکھے گئے۔

ــ گدوال ۔ یہہ سکہ سمستان گدوال کا مسکوک شدہ ہے۔

ــ نارائن پیٹھ۔ اس کا مقام ضرب نارائن پیٹھ اور بانی اسکا وہاں کا زمیندار تھا۔ صرف ۱۲۸۶ھ کا سکہ دیکھا گیا۔

مسی

ــ پرانا عالمگیری ۔ (یہہ پیسہ) بعہد نواب نظام علیخاں غفران منزل اورنگ آباد میں مسکوک کرایا جاتا تھا۔ ۸ آذر ۱۳۲۴ف سے اسکا چلن سرکار سے ممنوع قرار پایا۔

رائج

طلائی

ــ اشرفی چرخی۔ بنانے کی اجازت ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ م ۱۵ دے ۱۳۰۳ف کو سرکار سے ہوئی۔ (جریدہ ۷ بہمن ۱۳۰۳ف)۔

ــ اشرفی چارمیناری کی منظوری ۱۵ صفر ۱۳۲۵ھ کو سرکار سے ہوئی۔

نقروی

ــ حالی سکہ۔ آخر ماہ تیر ۱۳۰۴ف تک کل روپئے اور اشرفیاں یہاں قدیم طریقہ پر

ہاتھ سے بناتے تھے سنہ مذکور سے یہہ دونو سکے بذریعہ مشین بنائے جانے لگے۔ اور مشین سے بنائے جانے کی وجہہ سے چرخی روپیہ کے نام سے عام طور پہ نافذ ہوا۔(اعلان مورخہ ۱۰ امرداد ۱۳۰۲ ف) ۔اس کا وزن سابقہ اشرفی اور روپیہ کے برابر ہی ہے۔ ۲۴ ذیحجہ ۱۳۱۲ ھ م یکم امرداد ۱۳۰۴ ف کو رائج ہوا۔

ــ محبوبیہ ــ یہہ روپیہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ھ م ۲۶ مہر ۱۳۱۳ ف سے رائج ہوا جس کے ایک جانب چارمینار کا نقشہ ہے اور دوسرے جانب خط نسخ میں مقام ضرب وغیرہ۔ عام طور پر چارمیناری سکہ کے نام سے نافذ ہے۔ بہ مسدودی تشکیک چرخی روپیہ یہہ سکہ جاری کیا گیا۔ وزن وغیرہ میں حالی چرخی روپیون کے برابر ہے۔

ــ عثمانیہ ــ ماہ خورداد ۱۳۲۱ ف سے رائج ہوا۔ درحقیقت یہہ روپیہ سکہ محبوبیہ ہی ہے۔ صرف نقش چارمینار میں حرف م ۔ ع ۔ سے بدلکر اس کا نام سکہ عثمانیہ رکھا گیا۔

ــ آٹھ انی ــ غرہ بہمن ۱۳۲۰ ف سے۔ } رائج ہوئی۔
ــ چار انی ــ غرہ مہر ۱۳۱۴ ف سے۔
ــ دو انی ــ ۹ تیر ۱۳۱۵ ف سے۔

مسی و نکل

ــ ایک آنہ ــ یہہ سکہ نکل کا ہے۔ ۲۴ شہریور ۱۳۲۹ ف سے رائج ہوا۔

ــ نیم انی ــ یہہ تانبہ کے ہیں اور دوپائی و ایک پائی کے تینوں سکے مشین کے بنے ہوے ہیں۔ نیم انی ۔ ۹ تیر ۱۳۱۵ ف سے۔

ــ دوپائی ــ ۲۰ آبان ۱۳۱۳ ف سے۔

ــ ایک پائی ــ غرہ اردی بہشت ۱۳۲۰ ف سے رائج ہوئی۔

سکہ کلدار

ـ سکہ کلدار ۔ رزیڈنسی حیدرآباد کے ساہوکارہ میں ۵ ستمبر ۱۸۵۴ء م ۱۱ ذیحجہ ۱۲۷۰ھ سے اس کا چلن شروع ہوا۔

ـ سکھوں اور عروب میں جنگ وفساد ہونے کی وجہ سے مہاراجہ چندولعل پیشکار نے آخرماہ ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ میں سکھوں کو بلدہ سے خارج کردیا اوسوقت سے وہ اننت گری میں مقیم ہوے۔

ـ سلامی فوجی ۔ تبقریب سالگرہ مبارک اعلحضرت قدرقدرت ۔ یہہ سلامی لنگرحوض کے میدان میں ہوتی ہے اس کی بنا ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ سے نواب سر افسرالملک بہادر کمانڈر سرکردہ افواج باقاعدہ سرکارعالی نے ڈالی۔ پہلے فوج باقاعدہ گوشہ محل کی سلامی جداگانہ ہوتی تھی۔ بعد انتقال کرنل نیول سرکردہ افواج باقاعدہ او گولکنڈہ برگیڈ ان دونوں کی سلامی ایک ہی جگہ ہوتی آرہی ہے۔

ـ سیلری کمیشن ۔ (ٹائم اسکیل) یعنی قرارداد تنخواہ عہدہ داراں وعمال و ملازمین سرکارعالی کے بارہ میں پیشگاہ خداوندی سے بتاریخ ۱۹ محرم ۱۳۴۰ھ کو منظوری صادر ہوئی۔

ـ سلطان الملک نواب (مختارالدینخاں)۔ آپ نواب اقبال الدولہ وقارالامرا کے بڑے صاحبزادہ ہیں۔ ۴ شوال ۱۲۹۲ھ کو پیدا ہوے۔ ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ کو بڑے دھوم دہام کے ساتھ رسم تسمیہ خوانی ادا ہوا۔ ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک۔ نامورجنگ۔ اقتدارالدولہ اور سلطان الملک کے خطاب سے سرفراز ہوے۔ ۲۰ رمضان ۱۳۱۳ھ کو آپ بغرض سیاحت یورپ بلدہ سے روانہ اور بعد انفراغ سیاحت ۱۹ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ کو بلدہ واپس آے۔ بعد انتقال نواب اقبال الدولہ وقارالامرا بذریعہ جریدہ غیرمعمولی مورخہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ اسٹیٹ پائیگاہ نواب وقارالامرا کے آپ نگران مقرر ہوے اور حسب الحکم حضرت غفران مکان علاقہ جات امانی مرفخاص کے

بابت محاصلی ایک لاکھ روپیہ ۱۷ رجب ۱۳۲۱ھ کو داخل سرکار کئے۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو بمقام سلطان باغ آپ دماغی عارضہ میں مبتلا ہوجانے سے بغرض علاج و تبدیل آب و ہوا ۱۴ رمضان ۱۳۲۵ھ کو بلدہ سے راہی یورپ ہوکر ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ کو بلدہ واپس آئے۔ سلطان باغ میں مقیم ہیں۔

س۔ **سلطان نواز جنگ** جمعدار عرب۔ بروز شہادت ۱۰ محرم ۱۳۰۲ھ کو پل قدیم کے قریب آپ کے علاقہ کے عرب فساد کرنے کے باعث بعد تحقیقات ماہ صفر ۱۳۰۲ھ میں خارج البلد کئے گئے۔ بعد میں پیشگاہ سرکار سے آپ کا قصور معاف کردئے جانیکے بعد ۲۵ رجب ۱۳۰۴ھ کو بلدہ میں واپس آئے۔ ۲ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شمشیر الدولہ اور شمشیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۱ ذیحجہ ۱۳۲۸ھ کو ان کے باغ میں انکا انتقال ہوا اور دوسرے روز ان کے آبائی قبرستان تکیہ اجمل شاہ واقع متصل پل قدیم میں دفن کئے گئے۔

س۔ **سالگرہ مبارک چہل سالہ** حضرت نواب میر محبوب علیخاں بہادر کا جشن ۱۸ شوال ۱۳۲۳ھ سے ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ تک ہوتا رہا۔

س۔ **سلیمانجاہ** (نواب میر جہانگیر علیخاں) نے۔ ۲۹ ذیحجہ ۱۲۷۸ھ کو انتقال کیا۔ آپ حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران منزل کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے نام کی ایک حویلی حیدرآباد میں مشہور ہے۔ جہاں اب خزانہ صرفخاص ہے۔

س۔ **سنٹ جارج چرچ** چادرگھاٹ کی تعمیر ۲۵ جولائی ۱۸۶۷ء کو ختم ہوئی اور اسوقت سے عیسائی لوگوں نے اس میں نماز پڑھنا شروع کیا۔

س۔ **سنگارینی** میں کوئلہ کا کان ہونیکا پتہ ۱۲۸۹ھ م ۱۸۷۲ء میں چلا اور ۱۳۰۶ھ م ۱۸۸۹ء سے وہاں کا کوئلہ برآمد ہونا شروع ہوا۔

س۔ **سورج گہن**۔ ۲۸ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ کو صبح کے (۹) بجے شروع اور (۱۲)

بجے تک رہا۔ گہن کے وقت کامل اندھیرا ہوگیا تھا دس پل تک یہہ تاریکی رہی اور تارے دکھائی دیتے تھے۔

س۔ سو میسر راؤ (راجہ) زمیندار بانسواڑہ نے ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ کو بلدہ میں انتقال کیا۔

س۔ سوناجی پنڈت۔ یہہ صاحب راے رایاں کے علاقہ کے متصدی تھے ۱۲۷۱ھ میں خارج البلد کئے گئے۔ یکم رجب ۱۲۷۳ھ کو اپنی جاگیر میں انتقال کئے۔

س۔ سید حسن صاحب (مولوی) جشن وظیفہ یاب ناظم عدالت دیوانی ضلع و معتمد خانگی نواب فخر الملک بہادر ۸ رمضان ۱۳۳۳ھ کو خارج البلد کئے گئے۔

س۔ سید محمود صاحب (مولوی) آپ کی ابتدائی ملازمت سرکار عالی میں ۲۷ اردی بہشت ۱۲۷۴ف کی ہے یکم مہر ۱۲۸۵ف کو ناظم نظم جمعیت سرکار عالی ہوے اور ۱۲ آبان ۱۲۸۸ف تک اس خدمت پر رہکر علیحدہ ہوے۔ ۲ شہریور ۱۲۹۴ف کو دوبارہ خدمت نظامت پر مقرر اور ۱۷ آبان ۱۲۹۸ف تک اس خدمت پر مامور رہے۔ ۲۳ خورداد ۱۲۹۶ف کو آپ ناظم قضاے عرب بناے گئے۔ ۱۳ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ کو بلدہ میں انکا انتقال ہوا۔

س۔ سید علی حسن صاحب۔ آپ کی ابتدائی ملازمت علاقہ سرکار عالی میں غرہ فروردی ۱۲۸۶ف ہے۔ ۲۳ اردی بہشت ۱۲۹۵ف کو خدمت اول تعلقداری پر اور ۳ خورداد ۱۳۰۴ف کو نظامت بندوبست پر آپ کا تقرر ہوا تھا۔ ۷ اردی بہشت ۱۳۰۵ف سے ۵ آبان ۱۳۱۶ف تک معتمد فنانس رہکر نظامت بندوبست پر واپس ہوے اور ۲۷ ذیحجہ ۱۳۱۸ھ کو خارج البلد کئے گئے۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ کو بمقام دہلی آپ کا انتقال ہوا۔

س۔ سید علی صاحب شستری (آغا)۔ بتقریب دربار سالگرہ مبارک بتاریخ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ انکو خانی بہادری سلطان العلما۔ ادیب الدولہ اور

سناد الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ کو آپ نے بلدہ میں انتقال کیا۔ آپ بہت عالم و فاضل مشہور تھے۔ حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کے اوستادی کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔

س۔ سید محی الدین صاحب (مولوی) علوی۔ ۱۲ آذر ۱۲۸۷ف سے آخر سال ۱۳۰۹ف تک ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کے صدر مہتمم رہے۔ رکن مجلس مالگزاری اور صدر تعلقدار بھی رہ چکے تھے۔ ماہ رجب ۱۳۰۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

س۔ سدی عنبر خانساماں۔ نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کا ۱۹ رمضان ۱۳۱۹ھ کو بلدہ میں انتقال ہوا۔ آپ کے نام سے ایک بازار بلدہ میں مشہور ہے۔

س۔ سیف آباد کا محل ۱۳۰۱ھ میں اسکی تعمیر ہوئی۔ جیکب جوہری کے ہیرے کے معاملہ میں یکم ربیع الاول ۱۳۰۹ھ کو حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کا بیان بذریعہ کمیشن اسی محل میں قلمبند کیا گیا تھا۔ اُس وقت سے اس میں محکمہ فنانس سیاسیات اور دار الضرب کے دفاتر قائم ہیں۔

س۔ سیف الدولہ۔ (نواب) میر تفضل علیخاں میر بادشاہ۔ ۲۶ شعبان ۱۲۱۹ھ کو تولد اور ۱۵ ذیحجہ ۱۲۷۳ھ کو فوت ہوئے۔ آپ نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے صاحبزادہ تھے۔

س۔ سیول سرویس کلاس۔ حیدر آباد کے خاص معزز نوجوانوں کی تعلیم کی غرض سے ۱۲ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ م ۲۲ آبان ۱۲۹۴ف کو چادر گھاٹ میں قائم ۱۳۰۸ھ م ۱۳۰۰ف میں برخاست کر دیا گیا۔ پھر ۱۲ اردی بہشت ۱۳۲۴ف کو حسب الحکم سرکار مکرر قائم ہو کر حسب فرمان خسروی مزینہ ۲ شعبان ۱۳۳۸ھ م ۱۸ خورداد ۱۳۲۹ف کو اٹھا دیا گیا۔

س۔ سسی مورسکے۔ مالک گرنی پارچہ بافی زیر تالاب سکندر آباد نے ۳۰ جون ۱۹۰۹ء کو بمقام لندن انتقال کیا۔

ردیف (ش)

ب۔ شام راؤ (راجہ) ہیبت راؤ دفتر دار پائیگاہ کا انتقال ۱۰ صفر ۱۲۸۶ءآ کو ہوا۔

ب۔ شاہ جہاں نے دکن کو فتح کرنے کی کوششیں ۱۰۳۹ھ میں کیں۔ ۱۰۴۵ھ میں بیجاپور کا محاصرہ کر کے عادل شاہ سے خراج وصول کیا۔

ب۔ شاہ خاموش صاحب (حضرت) نے ۲ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ کو رحلت فرمائی آپ کی درگاہ اسٹیشن نام پلی کے پاس ہے۔

ب۔ شاہی عاشور خانہ۔ عام لوگ اس کو بادشاہی عاشور خانہ کہتے ہیں۔ یہ عاشور خانہ سلطان قلی قطب شاہ نے بصرف چھ ہزار ۱۰۰۳ھ میں تعمیر کیا۔ اور بعد نواب میر نظام علیخاں غفران منزل ۱۱۹۱ھ سے اس میں علم ایستادہ ہونے لگے۔

ب۔ شراب کے تمام بھٹیات و دکانات جو شہر پناہ کے اندر تھیں وہ ۱۲۷۴ءآ میں باہر منتقل کی گئیں۔

ب۔ شفائی خاں حکیم کا انتقال ۱۱ شعبان ۱۲۹۸ھ کو ہوا۔

ب۔ شکار گاہ حضوری واقع سرور نگر۔ یہ شکار گاہ ۱۲۹۴ھ میں بہ اہتمام نواب شمس الملک ابوالفتح خاں تیار ہوا۔

ب۔ شیعوں اور سنیوں کا فساد مکہ مسجد میں ۸ محرم ۱۲۶۴ھ کو اور پھر ۱۳ محرم ۱۲۶۶ھ کو ہوا۔

ب۔ شمبھو پرشاد (راجہ) نے ۲۶ محرم ۱۲۷۴ھ کو مذہب اسلام قبول کر کے اپنا نام غلام حسین رکھا۔ تبدیل مذہب کے تیسرے روز انکا انتقال ہوا۔ آپ کے نام کی ایک کمان گلزار حوض کے پاس مشہور اور موجود ہے۔

ب۔ شمس الامرائی مدرسہ فخریہ۔ ملاحظہ ہو (فخریہ)۔

ب۔ شمشیر جنگ بہادر۔ آپ ۲۹ آبان ۱۲۷۹ف کو صدر المہام کوتوالی مقرر ہوئے

اور یکم مہر ۱۲۹۳ف کو خدمت سے مستعفی ہوے۔ تین سال تک کونسل آف اسٹیٹ کے رکن رہے۔ حضرت مغفرت مکان کے زمانہ میں شمشیر جنگ کے خطاب سے سرفراز کئے گئے۔ ۱۶ محرم ۱۳۰۵ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

۔ شنکر راج (راجہ) راے رایاں امانت ونت کا انتقال ۴ صفر ۱۳۰۶ھ کو ہوا۔

۔ شوراپور کے راجہ کے ماتحتین (باغی گروہ) نے کپتان وینڈھیام کی فوج پر ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۷۴ھ م ۷ فبروری ۱۸۵۸ء کو حملہ کیا تھا۔ اور خود راجہ ۸ رجب ۱۲۷۴ھ کو اپنے وطن سے فرار ہو کر پناہ لینے کی غرض سے نواب سالارجنگ اعظم مدارالمہام کے پاس آیا۔ وہاں کی فوج کے جمعدار تصدق حسین کو ماہ ذیحجہ ۱۲۷۴ھ میں بمقام شوراپور پھانسی دی گئی۔ سمستان شوراپور کو برٹش گورنمنٹ نے ماہ ذیحجہ ۱۲۷۶ھ م ماہ جولائی ۱۸۶۰ء میں حضرت نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کو عطا کیا۔ شوراپور کا ضلع یکم فبروری ۱۲۹۲ف میں شکست کیا گیا اور اس کے تعلقات ضلع لنگسگور میں شامل کئے گئے۔

۔ شہاب الدین کو ۱۰۹۶ھ میں مرہٹوں نے بمقام رامیسر شکست دی۔

۔ شہاب جنگ۔ میر بہادر علی صاحب۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۶۷ھ کو پیدا ہوے۔ ۲ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور شہاب جنگ کے خطاب سے سرفراز ہوے۔ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز مختارالدولہ افتخارالملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۹ ابان ۱۲۷۹ف کو صدرالمہام متفرقات بنائے گئے ۹ خورداد ۱۲۹۴ف تک اس خدمت کو انجام دیکر تاریخ مذکور کو ہی معین المہام کوتوالی و تعمیرات مقرر ہوے۔ ۲۲ آبان ۱۳۲۲ف کو بوجہ کبرسنی وظیفہ پر علحدہ کئے گئے۔ ۸ محرم ۱۳۳۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سزاوار الملک کے صاحبزادے اور نواب سالارجنگ اول کے ہمشیرہ زادہ تھے۔

۔ شہامت جنگ (نواب) انوار الدین خاں ۔ ۱۶ شعبان ۱۱۶۲ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کے نام کی ایک مسجد موسی باولی کے پاس موجود ہے۔

۔ شہسوار جنگ بہادر۔ آپ کا تعلق علاقہ صرف خاص سے تھا۔ ۴ مہر ۱۲۷۹ف سے ۲۰ تیر ۱۲۸۱ف تک نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ ۱۰ رمضان ۱۲۹۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

۔ شیر افگن جنگ۔ تعلقدار علاقہ سرکار عالی کا انتقال آخر ماہ محرم ۱۲۷۸ھ میں ہوا۔ آپ ماقبل ضلع بندی کے تعلقداروں میں سے تھے۔

۔ شیو لعل موتی لعل (راجہ)۔ ساہوکاران بلدہ میں یہ ایک مشہور ساہو تھے جن کی دوکان بیگم بازار میں ہے۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب سرفراز ہوا۔ ۱۶ رجب ۱۳۳۵ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ردیف (ص)

۔ صحیفہ ۔ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ سے بشکل رسالہ ماہانہ شائع ہونا شروع ہوا۔ ماہ شوال اسی سنہ میں بند ہو کر پھر ماہ رمضان ۱۳۲۴ھ سے دوبارہ جاری ہوا۔ پھر اسی سنہ سے بہ حیثیت اخبار روزانہ شائع ہو رہا ہے۔

۔ صدارت العالیہ ۔ (ملاحظہ ہو امور مذہبی)۔

۔ صدائے غیب ۔ بلدہ میں ماہ ذیحجہ ۱۲۰۹ھ میں اور ۷ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ کو (۱۲) منٹ تک آتی رہی۔

۔ صدر المہامان ۔ ابتداً ۶ رجب ۱۲۸۶ھ م ۲۹ آبان ۱۲۷۹ف کو بغرض انتظام سلطنت چار صدر المہام مقرر ہوئے تھے۔ ۱۔ صدر المہام مال۔ نواب مکرم الدولہ ۲۔ صدر المہام عدالت ۔ نواب بشیر الدولہ ۔ ۳۔ صدر المہام کوتوالی ۔ نواب

شمشیر جنگ ۔ ۴ صدر المہام متفرقات ۔ نواب شہاب جنگ ۔ مگر بعد میں ۲۰ فروردی ۱۲۹۳ف کو ۵ معین المہامی فوج قائم کرکے اس پر نواب منیر الملک کا تقرر کیا گیا ۔ ۶ معین المہامی فنانس ۔ ۱۵ خورداد ۱۲۹۴ف کو قائم کی گئی اور اس پر نواب منیر الملک کا تقرر ہوا ۔ ۷ صدر المہامی صیغہ جات تعمیرات ۔ صفائی وطبابت پہلے حسب جریدہ غیر معمولی ۱۲ آبان ۱۳۲۲ف قائم ہوئی جس پر نواب تلاوت جنگ بہادر کا تقرر ہوا تھا مگر بعد میں حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۷ شہریور ۱۳۲۴ف یہ صدر المہامی برخاست کردی گئی اور اس کے متعلقہ صیغہ جات دوسرے صدر المہاموں کے تحت کردئے گئے ۔ پھر بموجب جریدہ غیر معمولی ۱۶ دے ۱۳۲۹ف صدر المہامی تعمیرات ورجسٹریشن وآثار قدیمہ دوبارہ قائم کرکے اس پر نواب تلاوت جنگ بہادر کا تقرر کیا گیا ۔ ۸ صدر المہامی امور مذہبی ۔ حسب جریدہ غیر معمولی ۱۱ آبان ۱۳۲۲ف قائم ہوئی اور اس پر نواب مظفر جنگ بہادر کا تقرر ہوا ۔ بعد انتقال نواب ممدوح بتاریخ ۸ خورداد ۱۳۲۴ف تاریخ مذکور کو ہی نواب فضیلت جنگ مولوی انوار اللہ خانصاحب کا تقرر ہوا ۔ جب مولوی صاحب ممدوح کا بھی ۱ اردی بہشت ۱۳۲۷ف کو انتقال ہوگیا تو صدر المہامی امور مذہبی کا عہدہ شکست کردیا گیا ۔ ۹ صدر المہام (پولٹیکل ڈپارٹمنٹ) حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۲ آبان ۱۳۲۳ف نواب فریدوں الملک بہادر پولٹیکل و پرائیوٹ سکرٹری (پولٹیکل صدر المہام دیوانی) بنائے گئے ۔ بعد میں بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶ دے ۱۳۲۹ف پولٹیکل صدر المہام دیوانی کا نام صدر المہام سیاسیات سے بدلدیا گیا ۔ ۱۰ صدر المہام صرف خاص ۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۲ آبان ۱۳۲۳ف

نوٹ ۱ ؎ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف خدمت صدر المہامی متفرقات تخفیف کردی گئی ۔

۲ ؎ نوٹ ۔ بموجب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف عہدہ صدر المہامی کا نام معین المہامی سے مبدل کردیا گیا ۔

رائے مرلی دھر صاحب (راجہ فتح نواز ونت بہادر معتمد صرف خاص) (صدر المہام صرفخاص پیشی) بنائے گئے۔ سنہ ۱۱ صدر المہام پائیگاہ۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ف سربرائین ایجرٹن انسپکٹر جنرل پائیگاہ (صدر المہام پائیگاہ) بنائے گئے۔ سنہ ۱۲ صدر المہام دفتر پیشی اعلحضرت۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۰ دے ۱۳۲۴ف مولوی احمد حسین صاحب (نواب امین جنگ بہادر) پرائیوٹ سکریٹری اعلحضرت (صدر المہام دفتر پیشی اعلحضرت) بنائے گئے۔ سنہ ۱۳ صدر المہام صیغہ تجارت و حرفت۔ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶ دے ۱۳۲۹ف اس عہدہ پر نواب عقیل جنگ بہادر مقرر کئے گئے۔

سنہ **صدر محبس** واقع چنچل گوڑہ۔ بصرفہ سات لاکھ روپیہ ۱۲۹۱ھ میں اس کی تعمیر ہوئی۔ اور ۱۳۲۲ھ میں اسمیں دار المجانین بھی قائم ہوا۔

سنہ **صرفخاص** ۔ اس کی بنا نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے عہد میں ہوئی۔ اور ۱۲۷۹ف میں دفتر معتمدی صرفخاص قائم ہو کر اوس پر ایک معتمد مقرر ہوا۔ اس علاقہ میں سکہ چلنی کا رواج یکم مہر ۱۲۸۳ف سے موقوف ہوا اور حسابات کی ترتیب بہ موقوفی بندات تحتیجات بر مثل دیوانی کے ۱۲۸۹ف میں شروع ہوئی۔ ۱۳ مہر ۱۲۹۳ف کو جب مجلس انتظام مداخل و مخارج قائم ہوئی اور ناظم مداخل و مخارج کا ایک جدید عہدہ تجویز ہوا اُس وقت بذریعہ مراسلہ معتمد مدار المہام نشان (۱۰۲) ۱۳۰۲ھ تعلقات علاقہ صرفخاص عہدہ داران دیوانی کی نگرانی سے لیکر اون کا تعلق معتمد صرف خاص سے کردیا گیا۔ یکم محرم ۱۳۰۳ھ کو مجلس انتظام صرف خاص قائم کی گئی جس کے میر مجلس خود حضرت غفران مکان تھے۔ غرہ ابان ۱۳۰۵ف سے عہدہ داران و ملازمین صرفخاص کی تنخواہ سے بھی وضعات کنٹربیوشن کا عمل شروع ہوا۔ صرفخاص کے تعلقات مفوضہ پائیگاہ ہائے نواب خورشید جاہ و نواب وقار الامرا حسب فرمان خسروی مرقومہ ۱۷ رجب ۱۳۲۱ھ داخل صرفخاص کئے گئے۔ ماہ امرداد ۱۳۱۳ف سے برآوردات و رساید وغیرہ پر علاقہ صرفخاص کے

ٹکٹ (جو برنگ زرد تھے) چسپاں کئے جانے لگے۔ تعلقات ضلع اطراف بلدہ صرفخاص
کی آبکاری ۱۳۱۵ف میں علاقہ دیوانی کے تفویض ہوئی۔ ۱۵ صفر ۱۳۲۱ھ کو بغرض اصلاح
وانتظام امور صرفخاص ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ صرف خاص اور علاقہ دیوانی کے کاغذ مختوم
اور ٹکٹ میں جو امتیاز تھا وہ حسب فرمان ۱۳۲۶ف سے اوٹھا دیا گیا۔

— **صفائی کا محکمہ** ۱۲ آبان ۱۲۷۹ف کو قائم ہوا۔ اور ۱۲۸۱ف میں چادرگھاٹ
واقع بیرون بلدہ کی صفائی بہ زیر نگرانی صفائی بلدہ ایک علحدہ مہتمم کے تحت میں کردی
مگر ۱۲۸۷ف میں دونوں ایک کردیے گئے۔ وسط ماہ رمضان ۱۳۲۳ھ میں محکمہ صفائی
امیں باغ سے بمقام دارالشفا اسی مکان میں منتقل ہوا جہاں پہلے دارالضرب تھا اسوقت
یہہ محکمہ اس میں موجود ہے۔

— **صفی الدین محمد صاحب**۔ سابق مددگار محکمہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ ۲۴
رمضان ۱۳۲۲ھ کو خارج البلد کئے گئے۔ بعدہ حسب اجازت سرکار ۷ شعبان ۱۳۳۶ھ
کو بلدہ واپس آئے۔ اور دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی میں بمشاہرہ پانسو روپیہ ماہانہ
ناظر کتب مذہبی مقرر ہوے۔

— **صلابت جنگ بہادر**۔ ۱۱۳۰ھ میں تولد اور بعد شہادت نواب مظفر جنگ
۸ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ کو تخت نشیں اور ۱۴ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو گوشہ نشیں ہوے۔
۲۰ ربیع الثانی ۱۱۷۷ھ کو ہیضہ کی شکایت سے بیدر میں انتقال کیا اور حضرت
شیخ ملتانی صاحب کی درگاہ میں دفن ہوے۔ آپ حضرت نواب نظام الملک
آصفجاہ مغفرت مآب کے تیسرے صاحبزادہ تھے۔

— **صمصام الدولہ سر بشیر الدینخاں**۔ ۲ ماہ رمضان ۱۲۰۹ھ کو پیدا ہوے۔
اور ۹ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی دیوڑھی اور جلوہ خانہ
شہر میں مشہور ہے۔ آپ نواب سکندرجاہ مغفرت منزل کے دوسرے صاحبزادہ تھے

ــــ صمصام الملک مدار المہام پر سپاہیون نے اپنی تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے سنہ ۱۱۷۰ھ میں حملہ کیا اور کٹار سے اُن کو ہلاک کیا۔

ــــ صندوق خطوط اندازی علاقہ سرکار عالی سنہ ۱۳۰۶ف سے بلدہ و بیرون بلدہ میں قائم ہوئے۔

ــــ صندوق خطوط اندازی علاقہ سرکار عظمت مدار۔ دیوڑی نواب مکرم الدولہ واقع پتھر گٹی کے پاس سابق میں نصب تھا لیکن وہ چند سال کے بعد اوٹھا دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۲ اگسٹ سنہ ۱۹۱۱ء کو اندرون بلدہ میں نزد چوک۔ چارمینار۔ گلزار حوض و روبرو دیوڑی نواب سالار جنگ چار مقام پر دوبارہ قائم کئے گئے۔

ــــ صنعت ہند (کارخانہ) یہہ کارخانہ جو دروازہ یاقوت پورہ کے باہر واقع ہے ماہ امرداد سنہ ۱۳۱۰ف میں قائم ہوا۔

ردیف (ض)

ــــ ضلع بندی کی بنیاد ملک سرکار عالی میں نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے ماہ آبان سنہ ۱۲۷۰ف میں ڈالی جو ماہ آبان سنہ ۱۲۷۷ف میں ختم ہوئی۔ سابق میں ملک کی تقسیم صوبہ۔ سرکار اور محال پر تھی۔ حین ضلع بندی کل ریاست (۵) اسمات اور (۱۷) ضلعوں پر تقسیم کی گئی۔ پھر بعہد وزارت مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنہ حسب رزولیوشن نشان (۱) ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ م ۱۶ تیر سنہ ۱۳۱۴ف اضلاع و تعلقات کے سابقہ حدود میں کچھ تبدیلی کی گئی۔ ملاحظہ ہو (جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۳ تیر سنہ ۱۳۱۴ف جلد ۳۶)۔

ردیف (ط)

ــــ طاعون کا آغاز ممالک محروسہ سرکار عالی میں ماہ اسفندار سنہ ۱۳۰۶ف سے (بمقام

ابنشر ضلع اورنگ آباد سے) ہوا۔ اس کی روک تھام کی غرض سے ۱۰ ماہ فروردی ۱۳۰۶ف کو اسٹیشن واڑی اور دیگر چند مقامات پر بھی قرنطینے قائم کئے گئے۔ بہت دنوں تک بلدہ و اطراف بلدہ اس مرض سے محفوظ رہا۔ لیکن بالآخر ۳ ماہ آبان ۱۳۲۰ف کو محلہ نام پلی میں پہلا کیس ہوا۔ ٹیکہ اندازی کا کام شروع کیا گیا اور (۸۲۷۸) اشخاص کو ٹیکے لگوائے گئے۔ ۱۶ ماہ اسفندار ۱۳۲۱ف کو (۳۳۵) مبتلا اور (۳۰۵) فوت ہوئے تھے اتنی تعداد اور کسی تاریخ میں نہ تھی۔ اوایل ماہ تیر ۱۳۲۱ف میں بلدہ اور چادر گھاٹ اس مرض سے بالکل پاک وصاف ہو گیا۔ جملہ تعداد اشخاص مبتلا شدہ (۱۸۵۱۴) اور فوت شدہ (۱۷۰۰۵) تھی۔ دوبارہ طاعون کا آغاز ۱۸ ماہ مہر ۱۳۲۵ف کو حدود کنٹونمنٹ موضع بلارم سے ہوا وہاں سے دیگر مواضعات میں پھیلتا ہوا ۲۴ ماہ آبان ۱۳۲۵ف کو موضع نام پلی میں پہونچا وہاں سے بلدہ میں پھیلا۔ اس وہلہ میں زیادہ سے زیادہ شدت ۱۲ ماہ اسفندار ۱۳۲۶ف کو ہوئی کیونکہ اوس روز (۳۰۳) مبتلا اور (۳۴۰) فوت ہوئے تھے۔ ۱۲ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۶ف تک یہ مہلک مرض رہا۔ اس وہلہ دوم میں کل مبتلا شدہ (۱۵۴۵۳) اور فوت شدہ (۱۳۵۷۹) تھے۔ وہلہ سوم میں پلیگ کا آغاز ۹ ماہ آذر ۱۳۲۹ف میں حدود صفائی حیدرآباد کے اندر محلہ باولی گلاب سنگھ سے ہوا وہاں سے دیگر محلہ جات میں پھیل کر ۱۳ ماہ فروردی ۱۳۲۹ف کو بہت زیادہ لوگ مبتلا اور فوت ہوے کیونکہ اس تاریخ میں (۱۸۰) مبتلا اور (۱۵۶) فوت ہوے تھے۔ ۱۳ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۹ف کو اس مرض سے بلدہ پاک وصاف ہو گیا جملہ تعداد مبتلا شدہ (۷۵۲۴) اور فوت شدہ (۶۰۴۰) تھی۔ وہلہ چہارم میں اوایل ماہ آبان ۱۳۲۹ف میں حدود صفائی بلدہ میں طاعون کا آغاز ہوا اور ۲۲ ماہ اردی بہشت ۱۳۳۰ف کو موقوف ہوا۔ حدود صفائی بلدہ و چادر گھاٹ اور اوس کے نواح میں جملہ تعداد مبتلا (۹۳۳) اور (۶۲۹) فوت ہوے۔ ۱۳۳۱ف میں بلدہ اور اوس کے حوالی میں

دو اشخاص اس مرض میں مبتلا ہوکر فوت ہوے۔ یہی گویا خاص بلدہ حیدرآباد میں طاعون کے آمد کی ابتدا ہے۔ اوسوقت سے ۲۲ ہر اردی بہشت ۱۳۳۰ف تک جملہ تعداد مبتلا (۲۸۷۶۲) اور تعداد فوت (۲۱۳۷۴) ہے۔ اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں ماہ اسفندار ۱۳۱۶ف سے آخر ۱۳۲۹ف تک کل (۲۹۴۵۰۵) ادمی مبتلا اور (۲۴۴۳۷۹) اشخاص فوت ہوے۔ بشمول بلدہ ان دونوں کی کل تعداد مبتلا (۳۲۱۲۲۸) اور اموات کی مجموعی تعداد (۲۸۵۷۵۱) ہوتی ہے۔ انسداد طاعون کی غرض سے ۱۳۱۳ف سے ۱۳۲۹ف تک (للعہ) روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوے۔

۔ **طبابت انگریزی** کا مدرسہ (میڈیکل اسکول) بہ سرپرستی ڈاکٹر میکلین ۱۹ ستمبر ۱۸۴۶ء کو قائم ہوا۔

۔ **طرہ بازخاں** سرغنہ روہلگان اور علاؤالدین وغیرہ ۴ ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو چار بجے دن کے رزیڈنسی بلدہ پر حملہ آور ہوے تھے مگر انگریزی فوج نے انکو توپوں سے منتشر کرکے گرفتار اور ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ م ۲۵ جنوری ۱۸۵۹ء کو قتل کیا۔

۔ **طغروی ٹکٹ** پٹہ قیمتی یک آنہ ۱۲۷۶ف ۱۲۸۳ھ میں جاری ہوا جو خانگی خطوط اور رسیدات پر چسپاں کیاجاتا تھا۔ یہی پہلا ٹکٹ ہے جو علاقہ سرکار عالی میں رائج ہوا۔

۔ **طغیانی**۔ گذشتہ تین سو ۳۰۰ سال میں رود موسی میں جتنے طغیانیاں آگیں وہ تاریخوار ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱ ۷ صفر ۱۰۸۱ھ روز چہارشنبہ کو بزمانہ سلطان عبداللہ قطب شاہ پل پر سے پانی بہکر شہر میں آگیا تھا۔

۲ ۱۰۷۹ھ میں بعہد سلطان عبداللہ قطب شاہ۔

سنہ ۳ ۔ ۱۴ شعبان سنہ ۱۰۹۸ھ کو بعہد سلطان ابوالحسن تاناشاہ۔
سنہ ۴ ۔ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۵۰ھ بروز جمعہ کو بعہد نواب آصف جاہ مغفرت مآب۔
جس کے باعث سمت غربی اور جنوبی حصہ شہر کی فصیل کا ٹوٹ کر شہر کے اندر
سے پانی بہنے لگا تھا۔
سنہ ۵ ۔ ۲۳ محرم سنہ ۱۱۷۱ھ کو بعہد نواب صلابت جنگ بہادر۔
سنہ ۶ ۔ سنہ ۱۱۸۰ھ میں بعہد نواب میر نظام علیخان غفران منزل۔
سنہ ۷ ۔ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۸۵ھ روز جمعہ کو بعہد نواب میر نظام علیخان غفران منزل۔
سنہ ۸ ۔ سنہ ۱۲۲۴ھ میں بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل طغیانی ہوئی۔ اس طغیانی
میں شہر کی فصیل کئی جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔
سنہ ۹ ۔ سنہ ۱۲۳۷ھ میں بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کثیر نقصان ہوا۔
سنہ ۱۰ ۔ ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۵ھ روز دوشنبہ کو بعہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل۔
اس طغیانی میں پل کہنہ کا دروازہ جو مقفل تھا وہ اکھڑ گیا اور منیر الملک کے
امین باغ (زچگی خانہ نزد ہائی کورٹ جدید) تک بہتا چلا گیا۔ کئی مقام سے
فصیل ٹوٹ گئی۔ بازار گھانسی اور دیگر بازارات کو بھی اس سے نقصان پہنچا۔
سنہ ۱۱ ۔ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۵ھ کو بعہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل۔ اس میں بھی
کئی جگہ سے فصیل ٹوٹ گئی ندی کا پانی شہر کے اندر آگیا۔ پرانے پل کے اندر
جو غار نظر آتا ہے وہ اوسی وقت کا ہے۔
سنہ ۱۲ ۔ ۲۲ رمضان سنہ ۱۲۶۶ھ کو بعہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل۔
سنہ ۱۳ ۔ ۲۹ محرم سنہ ۱۲۷۵ھ کو بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان۔
سنہ ۱۴ ۔ ۴ صفر سنہ ۱۲۸۱ھ کو بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان۔
سنہ ۱۵ ۔ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۳ھ میں بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان۔

سنہ ۱۶ ۱۳ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو بعہد نواب میر محبوب علیخان غفران مکان۔ اس میں بیگم بازار اور کولسہ واڑی وغیرہ کو نقصان پہونچا۔

سنہ ۱۷ ایکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ کو بعہد نواب میر محبوب علیخان غفران مکان۔ اس طغیانی میں ہزارہا نفوس تلف ہوے اور لکھوکھا روپیہ کے مال کا نقصان ہوا۔ فصیل مغرب رویہ ٹوٹ جانے سے شہر میں اور دھول پیٹھ۔ بیگم بازار۔ افضل گنج۔ رزیڈنسی۔ دیوڑی دیوان نواب سالار جنگ میں پانی آگیا تھا۔ فصیل کے سوا تینوں پلوں کو سخت نقصان پہونچا۔ یہہ طغیانی بہت عظیم تھی۔

سنہ طوفان عظیم۔ سنہ ۱ یہہ طوفان بلدہ اور بعض مقامات اضلاع میں یکم جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ کو آیا جس سے بڑے بڑے تنا در درخت زمین سے اوکھڑ گئے۔

سنہ ۲ ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ھ کو جو طوفان آیا اوس میں کئی ایک پھوس کے جھپر اڑ گئے۔

سنہ ۳ ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۵ھ کے طوفان میں جو دن کے وقت آیا تھا بارش اور ژالہ باری بھی ہوئی تھی۔ اوسی دن سکندرآباد۔ سیف آباد اور مشیرآباد وغیرہ کے طرف بڑے بڑے اولے برسے۔ کئی درخت اوکھڑ گئے اور بہت سے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ فتح میدان کی گھڑیال کے ایک طرف کا حلقہ ٹوٹ گیا اور سانچہ توپ کے قریب دو شخص ایک دیوار کے نیچے دبکر مر گئے۔

ردیف (ظ)

سنہ ظفر جنگ حفیظ الدینخاں (نواب)۔ ۲۹ صفر سنہ ۱۲۸۲ھ کو نواب سرخورشید جاہ مرحوم کے مشکوے معلی اور جنابہ حضرتہ حسن النسا بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب افضل الدولہ مغفرت مکان) کے بطن سے پیدا ہوے۔ ۴ رجب سنہ ۱۲۸۶ھ کو رسم بسم اللہ خوانی

ادا ہوئی۔ ۶ ر ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ظفر جنگ کا اور ۷ ر
ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی شمس الدولہ کا اور بتقریب دربار نو روز
۷ ر جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو شمس الملک کا خطاب سرفراز ہوا۔ ۱۴ ر رجب ۱۲۹۲ھ کو
حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر کے ساتھ آپ کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔
۱۵ ر رجب ۱۳۰۱ھ کو تکمیل تعلیم کی غرض سے آپ لندن روانہ کئے گئے جہاں آپ نے
فوجی تعلیم بھی حاصل کی۔ بعد انفراغ تعلیم ۱۱ ر شعبان ۱۳۰۲ھ کو مراجعت فرمائی بلدہ
ہوئے۔ ۱۰ ر شعبان ۱۳۰۴ھ کو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ جشن جوبلی میں
شریک ہونے کے لئے آپ منجانب حضرت اقدس واعلیٰ ولایت بھیجے گئے تھے وہاں
سے ۲۴ ر ذیحجہ ۱۳۰۴ھ کو بلدہ کو واپس تشریف لائے۔ ۲ ر ربیع الاول ۱۳۱۲ھ
کو چاء میں آپ کو زہر پلایا گیا تھا لیکن خیر گذری کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ۱ ر جمادی الاول
۱۳۱۹ھ کو آپ معین المہام فوج مقرر ہوئے۔ اپنے والد نواب سر خورشید جاہ کے
انتقال کے بعد آپ ہی پائیگاہ کا کام انجام دیتے رہے۔ ۲۳ ر ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ کو
بمقام پھسل بنڈا دفعتاً آپ کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے روز اپنے آبائی مقبرہ میں
دفن کئے گئے۔

ب۔ ظفر علیخاں صاحب بی۔اے۔ (مولوی)۔ سابق منصرم رجسٹرار مجلس وضع
قوانین۔ حسب فرمان خسروی ۲۵ ر رمضان ۱۳۲۷ھ کو خارج البلد کئے گئے ان کی اصل
ماہوار کا نصف بطور وظیفہ ان کے نام جاری کیا گیا۔ بعد میں بہ اجازت سرکار ۲۱ ر
جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو آپ بلدہ واپس آئے۔ پھر ۴ ر ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ کو اپنے
وطن مالوفہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کو حکم تھا کہ اپنے وطن میں رہکر دارالترجمہ کا کام انجام
دیں اور پولٹیکل امور میں شریک نہوں علاوہ اوس سو روپیہ ماہوار کے جو اون کو
پہلے ملا کرتے تھے اور (صما) ماہوار مقرر کی گئی تھی چند ماہ کے بعد وہ دونوں تنخواہیں

اس لئے موقوف کر دی گئیں کہ آپ نے بخلاف ورزی شرائط پولٹیکل معاملات میں پھر حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔

ــ ظہور الحق صاحب (حکیم) کا انتقال ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ میں ہوا۔

ردیف (ع)

ــ عالیجاہ بہادر۔ ۹ ذیحجہ ۱۲۰۹ھ کو شب عرفہ دار السلطنت حیدرآباد سے باہر چلے گئے۔ اور اسی سنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نواب میر نظام علیخان غفران منزل کے صاحبزادہ تھے۔

ــ عابد قلی خاں (نواب)۔ مورث اعلیٰ خاندان آصفیہ ۱۰۶۶ھ میں بخارا سے فائز دہلی ہوے اور ۱۰۹۸ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

ــ عباس علیخاں۔ (نواب) بہادر نواب کرنول ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ کو انتقال کیا۔

ــ عبد الحق۔ ملاحظہ ہو (دبیر الملک)۔

ــ عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی (مولوی) آپ زمانہ حال کے مشہور ناولسٹ ہیں۔ آپ سابق میں مددگاری نظامت امور مذہبی کی خدمت پر مقرر کئے گئے تھے۔ بعد میں مددگاری ناظم تعلیمات پر آپ کا تقرر ہوا۔ ۲۵ رمضان ۱۳۲۶ھ کو خارج البلد کئے گئے اور ۲ تیر ۱۳۲۳ف کو ایکسو روپیہ ماہانہ کا رعایتی وظیفہ آپ کے نام اجرا ہوا۔ بہ اجازت سرکار ۲۴ شعبان ۱۳۳۶ھ کو بلدہ واپس آنیکے بعد تالیف تاریخ اسلام و تاریخ دکن کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ اور آپ کے متعلقہ دفتر کا نام شوکت عثمانیہ تجویز کیا گیا اور پانسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی۔ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ کو وطن روانہ کئے گئے اور حکم ہوا کہ تاریخ اسلام کی تالیف کا کام اپنے وطن میں ہی رہ کے انجام دیں۔

۔ عبدالرشید (نواب سید جنگ) خلف سید عبدالرزاق صاحب معتمد صرفخاص سابق۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری۔ سید جنگ کا اور ۷ ا جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سید الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اپنے والد نواب آصف نواز الملک معتمد صرف خاص کے انتقال کے بعد ا ربیع الاول ۱۳۲۰ھ کو آپ منصرم معتمد صرف خاص مقرر ہوئے اور ۱۲ صفر ۱۳۲۱ھ کو اس خدمت سے علیحدہ کئے گئے۔ بعد میں حسب فرمان خسروی مرتبہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ بہ علت گستاخی بے ادبی و بے باکی آپ کے جملہ خطابات ضبط اور ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو خارج البلد کئے گئے۔ چندے عنبر پیٹھ میں مقیم رہکر آپ نے ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ کو انتقال کیا۔

۔ عبداللہ بن علی سیف الدولہ جمعدار عرب کا انتقال ۳ ذیحجہ ۱۲۸۴ھ کو ہوا۔ آپ عرب علاقہ دیوانی کے بہت بڑے جمعدار تھے۔

۔ عبداللہ خانصاحب (نواب)۔ ساکن کسمنڈی سابق ایڈیٹر اخبار محمدی ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ میں خارج البلد کئے گئے۔ بعد میں حسب اجازت سرکار ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو بلدہ واپس آئے تھے لیکن ۲۰ ماہ مذکور ۱۳۳۶ھ کو اب دوبارہ خارج البلد کئے گئے۔

۔ عبدالغفور صاحب (مولوی) وکیل کا انتقال ۲۹ رجب ۱۳۳۲ھ کو کنٹہ گوشہ محل میں ہوا اور اپنے بنگلہ کے احاطہ میں ہی دفن ہوئے۔ آپ دو تین مرتبہ منصرم رکن مجلس العالیہ عدالت رہ چکے تھے۔ آپ کا آبدار خانہ مشہور ہے۔

۔ عبدالکریم صاحب (مولوی)۔ ایک مہدوی پٹھان کے ہاتھ سلخ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ کو میر عالم کی مسجد میں شہید ہوئے جس کے باعث بتاریخ ۳ محرم ۱۳۳۸ھ روز جمعہ اہل سنت جماعت اور مہدوی پٹھانوں میں کشت و خون ہوا اور مہدوی پٹھان شہر بدر کئے گئے۔ اور ان لوگوں کی سکونت کا لاڈیرہ چنچلگوڑہ و مشیر آباد میں قرار پائی۔

ـــ عبد الکریم خانصاحب عرف لال خاں۔ ملاحظہ ہو (لال خاں)۔

ـــ عبد المجید صاحب (مولوی)۔ مددگار اول معتمد عدالت و کوتوالی دامور عامہ سرکار عالی۔ ۳۰ شہریور ۱۳۲۶ف کو خارج البلد کئے گئے۔

ـــ عثمان آباد (ضلع)۔ اس کا نام پہلے ضلع نلدرگ تھا۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ کو یہ نام قرار دیا گیا۔ (جریدہ ۲۲ شہریور ۱۳۱۰ف)۔

ـــ عثمان ساگر۔ ملاحظہ ہو (گنڈی پیٹھ)۔

ـــ عثمان علیخاں بہادر (اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر سر)۔ یکم رجب ۱۳۰۳ھ کو بلدہ میں تولد ہوے۔ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ کو رسم بسم اللہ خوانی ادا ہوا۔ یکم صفر ۱۳۱۸ھ سے بغرض تعلیم کنگ کوٹھی میں آپ اقامت پذیر ہوے۔ ۲۴ شوال ۱۳۱۸ھ کو بمقام کنگ کوٹھی جب آپ دونالی بندوق سے نشان لگا رہے تھے بندوق مذکور آپ کے ہاتھ میں پھٹ گئی خیر گذری۔ ۱۹ صفر ۱۳۲۴ھ کو آپ کی عقد خوانی کا رسم ادا ہوا۔ اعلیحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخان بہادر کی وفات پر آپ ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ کو سریر آرائے سلطنت ہوے۔ غرہ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ کو بغرض شرکت دربار قیصری آپ معہ مہاراجہ مدار المہام وغیرہ بلدہ سے دہلی روانہ ہوے۔ ۲۰ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ م ۱۲ ڈسمبر ۱۹۱۱ء کو بتقریب دربار تاجپوشی ملک معظم نے آپ کو جی۔ سی۔ ایس۔ ائی کا خطاب عطا فرمایا۔ بعد ۲۹ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ کو آپ دہلی سے واپس بلدہ داخل ہوے۔ آخر ماہ ذیحجہ ۱۳۳۰ھ م اوائل ماہ ڈسمبر ۱۹۱۲ء میں ملک معظم نے آپ کو برٹش فوج کی کرنیلی کا اعزاز عطا فرمایا۔ آخر ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ میں آپ دکن ہارس (۲۰) کے آنرری کرنل نامزد کئے گئے۔ جنگی خدمات کے صلہ میں وسط ماہ صفر ۱۳۳۶ھ م ماہ ڈسمبر ۱۹۱۷ء میں گورنمنٹ آف انڈیا سے آپ کو "نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ اکزالیٹڈ آرڈر آف برٹش امپائر" کا خطاب ملا

۱۳۳۷ھ
جو موروثی رہے گا۔ برطانوی فوج میں آپ اعزازی جنرل قرار پائے۔ ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ میں جی۔ سی۔ بی۔ ای۔ کے کا تمغہ حاصل ہوا۔ اور "ہز اگزالٹیڈ ہائی نس" کا لقب موروثی طور پہ عطا ہوا۔

ـــ عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام حسب فرمان خسروی مرقومہ ۴ رجب ۱۳۳۵ھ کو ہوا۔

ـــ عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام بذریعہ چارٹر (منشور خسروی) غرہ ماہ محرم ۱۳۳۷ھ کو عمل میں آیا۔ (جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۲۷ف)۔

ـــ عدالت العالیہ کا دفتر جس عمارت میں ۱۲۸۱ھ سے کمان بادشاہی عاشور خانہ کے متصل تھا اوس کے ۳ آبان ۱۳۱۷ف کو طغیانی رود موسی کے باعث غرق آب ہونے سے دفتر مذکور وہاں سے نواب سر آسمانجاہ مرحوم کی ڈیوڑی میں منتقل کیا گیا جب ۱۳۲۰ف میں بلدہ میں پلیگ کا آغاز ہوا تو وہ دفتر باغ عامہ کے اڈریس ہال میں آیا لیکن وہ مقام غیر موزوں ہونے سے ۱۳۲۱ف میں وہاں سے لکڑ کوٹ علاقہ نواب سالار جنگ میں دفتر منتقل ہوا۔ اس کے بعد تعطیلات عشرہ شریف ۱۳۳۲ھ میں وہاں سے بھی نواب محبوب یار جنگ کے بنگلہ واقع سیف آباد میں منتقل کیا گیا۔ ایک عرصہ سے سرکار کا خیال تھا کہ ہائی کورٹ کے لئے ایک جدید عمارت تیار کرائی جائے۔ اس لئے جب اسد فتر کے لئے رود موسی کے کنارہ ایک جدید عظیم الشان سنگ بستہ عمارت تعمیر ہوگئی اور ۲۵ رجب ۱۳۳۸ھ کو اعلحضرت کے دست مبارک سے اوس کا افتتاح ہوا تو ۲۸ ماہ مذکور سے ہائی کورٹ کا دفتر اس میں منتقل ہوا۔

ـــ عدالت برہمنی۔ یہہ عدالت ۱۲۷۱ف میں قائم ہوئی تھی جسپر ایک ہندو جج مقرر تھا۔ چند دنوں کے بعد یہہ عدالت برخاست کردی گئی۔

ـــ عدالت بیرون بلدہ۔ یہہ دفتر حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی۔ ۱۳ خورداد ۱۲۸۲ف کو قائم ہوا۔ چونکہ اس کی ججی کی منصب پر جنرل کمپیل جو ایک معزز شخص تھے

مقرر کئے گئے اس لئے یہ عدالت کمیسل کورٹ کے لقب سے موسوم تھی۔ ۱۵؍ اردی بہشت ۱۳۰۵ف کو یہ عدالت برخاست کی گئی۔ اور بیرون بلدہ کے کل مقدمات معمولی عدالتوں میں رجوع ہونے لگے۔

عدالتی اختیارات۔ بغرض تحقیقات مجرمین یوروپین۔ نواب افضل الدولہ مغفرت مکان نے بتاریخ ۲۰؍ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ م ۱۰؍ جولائی ۱۸۶۱ء انریبل رزیڈنٹ کرنل ڈیوڈسن کو عطا فرمایا۔

عدالت دیوانی بزرگ۔ اس عدالت کو ۱۲۳۱ف میں نواب منیر الملک بہادر مدار المہام نے بلدہ میں قائم کیا تھا بعد میں وہ عدالت العالیہ میں ضم کی گئی۔

عدالت دیوانی خرد کا نام ۳؍ آذر ۱۳۰۱ف کو عدالت دیوانی بلدہ رکھا گیا اور خورد کا لفظ حذف کیا گیا۔

عدالت فوجداری۔ بعہد وزارت راجہ چندو لال ۱۲۴۷ف میں قائم ہوئی۔

عدالت (محکمہ) قضائے عروب ۲۸؍ آبان ۱۲۹۶ف کو تخفیف ہوا۔

عدالت کی معتمدی کا دفتر ۱۲۷۰ف میں قائم ہوا۔ صیغہ عدالت کے سوا صیغہ کوتوالی اور محبس بھی اس میں شامل تھے۔ لیکن ۱۲۹۲ف میں معتمدی سے صیغہ کوتوالی علیحدہ ہوکر ۲۷؍ امرداد ۱۲۹۳ف کو پھر اوس میں ضم کیا گیا۔ اور صیغہ تعلیمات و ٹپہ و رجسٹریشن و اسٹامپ و آثار قدیمہ بھی اسی معتمدی میں شامل ہوے۔

عدالت ہائے سرکار میں کل مراسلت اردو زبان میں کرنے کے نسبت ۷؍ اسفندار ۱۲۹۳ف کو حکم ہوا۔

عدالت ہائے علاقہ ہر سہ پائیگاہ و دیگر جاگیرات حسب فرمان متر شدہ ۱۷؍ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت و نگرانی میں کردئے گئے۔ (جریدہ ۱۶؍ تیر ۱۳۱۵ف جلد ۳۷)۔

ـــ عزت یار خاں (نواب محی الدولہ حکیم الحکما) نے ۱۲۳۹ھ میں چار مینار کے قریب چندکرنولی مہدوی پٹھانوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

ـــ عزیز الدولہ بخشی اول کا انتقال ۲۹ رجب ۱۲۹۰ھ کو ہوا۔ آپ علاقہ صرفخاص کے ناظم مخارج تھے۔

ـــ عزیز مرزا صاحب بی۔ اے (مولوی) ۲۵ اسفندار ۱۳۰۱ف کو معتمد عدالت وکوتوالی کی مددگاری پر اور ۲۹ مہر ۱۳۰۶ف کو معتمدی عدالت وکوتوالی کے خدمت پر مقرر ہوے اور ۲۲ آبان ۱۳۱۰ف تک اوس کو انجام دیتے رہے۔ بعد میں آپ کا تقرر تعلقداری بیڑ پر ہوا۔ اوس کے بعد آپ مجلس عدالت العالیہ کے رکن بنائے گئے۔ من بعد ۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۶ف کو پھر خدمت معتمدی عدالت وکوتوالی پر ممتاز ہوے۔ ۲۵ رمضان ۱۳۲۷ھ کو آپ خارج البلد کئے گئے اور ۷ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو بمقام لکھنو آپ کا انتقال ہوا۔

ـــ عسکر جنگ مشیر الملک کا انتقال ۹ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ کو ہوا۔

ـــ عشرہ شریف محرم ۱۳۲۵ھ بوجہہ اختلاف تاریخ ازروئے رویت ہلالی بجائے دس روز کے نو روز کا ہوا۔

ـــ عطیات (سررشتہ) اس نام کا ایک جدید صیغہ حسب فرمان خسروی مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۳۹ھ کو قائم ہوا۔

ـــ عظم الدین مالک و ایڈیٹر اخبار مظلوم دکن۔ ۲۳ شوال ۱۳۱۵ھ کو خارج البلد کئے گئے۔

ـــ عظمت جنگ اول (نواب) ۲۰ رمضان ۱۲۷۵ھ کو خارج البلد اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس طلب کئے گئے۔ ۹ جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ـــ علاوالدین باغی۔ ۴ ذیقعدہ ۱۲۲۵ھ کو منگل پلی میں گرفتار ہوا۔

ٮ علاؤالدین نے ۶۹۴ھ میں دکن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

ٮ علی امام صاحب (نواب سرسید) صدر اعظم باب حکومت ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ م ۲۰ اگست ۱۹۱۹ء کو آپ بہ تعلق ملازمت بلدۂ تشریف لائے۔ ۱۱ مہر ۱۳۲۸ف سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ علاوہ دیگر اخراجات کے آپ کی ذاتی تنخواہ ماہانہ سات ہزار سکہ کلدار مقرر ہوئی۔ بوقت قیام باب حکومت بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۱۶ دے ۱۳۲۹ف سے آپ اس کے صدر اعظم قرار پائے۔ ۱۹ آذر ۱۳۳۰ف کو بغرض شرکت لیگ آف نیشن بلدہ سے راہی یورپ ہو کر ۲۸ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو بلدہ واپس داخل ہوئے۔ اعلیحضرت قدر قدرت نے اپنی سالگرہ مبارک کی تقریب میں بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۸ فروردی ۱۳۳۰ف آپ کو موید الملک بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔

ٮ علی بن عبد اللہ۔ مہتمم نسل چوپایہ علاقہ سرکار عالی نے ۲ شوال ۱۳۱۹ھ کو بمقام سنگا ریڈی انتقال کیا۔

ٮ علی رضا خاں صاحب (مولوی)۔ ۲۵ مہر ۱۲۸۵ف کو سرکار عالی کی ملازمت میں داخل اور ۲۲ مہر ۱۲۹۶ف کو مجلس عالیہ عدالت کی رکنیت پر مقرر ہوئے۔ ۶ شعبان ۱۳۱۱ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ٮ عماد جنگ اول (مولوی محمد صدیق صاحب)۔ آپ ۱۹ شہر یور ۱۲۷۲ف کو سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ بتدریج ترقی کرتے ہوئے صیغہ عدالت میں مجلس عدالت العالیہ کے رکن بنے۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی و بہادری کا اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۷ فروردی ۱۲۹۳ف کو معتمدی عدالت و کوتوالی پر منصرم اور ۲۷ امرداد ۱۲۹۵ف کو مستقل کئے گئے۔ ۱۲ دے ۱۲۹۹ف کو بہ اضافہ پانسو روپیہ ماہوار مجلس عدالت العالیہ کی میر مجلسی پر تقرر ہوا۔ جب نواب فتح نواز جنگ بجرم گستاخی معطل

کئے گئے تو ۸ آذر ۱۳۰۲ ف کو خدمت معتمدی عدالت و کوتوالی کا جائزہ آپ کو دلا دیا گیا
۸ آذر ۱۳۰۴ ف کو آپ کا تبادلہ معتمدی عدالت سے گلبرگہ کی صوبہ داری پر ہوا۔ ۲۰
امرداد ۱۳۰۶ ف کو پھر خدمت معتمدی عدالت و کوتوالی پر مامور کئے گئے۔ بعد علٰحدگی
مولوی سید علی حسن صاحب مرحوم ۵ آبان ۱۳۰۶ ف کو آپ معتمد فنانس بنائے گئے
۲۴ دے ۱۳۱۱ ف کو معتمدی فنانس کا جائزہ مسٹر جارج کیسن واکر کو دیکر اُس کے دوسرے
روز پھر آپ معتمدی عدالت و کوتوالی کی خدمت پر عود کئے۔ ۳۰ مہر ۱۳۱۳ ف تک اس
خدمت پر کارگذار رہکر ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ھ کو انتقال کر گئے۔
عماد جنگ ثانی ۔ (ابو الحامد رضی الدین محمد)۔ آپ مولوی محمد صدیق صاحب
نواب عماد جنگ مرحوم کے فرزند تھے۔ ۱۹ ذیحجہ ۱۲۹۳ ھ کو پیدا ہوئے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۳ ھ
کو بتقریب دربار چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری اور عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا
۲۸ فروردی ۱۳۱۰ ف کو آپ سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے اور متعدد خدمات
بلدہ و اضلاع میں انجام دینے کے بعد ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۰ ھ کو خدمت کوتوالی بلدہ سے
سرفراز کئے گئے۔ یکم رجب ۱۳۳۸ ھ کو مرض طاعون سے بلدہ میں آپکا انتقال ہوا۔
عمدۃ الملک ۔ ملاحظہ ہو (رفیع الدینخاں)۔
عمدہ ساگر جس کو آسمان ساگر بھی کہتے ہیں۔ ۱۳۰۰ ھ میں نواب سر آسمانجاہ بہادر نے
بہ صرف دو لاکھ روپے تیار کرایا۔ اس تالاب کا پانی شاہ علی بنڈے کے نلوں میں آتا ہے۔
عمر بن عیوض ۔ جانباز جنگ شمشیر الدولہ جمعدار عروب نے ماہ ذیحجہ ۱۲۸۱ ھ
میں بلدہ میں ہنگامہ و فساد کیا تھا۔ آپ کا انتقال ۵ صفر ۱۲۸۲ ھ کو ہوا آپ عروب
علاقہ دیوانی کے بہت بڑے جمعدار تھے۔
عہد نامجات ۔ سرکار دولتمدار (گورنمنٹ نظام) سرکار عظمت مدار (برٹش گورنمنٹ)
اور مرہٹوں کے مابین حسب ذیل عہد نامجات ہوئے۔

(۱) - ۲۲ر شوال ۱۱۵۰ھ م ۱۱ر فبروری ۱۷۳۸ء کو نواب نظام الملک مرحوم نے بمقام دروی سرا عہدنامہ پر دستخط فرما کر علاقہ مالوا اور چنبل اور نربدا کے درمیانی علاقہ جات مرہٹوں کے حوالہ کئے۔

(۲) - ۱۱۵۲ھ م ۱۷۳۹ء میں نواب ناصر جنگ مرحوم اور مرہٹوں کے مابین بمقام منگی پٹن عہدنامہ مکمل ہوا۔

(۳) - ۱۱۷۱ھ م ۱۷۵۸ء میں نواب صلابت جنگ اور ایسٹ انڈیا کمپنی میں عہدنامہ ہوا اور کرنل فورڈ کے ماتحت فوج نے ناردرن (شمالی) سرکار کے علاقہ سے فرنچ لوگونکو خارج کردیا۔

(۴) - (۱) ۱۶ر رمضان ۱۱۷۲ھ م ۱۴ر مئے ۱۷۵۹ء نواب صلابت جنگ کے حضور میں کرنل فورڈ کی درخواست ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے پیش ہوئے کہ فرانسیسی فوج کو اپنے علاقہ سے نکال دیا جائے اور جس طرح فرانسیسیوں کو علاقہ جات کی سند عطا ہوئی ہے انگریزوں کو عطا کی جائے۔

(۵) - ۱۱۷۶ھ و ربیع الاول ۱۱۷۷ھ م ۱۷۶۲ء و اکٹوبر ۱۷۶۳ء میں نواب میر نظام علیخاں غفران ماب اور مرہٹوں میں عہدنامجات ہوے۔

(۶) - ۱۱۷۹ھ م ۱۷۶۵ء میں نواب میر نظام علیخان غفران ماب اور پیشواؤں میں خفیہ طور پر عہدنامہ ہوا۔

(۷) - (۲) ۹ر جمادی الثانی ۱۱۸۰ھ م ۱۲ر نومبر ۱۷۶۶ء کو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی سے (۱۴) شرائط کے ساتھ جو باہمی دوستی اور علاقہ جات سکاکول وغیرہ کے معاوضہ میں فوج مستعد رکھنے اور عدم ضرورت فوج کی صورت میں نقد روپیہ ادا کرنے کے متعلق عہدنامہ ہوا۔

(۸) - (۳) ۲۲ر شوال ۱۱۸۱ھ م ۲۶ر فبروری ۱۷۶۸ء کو مابین نواب کرناٹک و ایسٹ انڈیا

کمپنی کے دوامی اتحاد و دوستی کے متعلق (۱۲) شرائط کے ساتھ عہدنامہ ہوا۔
(۹)۔ (۴) ۱۲ محرم ۱۱۹۳ھ م ۲۷ اپریل ۱۷۷۹ء کو (۶) شرائط کے ساتھ جو فوجی معاملات کے متعلق ہیں قلعہ کنڈا پہ انگریزی فوج کی نگرانی میں رہنا قرار پاکر محمد شریف خاں کی مہر سے عہدنامہ مرتب ہوا۔
(۱۰)۔ (۶) ۱۵ شوال ۱۲۰۳ھ م ۷ جولائی ۱۷۸۹ء کو ارل آف کارنوالیس نے نواب میر نظام علیخان بہادر کے نام عہدناموں کی پابندی کے لئے خط لکھا۔
(۱۱)۔ (۷) ۲۰ شوال ۱۲۰۴ھ م ۲۹ جولائی ۱۷۹۰ء کو (۱۱) شرائط کے ساتھ دربارہ قیام اتحاد مابین سرکار عالی و ایسٹ انڈیا کمپنی و پیشوا کے عہدنامہ مرتب ہوا۔
(۱۲)۔ ۱۲۰۸ھ م ۱۷۹۳ء میں بمقام کھرڑا دربارہ قیام امن و دوستی مابین سرکار عالی و مرہٹہ عہدنامہ ہوا۔
(۱۳)۔ (۸) ۱۹ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ م یکم ستمبر ۱۷۹۸ء کو ملک سرکار عالی سے فرنچونکو خارج کرنے کے لئے سرکار عالی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ عہدنامہ ہوا۔
(۱۴)۔ (۹) ۱۷ محرم ۱۲۱۴ھ م ۲۲ جون ۱۷۹۹ء کو سرکار عالی اور ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا کے مابین عہدنامہ ہوا اسکی غرض یہہ تھی کہ علاقہ جات ٹیپو سلطان کا انتظام کیا جائے
(۱۵)۔ (۱۰) ۲۲ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ م ۱۲ اکٹوبر ۱۸۰۰ء کو (۲۰) شرائط کے ساتھ مابین سرکار عالی و ایسٹ انڈیا کمپنی دربارہ اتحاد و حفاظت باہمی عہدنامہ ہوا۔ اسی سنہ و تاریخ میں ایک اور خفیہ عہدنامہ ہوا جس میں پیشوا راو پنڈت پردہان اور راجہ راگھوجی بھونسلہ پر اس عہدنامہ سے مستفید ہونے کے لئے بعض قیود اور شرائط عائد کئے گئے تھے۔
(۱۶)۔ (۱۱) ۱۸ ذیحجہ ۱۲۱۶ھ م ۱۲ اپریل ۱۸۰۲ء کو سرکار عالی اور ایسٹ انڈیا کمپنی میں (۱۲) شرائط کے ساتھ دربارہ بہتری و حفاظت تجارت عہدنامہ ہوا۔

(۱۷)۔ (۱۲) ۷ ا ہ جمادی الثانی ۱۲۱۸ھ م ۷ راگست ۱۸۰۳ء کو مابین نواب سکندر جاہ مغفرت منزل اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد نامہ ہوا جس کی رو سے عہد نامجات سابق برقرار رہے۔
(۱۸)۔ (۱۳) ۷ محرم ۱۲۱۹ھ م ۲۸ ر اپریل ۱۸۰۴ء یہ عہد نامہ ہندوستان و دکن میں قیام امن اور درباب ثبوت دوستی آٹھ شرائط کے ساتھ ہوا۔
(۱۹)۔ (۱۴) ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ م ۱۲ ڈسمبر ۱۸۲۲ء (۱۱) شرایط پر عہد نامہ ہوا۔ جس کی رو سے پیشوا۔ راجہ ناگپور اور مہاراجہ ہولکر کے بعض اضلاع جس میں عنبڑ اور ایلورہ بھی شامل تھے دوامی طور پر ریاست حیدرآباد میں شامل ہوئے اور ان کے معاوضہ میں اضلاع ریاست حیدرآباد دوامی طور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے قلمرو میں شامل ہو گئے۔
(۲۰)۔ (۱۵) ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۴۷ھ م ۲۰ ستمبر ۱۸۳۱ء یہ عہد نامہ مابین نواب ناصر الدولہ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے دربارہ قیام توثیق عہد نامجات سابق ہوا۔
(۲۱)۔ (۱۶) ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ھ م ۲۱ مئی ۱۸۵۳ء مابین نواب ناصر الدولہ غفران منزل و ایسٹ انڈیا کمپنی دربارہ تنخواہ وغیرہ فوج کنٹیجنٹ و حوالگی ملک برار و پائین گھاٹ و رایچور دواب شولاپور و احمد نگر کے بہ شرائط (۹) عہد نامہ ہوا۔
(۲۲)۔ ۱۰ رمضان ۱۲۶۹ھ م ۱۸ جون ۱۸۵۳ء کو نواب ناصر الدولہ غفران منزل نے عہد نامہ مرتبہ ۲۱ مئی ۱۸۵۳ء کو مستحکم فرمایا۔
(۲۳)۔ (۱۷) ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ م ۲۶ ڈسمبر ۱۸۶۰ء کو نواب افضل الدولہ مرحوم نے بہ شرائط (۱۰) برٹش گورنمنٹ کے ساتھ عہد نامہ مرتب فرمایا جس میں سابقہ عہد نامجات میں کچھ ترمیم ہوئی اور اضلاع شولاپور و رایچور دواب وغیرہ سرکار نظام کو مسترد کئے گئے اور اضلاع بھدراچلم دراگھاپلی وغیرہ برٹش گورنمنٹ کو حوالہ کئے گئے۔
(۲۴)۔ ۳۰ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ م ۱۰ جولائی ۱۸۶۱ء کو سرکار عالی سے انگریزون کو سند دیگئی کہ

کسی یوروپین اور ملکی اشخاص میں نزاع واقع ہو تو اوس کے تصفیہ اور مجرم کو سزا دینے کی رزیڈنٹ حیدرآباد یا جس کو وہ اختیارات عطا کریں مجاز ہیں۔

(۲۵)۔ ۱۱؍ مارچ ۱۸۶۲ء کو ملکہ معظمہ نے بذریعہ سند اطمینان دلایا کہ اولاد صلبی کے عدم موجودگی میں اوس شخص کو ریاست کی حکمرانی سپرد ہوگی جو شرع محمدی کی رو سے جائز وارث ہو اور تاج شاہی کے ساتھ نمک حلال رہے۔

(۲۶)۔ ۱۲۸۳ھ م ۱۸۶۷ء میں مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار دربارہ تحویل ملزمین عہدنامہ ہوا ضمیمہ عہدنامہ ۱۸۸۷ء قانون حوالگی ملزمان ایکٹ نمبر ۱۵ مجریہ ہند۔ ۲۷؍ جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ کو عہدنامہ تحویل آسامیان ہوا سابقہ عہدنامجات برقرار رہے۔

(۲۷)۔ ۱۵؍ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ م ۲۸؍ فبروری ۱۸۶۹ء کو بعہد ساندرسن رزیڈنٹ و سالارجنگ اول حضرت غفران مکان کی مسند نشینی کے بارہ میں برٹش انڈیا سے معاہدہ ہوا

(۲۸)۔ ۱۲؍ صفر ۱۲۸۷ھ م ۱۹؍ مئے ۱۸۷۰ء گلبرگہ سے حیدرآباد تک جی آئی پی ریلوی لین کی تعمیر کے متعلق برٹش گورنمنٹ اور حضور نظام کے درمیان (۲۱) شرائط کے ساتھ معاہدہ ہوا۔

(۲۹)۔ عہدنامہ ۸؍ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ م ۱۳؍ اگسٹ ۱۸۷۲ء کی رو سے ریاست گوالیار کے بعض مواضع ریاست نظام میں دوامی طور پر شامل ہوے اور اس ریاست کے بعض مواضع دوامی طور پر علاقہ انگریزی میں منتقل ہوے۔

(۳۰)۔ ۶؍ شوال ۱۲۹۹ھ ۲۱؍ اگسٹ ۱۸۸۲ء کو سرکارین کے درمیان تبادلہ خطوط کے متعلق بعہد وزارت سالارجنگ اول عہدنامہ ہوا۔

(۳۱)۔ ۲۷؍ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ م ۲۹؍ اکٹوبر ۱۸۸۳ء کو محصولات افیون کے قرارداد کے بارہ میں برٹش گورنمنٹ اور حضور نظام کے مابین عہدنامہ ہوا۔

(۳۲)۔ ۲۶؍ صفر ۱۳۰۱ھ م ۲۷؍ ڈسمبر ۱۸۸۳ء کو نظامس گیارنیٹڈ اسٹیٹ ریلوی کمپنی اور

حضور نظام میں (۴۸) شرائط کے ساتھ عہدنامہ ہوا۔
(۳۳)۔ ۱۰ شعبان ۱۳۰۲ھ م ۲۶ مئی ۱۸۸۵ء کو برٹش گورنمنٹ اور حضور نظام کے درمیان واڑی اور سکندرآباد کے درمیان کی ریلوے۔ این جی۔ یس آر۔ ریلوے کمپنی کی حوالگی اور بعض شرائط مندرجہ عہدنامہ ۱۸۸۳ء کی تکمیل کی نسبت عہدنامہ ہوا۔
(۳۴)۔ یکم ربیع الاول ۱۳۱۱ھ م ۱۲ ستمبر ۱۸۹۳ء کو فیمابین سرکار عالی و مائننگ کمپنی دربارہ پٹہ معدن رائچور دوابہ عہدنامہ ہوا۔
(۳۵)۔ ۲۹ رجب ۱۳۱۶ھ م ۶ مارچ ۱۸۹۷ء مابین سرکار عالی و کمپنی دربارہ تعمیر گوداوری ویالے ریلوے عہدنامہ ہوا۔
(۳۶)۔ غرہ رمضان ۱۳۱۸ھ م ۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء کو حضور نظام اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مابین ایک عہدنامہ ہوا جس میں امپیریل سرویس ٹروپس بیرون ملک سرکار عالی فوجی ضروریات سے جانے کی صورت میں اون پر برٹش فوجی شرایط و قواعد عائد ہونے کی نسبت بعض امور طے ہوے۔
(۳۷)۔ ۳ شعبان ۱۳۲۰ھ م ۵ نومبر ۱۹۰۲ء کو بعہد حضرت غفران مکان و وزارت مہاراجہ یمین السلطنة سرکشن پرشاد و رزیڈنٹ کرنل بار دربارہ بجیت ملک برار و پٹہ دوامی برار برقم ۲۵ لاکھ سالانہ عہدنامہ ہوکر ملک برار حوالہ گورنمنٹ برطانیہ ہوا اور سوائے چھاونی اورنگ آباد و الوال کے بقیہ چھاونیاں برخاست ہوے۔ یہہ ملک برار حسب عہدنامہ ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ھ م ۲۱ مئی ۱۸۵۳ء اخراجات فوج کنٹیجنٹ کے لئے بزمانہ نواب ناصرالدولہ غفران منزل و وزارت سراج الملک و رزیڈنٹ کرنل لو ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ ہوا تھا۔
۳۔ عیدگاہ۔ قدیم عیدگاہ کی تعمیر بعہد سلطان محمد قطب شاہ (تاریخ جلوس ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ۔ وفات ۱۳ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ) ہوئی تھی۔ اور جدید عیدگاہ کی

بنیاد نواب سید ابوالقاسم میر عالم مدار المہام نے تالاب میر عالم کے ساتھ ۱۲۲۱ھ میں ڈالی تھی

ردیف (غ)

س۔ غازی الدین خان فیروز جنگ۔ کا انتقال ۷۔ ذیحجہ ۱۱۶۵ھ کو ہوا۔ آپ نواب نظام الملک آصف جاہ مغفرت مآب کے صاحبزادہ تھے۔

س۔ غالب جنگ جمعدار عرب علاقہ دیوانی کا انتقال ۷۔ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ کو ہوا۔ آپ کے آوردہ میں بارہ ۱۲ ہزار عرب اور ڈیڑھ ہزار سوار تھے۔

س۔ غرق آبی۔ ۹۔ جمادی الاول ۱۳۰۰ھ م ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۳ء کو قوم کومٹی کے (۶۲) آدمی جس میں مرد اور عورت شامل تھے۔ تین کشتیوں میں سوار ہو کر سکندر آباد کے تالاب میں پوجا کی غرض سے جا رہے تھے۔ تینوں کشتیاں تالاب میں غرق ہوگئیں اور جتنے لوگ اس میں سوار تھے وہ سب کے سب ڈوب گئے۔

س۔ غلام مصطفے خاں ناغڑ۔ تعلقدار علاقہ پائیگاہ کا انتقال ۲۔ ربیع الاول ۱۲۶۱ھ کو ہوا۔

س۔ غلام یٰسین خاں۔ جمعدار علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی کا انتقال ۱۶۔ رمضان ۱۲۹۵ھ کو ہوا۔ انکی دیوڑی شاہ علی بنڈے پر مقبرہ مولوی محمد زماں خانصاحب شہید کے روبرو واقع ہے۔

ردیف (ف)

س۔ فتح میدان اور اوس کا گھنٹہ گھر (کلاک ٹاور)۔ اس کو فتح میدان کہنے کی وجہ یہہ ہے کہ عالمگیر اورنگ زیب نے جنگ تانا شاہ کو اسی مقام پر فتح کیا تھا لہذا اوسی تاریخ سے اس کا یہہ نام قرار پایا۔ بعہد نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام اوسکو

درست کرایا گیا اور ۱۷ رجب ۱۲۷۶ھ سے وہاں فوجی قواعد وغیرہ ہونے لگی۔ اس کی صفائی اور درستی مختلف افسروں کے زمانہ میں ہوتی رہی۔ ۱۳۱۶ھ میں دیوان بہادر رام گوپال سیٹھ نے اپنے ذاتی صرفہ سے ایک مکان تعمیر کرادیا جو پولین کے نام سے مشہور ہے ۱۳۲۲ھ میں نواب ظفر جنگ شمس الملک معین المہام فوج نے اپنے ذاتی صرفہ سے گھنٹہ گھر تیار کرادیا۔

— فتح نواز جنگ (مولوی مہدی حسن صاحب)۔ ۱۶ آبان ۱۲۸۳ف کو آپ ملازمت سرکار عالی میں داخل ہو کر بعد میں ۱۹ خورداد ۱۲۹۲ف کو ناظم دیوانی خرد مقرر ہوئے بعد ۱۹ اسفندار ۱۲۹۳ف کو تعلقداری اطراف بلدہ پر مامور ہوئے۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی بہادری اور فتح نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۷ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو عدالت العالیہ کے میر مجلس ہوئے جس کو ۱۱ دے ۱۲۹۹ف تک انجام دیتے رہے۔ ۳۲ خورداد ۱۲۹۷ف کو عہدہ دایرکٹری و معدنیات ہنگامی طور پر دیکھی۔ ۱۵ دے ۱۲۹۹ف کو معتمد ہو سکرٹری بنائے گئے۔ مسٹر ترا اخبار نویس نے نواب صاحب موصوف کے خلاف ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا عنوان (ایک شرمناک سوشیل معاملہ میں حیدرآباد کی لیڈیوں کی خدمت میں اپیل) تھا اس کے متعلق نواب صاحب ممدوح نے رزیڈنسی کورٹ میں مسٹر ترا کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ ۲۲ ذیحجہ ۱۳۰۹ھ کو حضرت غفران مکان نے حکم دیا کہ الزامات مندرجہ پمفلٹ کی نسبت جو کچھ تردید موجود ہو پیش کریں مگر نواب ممدوح نے ۷ صفر ۱۳۱۰ھ کو گستاخانہ اور شوخی آمیز جواب پیش کیا تھا۔ لہذا بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵ آذر ۱۳۰۲ف بہ علت عدول حکمی معطل کئے گئے۔ رزیڈنسی کورٹ سے ۱۹ اپریل ۱۸۹۳ء کو مقدمہ جو رسڈکشن کی بحث پر خارج ہوا۔ اس کے بعد فتح نواز جنگ اپنے وطن چلے گئے اور چند سال کے بعد وہیں انتقال کیا۔

ـــ فخر الدینخاں امیر کبیر اول (نواب)۔ ۱۵ رمضان ۱۱۹۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۲۱۵ھ میں آپ کا عقد بشیر النساء بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب نظام علیخاں غفران منزل) سے ہوا۔ حضرت نواب آصف جاہ مغفرت ماب کی پیشگاہ سے آپ کو خطاب اور دیگر اعزازی لوازمات سرفراز کئے گئے۔ بتاریخ ۴ ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ آپ کو خدمت مدار المہامی عطا کی گئی اور ۱۰ رمضان ۱۲۶۵ھ کو مستعفی ہوئے۔ آپ کا انتقال ۱۹ شوال ۱۲۷۹ھ کو ہوا اور خاندانی مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب میں دفن کئے گئے۔

ـــ فخریہ (مدرسہ) یا شمس الامرائی مدرسہ ۱۲۵۸ھ میں نواب شمس الامرا نے اپنے دیوڑی میں قائم کیا۔

ـــ فدا حسین خانصاحب (مولوی)۔ ۱۲۸۵ھ میں آپ میر مجلس عدالت العالیہ رہے اور ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو بلدہ میں انتقال کیا۔

ـــ فرنچ لوگوں کو ۱۱۷۱ھ م ۱۷۵۷ء میں کرنل فورڈ کے ماتحتین نے شمالی سرکار کے حدود میں سے خارج کر دیا اور اس معاملہ میں نواب صلابت جنگ اور انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ایک عہد نامہ بھی ہوا۔ نواب میر نظام علیخاں غفران ماب اور انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی میں ۱۹ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ م یکم سٹمبر ۱۷۹۸ء کو اسی بارے میں عہد نامہ ہوا۔ اسی مہینے میں فرنچ فوج سے ہتیار لے لئے گئے اور حیدرآباد سے خارج بھی کر دے گئے۔

ـــ فریدوں جاہ میر سجان علیخاں (نواب)۔ کا انتقال ماہ ربیع الاول ۱۲۲۰ھ میں ہوا۔ آپ نواب میر نظام علیخان بہادر غفران منزل کے صاحبزادے تھے۔

ـــ فساد اور لوٹ مار۔ پنڈارون نے ۱۲۲۹ھ میں تمام مملکت دکن میں شروع کر دی۔ ان کے خوف سے دیہات کے مستورات کویں میں گر کر جان دیں بعد سرکار نے خاطر خواہ اون کا انتظام کیا۔

ــ **فساد مابین عروب و افغانان**۔ ۱۸ ماہ محرم ۱۲۵۲ھ کو حسین نواز جنگ کے مکان پر ہوا اور اوس کا اثر تمام شہر میں پھیل گیا جس سے بہت لوگ مارے گئے۔ افغانان کو شہر بدر کیا گیا۔

ــ **فساد جوانان یار** نے دربارہ عدم وصول تنخواہ ۱۸ ماہ جمادی الاول ۱۲۶۳ھ کو نواب سراج الملک مدار المہام کی دیوڑی پر فساد کیا۔ اس کے انتظام کی غرض سے حسب الطلب انگریزی فوج دہلی دروازہ تک آچکی تھی۔

ــ **فساد اور ہنگامہ** عمر بن عوض جمعدار عروب نے ماہ ذیحجہ ۱۲۸۱ھ میں بلدہ میں کیا۔

ــ **فساد فیما بین اہل ہنود و اہل اسلام**۔ ۱ ماہ رمضان ۱۲۹۷ھ کو بمقام گلبرگہ ہوا۔

ــ **فصلی سنہ**۔ عہد اکبر سے فصلی سال کا آغاز ماہ مہر سے اور اختتام سال ماہ شہریور پر ہوا کرتا تھا۔ ۱۲۷۱ف میں نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے سال کا پہلا مہینہ ماہ تیر اور آخر مہینہ ماہ خورداد قرار دیا چنانچہ ۱۲۷۲ف میں اس طرح عمل رہا ہے لیکن سال ۱۲۷۴ف ماہ تیر کو مکرر کرنے کی وجہ سے (۱۳) ماہ کا سال قرار پایا ۱۲۷۵ف میں سال کا آغاز ماہ امرداد اور اختتام ماہ تیر مقرر کیا گیا اس طرح ۱۲۷۷ف میں بھی دو ماہ یعنی امرداد و شہریور مکرر کرکے (۱۴) مہینے کا سال کیا گیا اور آغاز سال ماہ مہر سے اور اختتام سال ماہ شہریور قرار دیا گیا۔ ۱۲۹۳ف میں بعہد وزارت نواب سالار جنگ ثانی ماہ مہر و آبان دو مہینے زاید کرکے ۱۲۹۳ف (۱۴) ماہ کا قرار دیا گیا اور ۱۲۹۴ف کا آغاز ماہ آذر اور اختتام ماہ آبان قرار پایا۔ لیکن ۱۳۱۶ف میں سال کے مقررہ دنوں میں تغیر و تبدل کرکے وہ سال سال کبیسہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

ــ **فلک نما**۔ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ نے ۱۱ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو اس عمارت کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا اور ۱۳۰۹ھ میں اس کی تعمیر ختم ہوئی۔ اس کی تعمیر اور آراستگی میں چالیس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ بعد حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران مکان

سے نے ۱۰ ؍ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ کو یہہ عمارت بیس۲۰ لاکھ روپیہ میں خرید فرمائی چنانچہ حضرت غفران مکان اپنے آخر زمانہ زندگی میں وہیں فروکش رہا کرتے تھے اور اسی قصر میں رحلت فرمائے اوسوقت سے یہہ شاہی مہمان خانہ ہے۔

فنانس۔ یہہ جدید محکمہ (دفتر معتمد پولٹیکل فنانس) حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ ؍ بہمن ۱۲۹۴ف قائم ہوا تھا۔ بعدمیں حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸ ؍ اسفندار ۱۳۰۲ف صیغہ پولٹیکل دفتر فنانس سے علیحدہ کردیا گیا۔ اس کے پہلے معتمد نواب مہدی علیخاں محسن الملک تھے اور پہلے معین المہام نواب منیر الملک جو بتاریخ ۱۵ ؍ خورداد ۱۲۹۴ف ہوکرتاحیات اُس پر قائم رہے۔ ۱۳۰۳ف میں حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵ ؍ بہمن ۱۳۰۳ف معتمدی مال کا کام بھی معتمد فنانس سے متعلق کیا گیا تھا مگر بتاریخ ۷ ؍ اردی بہشت ۱۳۰۵ف صیغہ مال معتمد فنانس سے علیحدہ کیا گیا۔ مسٹر کیاسن ڈالکر کا تقرر معتمدی فنانس پر ۲۴ ؍ دے ۱۳۱۱ف کو ہوا بعدمیں ۱۲ ؍ تیر ۱۳۱۱ف کو آپ معین المہام فنانس کئے گئے۔ صاحب موصوف نے ۲۵ ؍ امرداد ۱۳۲۰ف کو اپنی خدمت کا جائزہ مسٹر گلانسی کو دیا (جو اسسٹنٹ رزیڈنٹ حیدرآباد تھے) اور ولایت چلے گئے۔ ۹ ؍ خورداد ۱۳۲۸ف کو جب مسٹر گلانسی بحصول رخصت چند ماہ ولایت گئے اوسوقت صاحب ممدوح نے اپنی خدمت کا جائزہ مولوی فخر الدین احمد صاحب معتمد کو دیا۔ تاوابسی مسٹر گلانسی معتمدی کا کام مولوی فخر الدین صاحب اور صدر المہامی[1] فنانس کے فرائض نواب امین جنگ بہادر صدر المہام پیشی (علاوہ اپنے کام کے) انجام دیتے رہے۔ مسٹر گلانسی نے صدر المہامی فنانس کا جائزہ ۲۹ ؍ امرداد ۱۳۳۰ف کو مسٹر حیدری معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ کو دیا۔

[1] (قیام باب حکومت سے سابقہ معین المہامی کا لقب صدر المہامی سے بدلدیا گیا تھا)

— فوج ۔ معتمد فوج کا دفتر ۱۲۷۰ھ میں قائم ہوا۔ حسب جریدہ مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف معتمدی فوج بیقاعدہ کا دفتر معتمدی فوج باقاعدہ میں ضم ہوا۔ ۱۲ آذر ۱۲۹۵ف کو دفتر باقاعدہ بیقاعدہ سے علحدہ ہوا اور پھر ۲۲ اسفندار ۱۳۰۱ف کو بیقاعدہ میں ضم ہوا اس کے بعد فوج باقاعدہ کے دفتر کا تعلق ۲۶ آبان ۱۳۰۳ف کو پرائیوٹ سکریٹری سرکار عالی سے ہوا۔ اوسوقت فوج باقاعدہ کی کارروائی معین المہام فوج کے ملاحظہ میں پیش نہیں ہوتی تھی ۔ اوس کے بعد ۲ آذر ۱۳۰۸ف کو حسب سابق یہ دفتر وزیر افواج کے تحت میں ہوا ۔

— فیض محمد خاں (خان بہادر) صدر بخشی و تعلقدار پائیگاہ۔ ۴ جمادی الثانی ۱۲۳۰ھ کو تولد ۱۲۷۰ھ میں ملازمت علاقہ پائیگاہ میں داخل ہوے ۔ ۳ شوال ۱۲۸۸ھ کو خدمت بخشی گری فوج سے سرفراز ہوے ۔ اور ۱۳ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو بلدہ میں انتقال کئے

— فیلان سواری ۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۲ آبان ۱۳۲۴ف سوائے پانچویں محرم بغرض لنگر شاہی و بروز شہادت سواری علم بی بی ہاتھیوں کو بلدہ میں لانیکی ممانعت کی گئی۔ اور فیل خانہ سے آصف نگر میں منتقل کئے گئے ۔

— فیملی پنشن فنڈ ۔ یعنی وظائف پسماندگان ملازم سرکار عالی حسب اعلان محکمہ فنانس مورخہ ۱۵ اردی بہشت ۱۳۱۶ف میں قائم ہوا۔ بعد میں فیملی پنشن فنڈ کو "حیدرآباد لایف انشورنس اینڈ پراویڈنٹ فنڈ" کے نام سے بدلدیا گیا۔ (جریدہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۱۶ف) ۔

ردیف (ق)

— قادر الدولہ کلیم اللہ خاں ۔ آپ کو بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری ۔ قادر جنگ کا اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب

دربار سالگرہ مبارک قادر الدولہ کا اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک قادر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۹ رمضان ۱۳۰۳ھ کو مہتمم تقسیم محلات مبارک مقرر ہوے اور ۱۶ شعبان ۱۳۱۸ھ کو خدمت مذکور سے سبکدوش کئے گئے۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو مرض سرطان سے آپ کا انتقال ہوا۔

- **قاسم صاحب کا کارخانہ**۔ جو بارا گلی میں واقع ہے جس میں بنا دلق اور اوس کے پھول وغیرہ تیار ہوتے تھے ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۱ھ میں قائم ہوا تھا۔

- **قحط**۔ ۷۹۹ھ سے ۱۳۳۹ھ تک جن جن سنون میں ملک سرکار عالی اور دکن میں قحط پڑا اس کی سنہ واری تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱۔ ۷۹۹ھ میں۔ یہہ قحط درگا دیوی کے نام سے مشہور ہے۔

۲۔ ۹۴۰ و ۱۰۳۹ھ میں۔ اس کا سلسلہ ۱۰۴۲ھ تک جاری رہا۔

۳۔ ۱۰۷۰ھ میں۔ اس کا باعث جنگ تھا۔ اس سنہ میں سلطان عبداللہ قطب شاہ کی حکومت تھی۔

۴۔ ۱۰۹۷ھ میں۔ اس کا باعث بھی جنگ ہی تھا۔ سلطان ابوالحسن تانا شاہ اس سنہ میں حکمران تھے۔

۵۔ ۱۲۰۲ھ میں۔ بعہد نواب نظام علیخاں غفران منزل۔ یہہ قحط کثرت باران کی وجہہ سے پڑا۔

۶۔ ۱۲۰۵ھ لغایۃ ۱۲۰۷ھ تک۔ بعہد نواب نظام علیخان غفران منزل۔ اس قحط میں گرانی اسقدر بڑہ گئی تھی کہ روپیہ کو ایک سیر جوار فروخت ہوتی تھی۔

۷۔ ۱۲۱۹ھ میں۔ بعہد نواب سکندرجاہ مغفرت منزل۔

۸۔ ۱۲۲۹ھ میں۔ بعہد نواب سکندرجاہ مغفرت منزل۔

۹۔ ۱۲۳۹ھ میں۔ بعہد نواب سکندرجاہ مغفرت منزل۔

سنہ ۱۰ سنہ ۱۲۴۹ھ میں ۔ بعہد نواب ناصرالدولہ غفران منزل ۔

سنہ ۱۱ سنہ ۱۲۶۳ھ میں ۔ بعہد نواب ناصرالدولہ غفران منزل ۔

سنہ ۱۲ سنہ ۱۲۷۱ھ میں ۔ بعہد نواب ناصرالدولہ غفران منزل ۔

سنہ ۱۳ سنہ ۱۲۷۹ھ میں ۔ بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان ۔ اس کے دفعیہ کے لئے [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوئے ۔

سنہ ۱۴ سنہ ۱۲۸۳ھ میں ۔ بعہد نواب افضل الدولہ مغفرت مکان ۔ اس کے دفعیہ کے لئے [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوئے ۔

بعہد فرمانروائی نواب میر محبوب علیخان غفران مکان تین بار قحط پڑا جس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

سنہ ۱۵ (۱) سنہ ۱۲۹۳ و ۹۴ھ میں ۔ اس پر [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوئے

سنہ ۱۶ (۲) سنہ ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ھ میں ۔

سنہ ۱۷ (۳) سنہ ۱۳۱۸ و ۱۹ھ میں ۔ اس کے دفعیہ کے لئے مسٹر ڈنلاپ معتمد مال کمشنر قحط مقرر کئے گئے ۔ اس قحط کے انتظام میں [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوئے ۔

سنہ ۱۸ سنہ ۱۳۳۸ و ۳۹ھ میں بعہد اعلیحضرت قدر قدرت نواب میر عثمان علیخان بہادر سنہ ۱۳۳۸ھ م سنہ ۱۳۲۹ ف میں قحط کے انتظام میں [illegible] روپیہ خزانہ شاہی سے صرف ہوئے ۔

سنہ **قدیر جنگ** ۔ آپ نواب قوت جنگ اول کے فرزند تھے ۔ آبان سنہ ۱۲۸۸ ف سے اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف تک معتمد فوج بیقاعدہ رہے ۔ بعد میں خدمات ناظم مداخل صرفخاص صدر تعلقدار صرف خاص ۔ میر مجلس لوکلفنڈ رہے ۔ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک قوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ بعہد وزارت نواب وقار الامرا

اقبال الدولہ آپ صوبہ دار صوبہ بیدر مقرر ہوے۔ آپ کے فرزند قوت جنگ بہادر سے نواب وقار الامرا کی صاحبزادی کا عقد ہوا تھا۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو مرض سرطان سے بلدہ میں آپکا انتقال ہوا۔

سے قطب شاہی سلطنت کی بنیاد دکن میں ۹۱۸ھ میں قائم ہوئی اور ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ تک دکن میں اس خاندان کی حکومت قائم رہی۔ بعد وہ شاہان دہلی کے قبضہ میں گئی۔ اس خاندان میں آٹھ حکمران گذرے اور مدت حکومت (۱۸۰) سال ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ ۸۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۹۱۸ھ میں قطب شاہ کے نام سے ملک دکن کا والی بنا۔ ۲ جمادی الثانی ۹۵۰ھ کو محمود ہمدانی نامی ایک ترکی غلام کے ہاتھ قتل ہوا۔

(۲) جمشید قلی قطب شاہ رضواں پناہ۔ ۹۵۰ھ میں تخت نشین اور ۹۵۷ھ میں بعارضہ سرطان فوت ہوا۔

(۳) سبحان قلی قطب شاہ ۹۵۷ھ میں سریر آرائے حکومت ہوا صرف چھ ماہ حکومت رہی۔

(۴) سلطان ابراہیم قطب شاہ مغفرت پناہ ۹۳۷ھ میں پیدا اور ۱۲ رجب ۹۵۷ھ کو سریر آرائے سلطنت ہوا اور ۱۲ ربیع الثانی ۹۸۸ھ کو مرض تپ محرقہ سے انتقال کیا۔

(۵) محمد قلی قطب شاہ فردوس مکان۔ ۱۴ رمضان ۹۷۱ھ کو پیدا اور ۹۸۸ھ میں حکمران ہوا اور ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ روز شنبہ کو انتقال ہوا۔

(۶) سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۰۰۱ھ کو پیدا اور ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ کو سریر آرائے سلطنت ہوا۔ ۱۳ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو

انتقال کیا۔

(۷) سلطان عبداللہ قطب شاہ۔ ۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ کو پیدا اور ۱۴ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ کو حکمران ہوا۔ شاہ جہاں نے اپنے پوتے سلطان محمد (خلف اورنگ زیب عالمگیر) کو ۱۰۶۶ھ میں اس کے ملک پر فوج کشی کرنے روانہ کیا تھا مگر چند شرایط کے ساتھ صلح ہو گئی۔ ۳ محرم ۱۰۸۳ھ کو اس کا انتقال ہوا۔

(۸) سلطان ابوالحسن تاناشاہ غفران پناہ۔ ۵ محرم ۱۰۸۳ھ کو سریر آرائے سلطنت ہوا۔ آخر ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ میں شاہزادہ معظم قلعہ گولکنڈہ پر قابض ہو گیا۔ شاہان مغلیہ کے حکم سے سلطان مذکور ماہ ربیع الاول ۱۰۹۹ھ میں قلعہ دولت آباد میں قید کیا گیا تھا۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۱۱۱ھ کو مرض اسہال کبدی سے وہیں اوس کا انتقال ہو گیا اور اس کے ساتھ خاندان قطب شاہی کا بھی خاتمہ ہوا۔

۔ قلعہ سرورنگر۔ سلطان محمد قطب شاہ نے ۱۰۳۰ھ میں اس کی تعمیر آغاز کی تھی لیکن ۱۰۳۵ھ میں سلطان مذکور کا انتقال ہو جانے سے وہ قلعہ نامسعود قرار پا کر اوسکی تعمیر موقوف ہو گئی۔

۔ **قوت جنگ** ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خطاب قوت یاورالدولہ سے سرفراز ہوئے تھے۔ ۴ شوال ۱۳۰۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ بوقت انتقال آپ کی عمر (۹۰) سال کی تھی۔ تادم مرگ سواری اسپ کرتے تھے۔

۔ **قیصر الدولہ** (نواب)۔ آپ نواب مکرم الدولہ صدرالمہام مال کے والد تھے۔ ۲۲ ذیحجہ ۱۲۷۲ھ کو بہ معزولی محمد سعید صاحب اصطبل حضوری و کاماٹیان کی خدمت آپ کے تفویض کی گئی تھی۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ردیف (ک)

ـــ کالین کیامبل (سر) لارڈ کلائیڈ کمانڈر انچیف ہند۔ آپ یکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ م ۲۲ جون ۱۸۶۸ء کو بلدہ آئے اور ہاتھی پر سوار ہو کر بلدہ کے مشہور مقامات کی سیر کی۔

ـــ کیپل درگ پر میجر ہوج کی فوج نے ماہ شوال ۱۲۷۴ھ م ماہ جون ۱۸۵۸ء میں قبضہ کر لیا

ـــ کتب خانہ آصفیہ۔ روبروے شاپ عابد چادر گھاٹ ۲ رمضان ۱۳۰۹ھ کو قائم ہوا۔

ـــ کچنر (لارڈ) کمانڈر انچیف افواج ہند۔ آپ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ م ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء کو سکندرآباد ہوتے ہوئے بلدہ تشریف لائے تھے تیسرے روز یہاں سے راہی پونہ ہوئے۔ بعد ازاں ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ م ۱۸ ڈسمبر ۱۹۰۸ء کو آپ پرایوٹ طور پر بلدہ تشریف لا کر یہاں کے طغیانی زدہ مقامات کو ملاحظہ فرمانیکے بعد دوسرے روز یہاں سے واپس روانہ ہوئے۔

ـــ کرالی (مسٹر)۔ یہ صاحب کنٹرولر آف اکونٹ کے عہدہ پر ۲۸ شہریور ۱۳۰۲ف م ۵ اگسٹ ۱۸۹۳ء کو مقرر ہوئے بہ ماہوار ۱۰۰۰ علاوہ کرایہ مکان و کنٹر ہوئیشن بعد ختم مدت ماہ خورداد ۱۳۱۰ف میں یہاں سے واپس روانہ ہوئے۔

ـــ کرامت شاہ صاحب نے بعارضہ لقوہ ۱۲۵۵ھ میں انتقال کیا۔ آپ کی مزار چوک کے چمن میں ہے۔

ـــ کرزن (لارڈ) وایسرائے گورنر جنرل۔ آپ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ م ۲۹ مارچ ۱۹۰۲ء کو کلکتہ سے بلدہ تشریف لائے۔ ۵ محرم ۱۳۲۰ھ کو مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و مدار المہام کی دیوڑہی میں برآمد ہو کر لنگر شاہی کے فوجی جلوس کا ملاحظہ کیا

اور اُسی شب میں بلدہ سے واپس روانہ ہوئے۔ بلدہ کو تشریف لانے والے وائسرائے میں آپ پانچویں وائسرائے تھے۔

ک- کرنسی نوٹ (سکۂ قرطاس) علاقہ سرکار عالی۔ سو (۱۰۰) اور دس (۱۰) کے قطعات ۱۷ شہریور ۱۳۲۷ف سے اور پانچ روپیہ (۵) کے قطعے ۳ آذر ۱۳۲۹ف سے۔ ایک روپیہ کے قطعے ۱۴ دے ۱۳۲۹ف سے رائج ہوئے مگر ایک روپیہ کے نوٹ اب خزانہ سے نہیں دئے جاتے۔

ک- کروڑگری کی آمدنی نمک وغیرہ کا تعہد منجانب سرکار ۱۲۶۲ھ میں دیا گیا تھا۔ لیکن ۱۲۸۵ف میں اوسکا انتظام بطور امانی کیا گیا اوس وقت سے وہی طریقہ جاری ہے۔

ک- کروڑگری کے تعلقدار کے عہدہ کا نام ۱۵ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ سے کمشنر اور مددگاران تعلقدار کروڑگری کے عہدوں کا نام ڈپٹی کمشنر کروڑگری کے لقب سے بدلا گیا۔ بزمانہ لال خاں عہدۂ کمشنری کا نام ۱۷ خورداد ۱۳۲۲ف سے ناظم کروڑگری قرار دیا گیا۔

ک- کروڑگری کے ملازمین کے امتحان کا طریقہ ۱۳۱۹ف سے جاری ہوا۔

ک- کروڑگری کی آمدنی محصولخانہ بلدہ ماہ شہریور ۱۳۱۷ف سے اور سکندرآباد کی ماہ بہمن ۱۳۲۴ف سے خزانہ صرفخاص میں داخل ہونے لگی۔

ک- کشن باغ کی جاترا کا آغاز ۱۲۴۲ھ سے ہونے کا پتہ چلتا ہے اس کے قبل کا حال معلوم نہیں۔

ک- کشن پرشاد صاحب۔ آپ مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار کے نواسے ہیں۔ ۱۸ ماہ شعبان ۱۲۸۰ھ کو پیدا ہوئے بعد انتقال مہاراجہ نریندر بہادر ۲ رجب ۱۳۰۱ھ کو آپ اپنی آبائی خدمت پیشکاری اور نیز معین المہامی فوج سے سرفراز ہوئے۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو راجہ یان راجہ مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو خدمت وزارت سے سرفراز کئے گئے۔ ۳ شوال ۱۳۲۰ھ م ۳ جنوری ۱۹۰۳ء کو

بتقریب دربار قیصری۔ کے۔سی۔آئی۔ای اور اسی درجہ کا تمغہ عطا ہوا۔ ۱۱ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ
کو یمین السلطنہ کا خطاب دیا گیا۔ ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ م ۱۶ اگسٹ سنہ ۱۹۱۱ء کو بمقام
شملہ وایسرائکل لاج شب کے آٹھ بجے عالیجناب وایسرائے بہادر نے جی۔سی۔آئی
ای کا خطاب اور تمغہ عطا فرمایا۔ ۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ کو خدمت وزارت سے مستعفی
ہوے۔

۔ کلارک (مسٹر)۔ آپ سنہ ۱۲۹۲ھ میں حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران
مکان کے انگریزی اوستاد مقرر ہوے اور اوایل ۱۲۹۳ھ تک انگریزی تعلیم دیتے
رہے۔ بعد میں آپ کے بھائی مقرر ہوے۔ ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۲ھ کو بہادری
مستقل جنگ استحکام الدولہ کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ
م ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء میں انگلنڈ میں انتقال کر گئے۔

۔ کلوروفام کمیشن۔ ماہ صفر سنہ ۱۳۰۹ھ م ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء میں رزیڈنسی بلدہ کے
ہسپتال میں قائم ہوا اس میں اس امر کی بھی تحقیقات ہوئی اور امتحان کیا جاتا رہا کہ کتے
اور دیگر جانوروں پر کلوروفام کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ م ماہ
نومبر سنہ ۱۸۸۹ء میں اس کمیشن نے اپنا کام ختم کیا۔

۔ کمال خاں جمعدار مہدوی پٹھانان۔ آپ بڈھن خاں کے پوتے تھے۔
یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور
کمال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۷ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ کو بلدہ میں آپکا انتقال ہوا

۔ کمیٹی انتظام علاقہ صرفخاص ۱۵ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ کو قائم ہوئی۔

۔ کمیشن تحقیقات مقدمہ ٹانگہ۔ (۲۶ شوال سنہ ۱۳۰۷ھ م ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۰ء کو
بوقت مغرب بند تالاب سکندرآباد پر تین افسران فوج انگریزی ایک ٹانگہ میں سوار ہو
جا رہے تھے اوس وقت جب حضرت غفران مکان کی سواری بھی اس طرف سے گذری تو

تو سواری مبارک کے اسکاٹ کے سوار محمد ابن مبارک کے گھوڑے جو رسالہ حبوش میں کا تھا ٹانگہ مذکور الصدر کے گھوڑے بہڑک گئے تھے) اس مقدمہ کی تحقیقات بذریعہ کمیشن رزیڈنسی بلدہ میں ہوئی تھی اس لئے یہہ مقدمہ ٹانگہ کے نام سے مشہور رہے۔

کنٹنجنٹ حیدرآباد جسکو رسل برگیڈ بھی کہتے ہین۔ اس کی ابتدا ۱۲۱۵ھ م ۱۸۰۰ء میں بزمانہ نواب نظام علیخاں غفران ماب۔ وعہد مدارالمہامی نواب ارسطوجاہ و رزیڈنٹ کرک پیاٹرک میں ہوئی اور ۱۲۲۷ھ م ۱۸۱۲ء میں بزمانہ رزیڈنٹ اپج۔ رسل اس کی اصلاح کی گئی۔ یہہ فوج ۱۲۳۲ھ م ۱۸۱۸ء میں مالوہ اور دکن کی چڑہائی میں شریک تھی۔ اس فوج نے ۲ ربیع الثانی ۱۲۶۷ھ م ۴ فروری ۱۸۵۱ء کو باغی روا ہل سے قلعہ دھارور لے لیا۔ اس فوج کی تنخواہ کے لئے سرکار نظام نے انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے اسی لاکھ روپیہ کا جو قرضہ لیا تھا اوس کی ادائی میں لارڈ ڈلہوزی نے ۱۲۶۷ھ م ۱۸۵۱ء میں نواب ناصرالدولہ غفران منزل سے ریاست کا کچھ علاقہ طلب کیا تھا۔ لیکن سرکار نظام نے اوسکی ادائی میں بطور کفالت ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۸ھ م ۵ جنوری ۱۸۵۲ء کو اپنے خزانہ سے ایک بڑا حصہ کمپنی مذکور کے حوالہ کردیا تھا جو بعد میں ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ھ م ۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ء کو گورنمنٹ برطانیہ کے جانب سے سرکار نظام کو واپس دے دیا گیا۔ ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ھ م ۲۱ مئے ۱۸۵۳ء کو درباب تنخواہ فوج کنٹنجنٹ علاقہ برار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کردی جانے کے متعلق نواب ناصرالدولہ غفران منزل اور کمپنی مذکور میں عہدنامہ ہوا۔ ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو یہہ فوج عادل آباد میں جمع کر کے باغیوں کے سرکوبی کی غرض سے ممالک مغربی وشمالی کو روانہ کردی گئی تھی۔ بعد اختتام سرکوبی ماہ ذیحجہ ۱۲۷۴ھ م ماہ اگسٹ ۱۸۵۸ء میں واپس آگئی۔ ۲ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ م ۱۷

جولائی ۱۸۶۷ء کو تحریک ہوئی تھی کہ نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام و نواب شمس الامرا کو ریجنٹ تنخواہ فوج کنٹنجنٹ کے ذمہ داری لیتے ہیں لیکن وزیر ہند صاحب نے اوس کو نامنظور کیا۔ بعد ۱۰ رجب ۱۳۲۱ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بذریعہ آرڈر ہیڈ کوارٹر شملہ اوسمیں رد و بدل ہوا کئے۔ یعنی چاروں توپ خانے توڑ دیے گئے اور تیسرا رسالہ توڑکر اوس کے سپاہی کنٹنجنٹ کے دوسرے رسالوں میں شریک کئے گئے اور بقیہ تین رسالے اور چھ پلٹنوں کے سابق کے نام بدلکر ان کو دوسرے علاقہ کے نمبر دیے گئے

ــ کنٹرولر جنرل۔ ملاحظہ ہو (کرالی)۔ ۱۲۸۹ھ

ــ کتد اسوامی (راجہ)۔ تعلقدار بدعت علاقہ سرکار عالی تھے۔ ۶ ربیع الثانی کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۵ شعبان ۱۲۹۳ھ کو انتقال ہوا۔ علاقہ رزیڈنسی بلدہ میں ان کے نام کا ایک باغ موجود اور مشہور ہے۔

ــ کواپریٹو سوسائٹی (محکمہ اتحاد باہمی)۔ اوایل ماہ خورداد ۱۳۲۳ف میں اس کے قیام کی منظوری صادر ہوئی۔

ــ کورٹ آف وارڈس (محکمہ یتامی)۔ ۲۰ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو قائم ہوا۔

ــ کوریجنٹ (نائب حضور)۔ بہ سبب انتقال نواب افضل الدولہ نواب حضرت میر محبوب علیخان غفران مکان کی صغیر سنی کے باعث نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام اور اوں کے شریک، نواب شمس الامرا ثانی وسط ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ میں کوریجنٹ مقرر ہوے۔ چونکہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ کو نواب عمدۃ الملک شمس الامرا ثانی کا انتقال ہوگیا اس لئے ان کی جگہ ۲۰ رمضان ۱۲۹۴ھ کو نواب رشید الدینخان وقار الامرا کوریجنٹ مقرر ہوے ۱۹ محرم ۱۲۹۹ھ کو انکا انتقال ہوا۔

ــ کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد سلخ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ م ۲۳ فروردی ۱۲۹۳ف کو ہوا جس کے میر مجلس خود حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران مکان قرار پائے تھے

۲ ؍ رجب ۱۳۲۱ھ م ۱۸ ؍ اسفندار ۱۳۰۲ف کو یہ کونسل شکست ہو کر اوس کی جگہ کیبنٹ کونسل قائم ہوئی۔ بعد میں بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۲۷ ؍ صفر ۱۳۳۸ھ م ۱۶ ؍ دے ۱۳۲۹ف کیبنٹ کونسل بھی شکست کی گئی اور اوس کے عیوض باب حکومت قائم کیا گیا جسکے میر مجلس نواب سر علی امام صاحب موئد الملک بہادر بنائے گئے ۔

۔ **کھرڑا کا جنگ** ۔ اس مشہور جنگ کا آغاز ۱۳ ؍ شعبان ۱۲۰۹ھ کو ہوا ۔

۔ **کیواں جاہ** ۔ کا انتقال ۱۲۴۳ھ میں ہوا۔ آپ حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران منزل کے صاحبزادہ تھے ۔

ردیف (گ)

۔ **گاڑیوں اور جانوران** پر جو حدود صفائی بلدہ و بیروں بلدہ میں ہیں یکم آذر ۱۳۰۴ف سے ٹیکس قائم کیا گیا ۔

۔ **گانجہ کی کاشت** ۔ بلا حصول لائیسنس عام طور پر نکرنے کے متعلق ۱۳۱۹ف میں سرکار سے حکم جاری ہوا ۔

۔ **گدک ریلوے** ۔ اس کا افتتاح ۳ ؍ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ م یکم اکٹوبر ۱۹۱۶ء کو ہوا۔ ابتداً یہ لین سکندرآباد سے محبوب نگر تک جاری ہوئی بعد میں ۸ ؍ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ م یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے محبوب نگر سے ونپرتی روڈ سکشن تک مسافروں اور ٹریفک کی آمد و رفت جاری ہوئی حیدرآباد گوداوری ویالے ریلوے کا بھی اسی سے اتصال ہو گیا ہے ۔

۔ **گرامر اسکول** ۔ واقع چادر گھاٹ ۱۸۴۵ء م ۱۲۶۱ھ میں قایم ہوا ۔

۔ **گرنی پارچہ بافی** ۔ واقع زیر تالاب سکندرآباد کا افتتاح ۲۳ ؍ مارچ ۱۸۷۷ء کو نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کے ہاتھ سے ہوا ۔

ــ گرنی پارچہ بافی ۔ واقع گلبرگہ کا افتتاح ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ کو حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کے دست مبارک سے ہوا۔

ــ گرو بھیم راو صاحب ۔ اول تعلقدار علاقہ سرکار عالی نے ۱۴ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو انتقال کیا۔

ــ گزیٹر کا دفتر ۱۲۸۷ف یا ۱۲۸۸ف میں قائم ہوا اور بعہد وزارت نواب میر لائق علیخاں سالار جنگ ثانی تخفیف ہوا۔ پھر ۱۱ آبان ۱۳۱۱ف کو دوبارا قائم ہوا۔

ــ گلبرگہ پر ۱۰۹۸ھ میں اورنگ زیب کا قبضہ ہوا۔

ــ گلبرگہ میں ۔ ۱۰ رمضان ۱۲۹۷ھ کو مابین اہل ہنود و اہل اسلام فساد ہوا۔

ــ گلزار حوض ۔ چارمینار اور حوض کے چاروں طرف کے چار کمانیں بھی بعہد سلطان قلی قطب شاہ فردوس مکان (سنہ جلوس ۹۸۸ھ۔ وفات ۱۷ ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ) تعمیر ہوئیں ۔ گلزار حوض کے اطراف جو پختہ چبوترہ تھا وہ توسیع راہ کی غرض سے ۵ صفر ۱۳۲۳ھ کو شکست کیا گیا۔

ــ گنٹور (ضلع) کو ۱۱۹۳ھ م ۱۷۷۹ء میں نواب بسالت جنگ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دے دیا تھا۔ ماہ ذیحجہ ۱۱۹۶ھ م ماہ نومبر ۱۷۸۲ء میں علاقہ نظام کے عہدداروں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ ضلع مذکور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے واسطے محاصرہ کرنے کی غرض سے ۱۵ ذیحجہ ۱۲۰۲ھ م ۱۸ ستمبر ۱۷۸۸ء کو حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران ماب نے سید جنگ کو حکم دیا۔

ــ گنڈی پیٹھ (عثمان ساگر) ۔ اس تالاب کی تعمیر کا سنگ بنیاد ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ کو اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر کے دست مبارک سے رکھا گیا اور ۱۳۳۸ھ میں اس کی تعمیر تکمیل ہوئی ۔ یہ مقام بلدہ حیدرآباد سے تقریباً (۱۱) میل اور قلعہ گولکنڈہ سے (۵) میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں ایک قدیم شکستہ کتوہ موجود ہے۔

اس جدید تیاری میں (۱۳) مواضعات تہ آب ہوے۔ اون کے زمینات و مکانات کا مبلغ (...) روپیہ معاوضہ ادا کیا گیا اس کی تعمیر وغیرہ میں جملہ ایک کرور زاید روپیہ صرف ہوا۔

ت۔ گنگا پرشاد (راجہ) ۱۰ رمضان ۱۲۶۹ھ کو خدمت کروڑگری پر مقرر ہوے۔ ۲۲ شعبان ۱۳۰۲ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ راجہ نانک بخش کے صاحبزادے۔

ت۔ گنیش راؤ (راجہ) کو ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۷ھ میں حضرت نواب ناصر الدولہ غفران منزل نے اپنا وزیر نامزد کیا تھا۔ ۲۷ رمضان ۱۲۹۴ھ کو راجہ صاحب موصوف کا انتقال ہوا۔

ت۔ گوپال راؤ (راجہ) راجندر بہادر۔ یکم ربیع الاول ۱۲۹۳ھ کو مہتمم توشکخانہ حضوری مقرر ہوے اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ تک اس خدمت پر بحال رہے ۱۴ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ت۔ گوداوری ویلی ریلوے۔ (چھوٹی پٹری کی) لاین ۱۶ محرم ۱۳۱۸ھ م ۱۲ مئی ۱۹۰۰ء کو سکندرآباد سے ناندیڑ تک جاری ہوئی اور عام طور پر مسافروں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی جاری ہوا۔ بعد میں ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ م ۱۹ اکٹوبر ۱۹۰۰ء کو منماڑ تک کامل طور پر مسافروں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ اس لاین کا طول سکندرآباد سے (۳۷۶) میل ہے۔ ۲۶ محرم ۱۳۱۹ھ م ۱۷ مے ۱۹۰۱ء کو اسٹیشن سکندرآباد سے اسٹیشن نامپلی تک اس کا سلسلہ ملادیا گیا۔ چھوٹی پٹڑی کی کل گاڑیاں جو اسٹیشن نامپلی سے اورنگ آباد و منماڑ جایا کرتی تھی وہ اور نیز لوکل ٹرین سوائے مال گاڑی کے روانگی ۱۱ اکٹوبر ۱۹۲۰ء روز سہ شنبہ سے اسٹیشن نامپلی سے موقوف ہوکر اسٹیشن کاچی گوڑہ سے آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا صرف گوڈس ٹرین اسٹیشن نامپلی کو آیا کرتی ہے۔ بڑی لائن کی لوکل ٹرین اسٹیشن نامپلی سے سکندرآباد

بواقی ہے۔

— **گوشہ محل کی عمارت وحوض** ۔ ۱۰۸۳ھ میں بعہد سلطان عبداللہ قطب شاہ تعمیر ہوا ابتداس کی تعمیر میں (مع ...) روپیہ صرف ہوے۔ اسی عمارت میں اب فوج باقاعدہ کا توپ خانہ رہا کرتا ہے۔ ۲۵ شوال ۱۲۹۹ھ کو جب تالاب میر جملہ شکست ہو گیا او سوقت اوس کا پانی اس حوض میں اجانے سے وہ حوض شکست ہو گیا۔

— **گولہ آتشبازی کا پھوٹنا** ۔ ۲۸ شعبان ۱۲۹۱ھ کو نواب رشید الدینخاں وقار الامرا نے چند یوروپین افسروں اور نواب مختار الملک سالار جنگ اعظم مدار المہام کو اپنی دیوڑھی (کوٹھی کے مکان) میں دعوت دی تھی بعد اختتام ڈنر جب آتش بازی چھوڑی گئی تو اوسوقت اوس میں کا ایک گولہ پھوٹ گیا جس سے متعدد آدمی ضائع ہو گئے۔

— **گھانسی میاں** عرف سردار الملک۔ ۵ محرم ۱۲۱۴ھ کو شہید ہوے۔ جن کے نام کا ایک بازار بلدہ میں مشہور ہے۔

— **گھنٹہ گھر چوک** ۔ اس کو نواب آسمانجاہ نے ۱۳۰۱ھ میں تعمیر کرایا اور گھڑی لگوائی۔

— **گھنٹہ گھر دیوڑھی راجہ رائے رایاں** ۔ واقع شاہ علی بنڈا ماہ صفر ۱۳۲۲ھ میں تعمیر ہوا۔

— **گھنٹہ گھر دروازہ نیا پل** ۔ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ میں اس کی تعمیر کا کام آغاز ہوا۔ بعد اختتام تعمیر بتقریب جشن چہل سالہ حضرت غفران مکان ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ کو حضرت ممدوح کے دست مبارک سے اس کا افتتاح ہوا۔

— **گھنٹہ گھر ریزیڈنسی** ۔ جو ہاسپٹل کے پاس ہے ۱۸۶۵ء میں تعمیر ہوا۔

— **گھنٹہ گھر فتح میدان** ۔ اس کو نواب ظفر جنگ شمس الملک معین المہام

فوج نے اپنی ذات سے بہ صرف (سوا لاکھ) روپیہ تعمیر کرایا اور بتقریب جشن چہل سالہ حضرت غفران مکان ۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ کو اس کا افتتاح ہوا۔

سہ گھوڑ دوڑ ۱۸۷۶ء میں اس کے لئے بمقام ملک پیٹھ ایک ریس گرونڈ اور مکان تعمیر کرنے کی بنیاد ڈالی گئی جس میں (سوا لاکھ) روپیہ صرف ہوئے۔ بعد تکمیل تعمیر ۱۸۷۹ء ۱۲۹۶ھ کے موسم سرما میں شرط کا آغاز ہوا اور ۱۳۱۵ھ سے وہاں گھوڑ دوڑ کا دوڑانا موقوف ہوا۔ بجائے ملک پیٹھ کے گھوڑ دوڑ کی شرطیں ۱۹۰۱ء ۱۳۱۹ھ سے فتح میدان واقع چادر گھاٹ میں ہوتی ہیں۔

سہ گھونگرو پٹہ (ضرورت جالان سے علاحدہ روانہ کرنے کا) طریقہ ۱۲ امرداد ۱۲۷۹ف سے جاری ہوا اور ۳۰ بہمن ۱۳۱۰ف کو موقوف ہوا۔

سہ گیان گیر (راجہ) ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ سرکار ان کو راجہ بہادر کا خطاب سرفراز ہوا۔ ۵ رمضان ۱۳۲۲ھ کو انتقال کر گئے۔ آپ راجہ نرسنگیر جی کے گرو اور بہت بڑے ساہو تھے۔

سہ گربیل (مسٹر) وکیل کا ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء کو سکندرآباد میں انتقال ہوا۔

سہ گوبند بخش (راجہ) کا ۱۵ رمضان ۱۲۵۰ھ کو انتقال ہوا۔ آپ مہاراجہ چندو لال و بیکونٹھ باشی پیشکار کے بھائی تھے اور آپ کے نام کا ایک سکہ بھی جاری تھا۔

ردیف (ل)

سہ لاری (ڈاکٹر)۔ ۱۰ خورداد ۱۲۹۴ف م ۱۷ اپریل ۱۸۸۵ء کو آپ کا تقرر نظامت طبابت علاقہ سرکار عالی پر ہوا۔ بعد ختم مدت ۷ مئے ۱۹۰۱ء کو اس خدمت سے سبکدوش اور ۱۲ مئے ۱۹۰۱ء کو آپ بلدہ سے واپس روانہ ہو گئے۔ ۲۳ اگست ۱۹۱۵ء کو بمقام لندن آپ کا انتقال ہوا۔

ـــ لال خاں عرف محمد عبد الکریم صاحب ۔ آپ سرگروہ دوم کوتوالی بلدہ اور فوج سٹی پولیس کے کمانڈنگ افسر تھے ۔ ۱۲ ؍ رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ کو خدمت کوتوالی بلدہ سے سرفراز کئے گئے ۔ جس پر ۴ ؍ شوال ۱۳۳۰ھ تک ممتاز رہے ۔ ۲ ؍ شوال ۱۳۳۰ھ کو کمشنر کروڑگیری بنائے گئے ۲ ؍ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ کو اوس خدمت سے علحدہ کئے گئے ۔ ۲۵ ؍ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ کو آپ اور آپ کے بھائی کے نسبت حکم ہوا کہ بلدہ سے چلے جائیں اور عثمان آباد میں جاکر رہیں اور اوسی روز بذریعہ پولیس حکم کی تعمیل کرائی گئی ۔ بعدہ بہ اجازت سرکار ۲۴ ؍ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ آپ بلدہ واپس آئے اور ۲۷ ؍ شوال ۱۳۳۴ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا ۔

ـــ لالہ بہادر ۔ دفتردار مال کا انتقال ۹ ؍ شوال ۱۲۷۴ھ کو ہوا ۔

ـــ لانسڈون (لارڈ) ۔ وائسرائے گورنر جنرل ہند ۔ آپ ۷ ؍ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ م ۲۹ ؍ اکٹوبر ۱۸۹۲ء کو غارہائے ایلورہ وقلعہ دولت آباد وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے ۱۲ ؍ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ م ۳ ؍ نومبر ۱۸۹۲ء کو بلدہ تشریف لائے اور چار روز قیام فرماکر واپس ہوئے ۔ بلدہ تشریف لانے والوں میں آپ تیسرے وائسرائے تھے ۔

ـــ لایق الدولہ ۔ ملاحظہ ہو (مسلم جنگ) ۔

ـــ لایق علیخاں سالارجنگ ثانی ۔ (نواب میر) ۔ آپ ۸ ؍ رجب ۱۲۸۰ھ کو تولد ہوئے اور آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت غفران مکان رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تعلیم پائی ۔ بعد میں آپ بغرض تحصیل علوم مدرسہ عالیہ میں داخل کئے گئے ۔ اس کے بعد ۱۹ ؍ صفر ۱۲۹۷ھ کو آپ آپ کے بھائی منیر الملک یورپ بھیجے گئے ۔ فارغ التحصیل ہوکر وہاں سے آخر سال ۱۲۹۹ھ میں بلدہ واپس آئے ۔ آپ کے والد ماجد یعنے نواب سالارجنگ اعظم مدار المہام کے انتقال کے بعد ۲۹ ؍ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ کو پرسہ

دینے کی غرض سے حضرت غفران مکان نے آپ کو یاد فرما کر سالار جنگ منیر الدولہ کا خطاب
عطا فرمایا۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو دربار حکمرانی میں خدمت مدار المہامی سرفراز کیگئی۔ ۲۳
جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز مختار الملک و عماد السلطنۃ کا خطاب عطا ہوا
۲۴ رجب ۱۳۰۴ھ کو خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہونے کے چند روز بعد اوایل ماہ شعبان ۱۳۰۴ھ
میں دوبارہ راہی یورپ ہوئے اور آخر ماہ صفر ۱۳۰۵ھ میں بلدہ واپس تشریف لائے۔ ۷
ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور ببر کے دائرہ میں دفن کئے گئے۔

ـــ لچھمن راؤ (راجہ) رائے رایاں۔ کا انتقال ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کو بلدہ میں ہوا۔

ـــ لڈلو (کرنل) سی۔ آئی۔ ئی۔ علاقہ سرکار عالی میں ابتدائی تقرر ۶ فروردی ۱۲۹۳ف
کو ہوا اور ۲۰ مہر ۱۲۹۳ف کو ناظم کوتوالی اضلاع بنائے گئے ۱۴ ماہ دے ۱۲۹۸ف
کو اضلاع کے تمام محبس آپ کے زیر نگرانی دئے گئے اور آپ کے عہدہ کا نام انسپکٹر
جنرل پولیس و محابس اضلاع قرار پایا۔ بعد ۱۴ خورداد ۱۳۰۴ف سے تین ۳ ماہ کی
رخصت لیکر آپ خدمت نظامت سے سبکدوش ہوئے اور مسٹر ہیوگاف مددگار
اول ان کے منصرم کئے گئے۔

ـــ لطافت جنگ (نواب لطف الدینخاں بہادر)۔ آپ نواب ظفر جنگ
شمس الملک کے صاحبزادہ اکبر ہیں۔ ۱۵ رمضان ۱۳۰۰ھ کو تولد ہوئے۔ بعد
انتقال نواب ظفر جنگ ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ کو حضرت غفران مکان کا فرمان آپکے نام
صادر ہوا کہ اسٹیٹ پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ پر آپ نگران کار مقرر کئے گئے۔ ۴
ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ تک آپ اُس کام کو انجام دیتے رہے۔ ۲۹ شوال ۱۳۳۵ھ کو صدر المہام
افواج بنائے گئے اور ماہانہ دو ہزار روپیہ کا الونس مقرر ہوا۔ ۱۷ رجب ۱۳۳۶ھ کو
بتقریب سالگرہ مبارک اعلحضرت قدر قدرت آپ کو لطافت جنگ کا خطاب

عطا کیا گیا۔ حسب جریدہ غیر معمولی ۱۶ اسفندارمذ ۱۳۲۹ف بوقت قیام باب حکومت صیغہ علاج حیوانات اور صیغہ طبابت بھی آپ کے زیر نگرانی دئے گئے اور الونس میں ایکہزار الرویہ کا اضافہ کیا گیا۔

لگی بیگ کا جلسہ بغرض امداد مجروحین جنگ یورپ بلدہ میں بمقام رزیڈنسی ۱۰ اگسٹ ۱۹۱۷ء کو ہوا۔

للتا پرشاد (راجہ)۔ آپ ۲ تیر ۱۲۸۵ف کو سرکاری ملازمت میں داخل اور ۱۴ تیر ۱۲۹۲ف کو خدمت اول تعلقداری پر مامور اور ۴ بہمن ۱۳۰۲ف کو اسٹیٹ نواب سالارجنگ کے ناظم مقرر ہوئے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار چہل سالہ سالگرہ مبارک حضرت غفران مکان آپ کو سرکار سے راجہ بہادر کا خطاب ملا اور ۲۲ صفر ۱۳۳۴ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

لنگر۔ اس کی بنا یہاں سلطان عبداللہ قطب شاہ (ولادت ۲۸ شوال ۱۰۲۳ھ جلوس ۱۴ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ و وفات ۳ محرم ۱۰۸۳ھ) کے عہد سے پڑی۔ ہر سال ۵ محرم کو یہ لنگر (جو گدی کا لنگر کہلاتا ہے) نکلا کرتا تھا اس کے جلوس میں کل سرکاری فوج باقاعدہ وبیقاعدہ وجمعیت صرف خاص و پائیگاہ وغیرہ رہا کرتی تھی لیکن ۱۳۳۷ھ سے جمعیت علاقہ پائیگاہ اور ۱۳۳۸ھ سے جمعیت علاقہ صرفخاص موقوف کردی گئی اور ۱۳۳۹ھ سے تو کسی علاقہ کی فوج شریک نہیں ہوئی صرف چند جوانوں کی شرکت ہی کافی سمجھی جاتی ہے۔ فی الاصل یوں کہنا چاہئے کہ ۱۳۳۹ھ سے لنگر نکلنا ہی موقوف ہوگیا ہے۔ لنگر کے فوجی جلوس کے دیکھنے کی غرض سے صاحب رزیڈنٹ و یوروپین افسروں کو دعوت دے جانے کی ابتدا بعہد نواب سر سالارجنگ اعظم مدارالمہام ماہ محرم ۱۲۸۳ھ کو ہوئی۔ بعد میں مدارالمہامان وقت کی طرف سے بھی ہر سال کے پانچویں محرم کو انگریزوں کو دعوت دینے کھانا کھلانے

فوجی جلوس دکھا کر برخاست کرنے کا طریقہ جاری رکھا گیا ۔

۔ لوٹ ۔ بوجہ گرانی غلہ حیدرآباد کے شہدوں نے ۷ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ کو بازار چھتا بزد دیوڑھی نواب سالار جنگ لوٹ لیا تھا ۔

۔ لوکل ٹرین ۔ حیدرآباد سے منماڑ کو جو چھوٹی لین گئی ہے اس لائن پر ایک لوکل ٹرین حیدرآباد و بلارم کے درمیان ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوئی ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء سے چھوٹی لائن کی لوکل ٹرین اسٹیشن نام پلی سے موقوف ہو کر اسٹیشن کاچی گوڑہ سے لوکل ٹرین اور دوسرے گاڑیاں باستثنائے گوڈس ٹرین کے جایا کرتی ہیں ۔ بڑی لائن اسٹیشن نام پلی سے صرف وہی مسافر جاتے ہیں جنکو واڑی یا ورنگل جانا ہوتا ہے علاوہ ازیں ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء سے اس اسٹیشن سے سکندرآباد تک بڑی لائن سے لوکل ٹرین کا سلسلہ جاری ہوا ۔

۔ لوکل فنڈ (لوکل سیس محصول معافی) ۔ فی روپیہ ایک آنہ محاصل زراعت پر لئے جانے کا طریقہ ۱۲۹۶ف سے جاری ہوا ۔ اور بعد میں حسب جریدہ ۹ آبان ۱۳۲۸ف اس صیغہ کے لئے "نظامت" کا ایک جدید دفتر قائم کیا گیا ۔

۔ لیٹر بکس ۔ ملاحظہ ہو (صندوق خطوط اندازی) ۔

۔ لیجسلیٹو کونسل (مجلس واضع آئین قوانین) کا قیام حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵ آبان ۱۲۹۴ف کو عمل میں آیا ۔

ردیف (م)

۔ مارشل (کرنل) ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ م ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو آپ معتمد پیشی حضرت غفران مکان مقرر ہوئے اور اوایل ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ م ماہ نومبر ۱۸۸۸ء میں خدمت سے علحدہ ہو کر پنجاب روانہ ہوئے ۔

ـــ مارکٹ پارچہ فروشی ـ واقع چوک شاہ گنج اور اوس کے روبرو کا چمن ۱۲۹۳ھ میں تیار ہوا اور ۱۳۱۱ھ میں اوس چمن میں گھنٹہ گھر تعمیر کرایا گیا ـ
ـــ ماکولات کا صیغہ ـ اوائل ماہ خورداد ۱۳۲۷ف میں قائم ہوا ـ
ـــ مال والا کا دفتر ـ جو لالہ بہادر سے متعلق ہے اس کے موجود ہونے کا ۱۲۱۸ھ سے پتہ چلتا ہے ـ
ـــ مانٹگو (مسٹر) نائب وزیر ہند ـ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ م ۱۵ فبروری ۱۹۱۳ء کو بلدہ حیدر آباد تشریف لائے اور کوٹھی رزیڈنسی چادر گھاٹ میں قیام فرمائے ۱۸ فبروری ۱۹۱۳ء کو یہاں سے واپس ہوے ـ
ـــ مبارز الدولہ میر گوہر علیخاں (نواب) ـ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۱۵ھ کو پیدا ہوے وہابیوں کے معاملہ میں ۱۳ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ کو قلعہ گولکنڈہ میں نظر بند کئے گئے اسی قلعہ میں ۲۵ رمضان ۱۲۷۰ھ کو انتقال ہوا ـ حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ میں دفن ہوے ـ آپ نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے صاحبزادہ تھے
ـــ مبارز خاں ـ اور نواب آصفجاہ میں اورنگ آباد کے قریب شکوفرا میں ۲ محرم ۱۱۳۷ھ کو جنگ ہوا جس میں مبارز خاں کو شکست ہوئی اور وہ جان سے مارا گیا
ـــ مجلس امرا ـ کا قیام بغرض انتظام ملکی ۹ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو ہوا جس کے اراکین نواب سر خورشید جاہ ـ نواب افتخار الملک شہاب جنگ و مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار تھے ـ خلوت مبارک ایوان شاہی میں یہہ مجلس منعقد ہوا کرتی تھی ـ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ کو برخاست ہوگئی ـ
ـــ مجلس صرفخاص ـ بغرض انتظام یکم محرم ۱۳۰۳ھ کو قائم ہوئی ـ
ـــ مجلس مالگزاری ـ بغرض انتظام تعلقات سرکار عالی ـ ماہ مہر ۱۲۷۴ف م ماہ اگسٹ ۱۸۶۴ء میں قائم ہوئی ـ یہہ مجلس برخاست ہونے کے بعد چند روز صدر

محکمہ مال قائم رہا اور ۲۹ ؍ آبان ۱۲۷۹ف کو انتظام صیغہ مال کے لئے دو محکمہ جات
قائم ہوئے ایک دفتر معتمد مدار المہام اور دوسرا دفتر معتمد صدر المہام مال قائم ہوکر
۲۹ ؍ آذر ۱۲۹۲ف کو محکمہ صدر المہامی مال برخاست ہوا اور دوبارہ مجلس مالگزاری
قائم ہوئی۔ جو بعہد وزارت عماد السلطنۃ مرحوم ۱۲۹۴ف میں حسب جریدہ غیر معمولی
۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف شکست ہوئی۔ اور صیغہ مال کے لئے صرف ایک ہی محکمہ
معتمد مدار المہام قائم رہا۔ اس کے بعد بعہد وزارت نواب وقار الامرا مرحوم حسب
جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵ ؍ بہمن ۱۳۰۳ف تیسرے مرتبہ مجلس مالگزاری قائم ہوئی
جس میں ابتدا میں دو رکن مسٹر ڈنلاپ رکن اول اور نواب مقتدر جنگ رکن دوم
مقرر ہوئے۔ اور یہہ مجلس پہلے تحت محکمہ معتمدی مال رہی اور محکمہ معتمدی مال محکمہ
فینانس میں ضم ہوا۔ ۷ ؍ ماہ اردی بہشت ۱۳۰۵ف سے مجلس مذکور معتمدی مال و
وفینانس کے تحت سے علحدہ ہوکر مجلس موصوف میں رکن سوم رائے مرلیدھر
(راجہ فتح نواز ونت) مقرر ہوئے۔ اور مجلس سے کل کارروائی راست سرکار کے
ملاحظہ میں پیش ہونے لگی۔ یہہ مجلس بعہد وزارت مہاراجہ سر یمین السلطنۃ ۲۷ ؍
آبان ۱۳۱۰ف کو برخاست ہوئی۔ اور صیغہ مال کے انتظام کے لئے دفتر معتمدی
مال بدستور سابق قائم کیا گیا جو اب تک ہے۔

سـ مجلس مرافعہ۔ یہ مجلس ۱۲۸۲ف میں قائم ہوئی۔ بعد میں غرہ اردی بہشت ۱۲۸۷ف
کو اس کا نام مجلس عدالت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی قرار پایا۔

سـ مچھلی بندر اور دیگر اضلاع۔ ۱۶ ؍ رمضان ۱۱۷۲ھ م ۱۴ ؍ مئی ۱۷۵۹ء کو سرکار
نظام کی طرف سے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کئے گئے اور عہدنامہ نمبر (۱)
کی تکمیل کردی گئی۔

سـ محاسبی (دفتر صدر)۔ علاقہ دیوانی سرکار عالی ۲۲ ؍ شعبان ۱۲۶۹ھ کو

باقاعدہ طور پر قائم ہوا۔ اس سے پیشتر کل حسابات آمد وخرچ دفاتر مال اور دیوانی میں مرتب ہوا کرتے تھے۔

سـ محب حسین صاحب (حکیم)۔ ۸ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ م ۱۸ خورداد ۱۳۰۵ف کو افسرالاطبا دواخانہ یونانی کے خدمت پر مامور اور تاریخ انتقال تک اسی خدمت پر بحال رہے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضرت غفران مکان۔ خانی۔ بہادری۔ سردار الحکما فیلسوف جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

سـ میر محبوب علیخاں (حضرت غفران مکان)۔ آپ نواب افضل الدولہ آصفجاہ خامس مغفرت مکان کے صلب اور حضرتہ واحد النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ کو آپکے والد کا انتقال ہونیکے بعد ۱۵ ماہ مذکور السنہ کو بعہد وزارت نواب سالار جنگ اعظم و رزیڈنٹ مسٹر ساٹدرسن مسند نشین ہوئے۔ دوسرے روز جلوس کا دربار منعقد ہوا۔ ۱۰ شعبان ۱۲۸۶ھ کو تسمیہ خوانی کا رسم ادا کیا گیا۔ ۷ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ کو مولوی محمد زماں خاں صاحب شاہجہاں پوری سے الف۔ ب کی ابتدا کرائی گئی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو سالگرہ مبارک کا پہلا دربار ہوا۔ ۹ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ کو جلوس کے ساتھ پہلی سواری زیبا باغ (آصف نگر) کو اور ۱۷ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ کو سواری فیل رزیڈنسی کو رونق افروز ہوئے۔ ۱۱ رمضان ۱۲۹۱ھ کو رسم ختنہ ادا ہوئی۔ ۲۲ محرم ۱۲۹۲ھ کو مولوی آغا مرزا بیگ صاحب (نواب سرور الملک بہادر) انگریزی کا ترجمہ اردو میں کرانیکے لئے مسٹر کلارک انگریزی اوستاد کے تحت میں مقرر ہوئے۔ ۲۲ رمضان ۱۲۹۲ھ کو قرآن شریف کا ختم ہوا۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ کو آپ معہ اتالیق گاڑی میں سوار ہو کر ہوا خوری کی غرض سے نکلے تھے۔ قریب جلوخا

نواب صمصام الملک گاڑی کے گھوڑے بھڑک کر بھاگے لیکن خدا کا شکر ہے کہ
کوئی صدمہ نہیں پہونچا۔ آپ کے اوستاد مولوی محمد زماں خانصاحب (جو ۶ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۲ھ
کو سید محمد مہدی پٹھان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے) کی جگہ ان کے بھائی مولوی
مسیح الزمان خاں صاحب اوستاد فارسی مقرر ہوئے۔ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۳ھ کو آپ معہ
نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام و دیگر عمائدین کے بغرض شرکت دربار قیصری بلدہ
سے دہلی روانہ ہوئے اور بعد انفراغ دربار ۲۷ ذیحجہ السنہ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے
۱۸ محرم سنہ ۱۲۹۴ھ کو آفتاب محل میں انگریزی دربار منعقد ہوا جس میں صاحب رزیڈنٹ نے
آپ کے روبرو ایک تمغہ پیش کیا۔ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۹ھ کو نواب بہ افسر الملک بہادر سے
آپ نے گھوڑے کی سواری سیکھنا شروع کیا۔ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ کو آپ معہ نواب
سالار جنگ اعظم مدار المہام وغیرہ کے اورنگ آباد رونق افروز اور ۷ ربیع الاول السنہ
کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ یکم شوال سنہ ۱۳۰۰ھ کو صاحبزادی نظام النسا بیگم صاحبہ
تولد ہوئیں چونکہ یہ پہلی اولاد تھی اس لئے اس کی مسرت میں امراء و اعزا کے جانب
سے کئی روز تک تحفے داخل ہوتے رہے۔ ۱۶ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ کو آپ معہ مدار المہام و
دیگر عمائدین وغیرہ بغرض ملاقات گورنر جنرل لارڈ رپن وایسرائے ہند و ملاحظہ نمائش
بلدہ سے جانب کلکتہ رونق افروز ہوئے اور بعد انفراغ ملاقات ۱۱ ربیع الثانی السنہ
کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ اس مسرت میں بلدہ میں روشنی کی گئی تھی۔ ۴
ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو گورنر جنرل لارڈ رپن آپ کی مسند نشینی کی غرض سے بلدہ تشریف
لائے ۷ ماہ مذکور کو رسم مسند نشینی ادا ہوئی۔ اور اوس روز تین بجے مغلائی دربار
منعقد ہو کر نواب میر لائق علیخاں سالار جنگ ثانی خدمت وزارت سے سرفراز ہوئے۔ سلخ
ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو سرور نگر میں کونسل آف ایسٹ کا انعقاد ہوا جس کے میر مجلس خود
حضرت غفران مکان بہ نفس نفیس قرار پائے۔ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بمقام سرور نگر

آپ کے دشمنوں کو سوئے ہضمی (ہیضہ) کی شکایت ہوئی تھی بعد دو روز کے آرام ہوا۔ ۲۸ رجب ۱۳۰۱ھ کو آپ معہ مدار المہام وغیرہ بغرض شکار ابراہیم پٹیہ تشریف فرما ہوئے۔ چھ روز کے بعد وہاں سے مراجعت عمل میں آئی۔ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو انگریزی دربار منعقد ہوا جس میں صاحب رزیڈنٹ نے۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب اور اسٹار آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ آف برطانیہ کے جانب سے آپ کے روبرو پیش کیا جس کے ساتھ چند جواہرات وغیرہ بھی تھے۔ ۲۲ رجب ۱۳۰۲ھ کو آپ معہ مدار المہام نواب میر لایق علیخاں سالار جنگ ثانی۔ کوہ نیلگری رونق افروز ہو کر ۱۶ رمضان ۱۳۰۲ھ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو آپ معہ مدار المہام و کارڈری صاحب رزیڈنٹ بغرض ملاقات گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بلدہ سے مدراس روانہ ہو کر بعد انفراغ ملاقات یکم رجب ۱۳۰۳ھ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو (اعلیحضرت) نواب میر عثمان علیخاں بہادر ولیعہد تولد ہوئے اور اس کی مسرت میں جملہ دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ کو آپ نے کرنل مارشل کو اپنا معتمد پیشی قرار دیا۔ ۲۴ رجب ۱۳۰۴ھ کو نواب میر لایق علیخاں سالار جنگ ثانی خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوئے۔ لہذا تاریخ مذکور سے تا تقرر نواب سر آسمانجاہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ تک آپ بالذات مہام سلطنت کو انجام دیتے رہے۔ ۱۳۰۷ھ میں ٹانگہ کا ایک ناگوار مقدمہ چلتا رہا۔ یکم ربیع الاول ۱۳۰۹ھ یکم اکٹوبر ۱۸۹۱ء کو مسٹر جیکب جوہری کے ہیرہ والے مقدمہ میں بمقام ایوان سیف آباد کمیشن نے آپ کا بیان قلمبند کیا ۱۵۔ شعبان ۱۳۱۷ھ کو آپ معہ ولیعہد بہادر بغرض ملاقات لارڈ کرزن بلدہ سے کلکتہ تشریف فرما ہو کر بعد انفراغ ملاقات ۲۹ رمضان ۱۳۱۷ھ کو مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ ۱۹ رمضان ۱۳۲۰ھ کو آپ معہ صاحبزادہ صاحب مدار المہام

وغیرہ بغرض شرکت دربار تاجپوشی بلدہ سے راہی دہلی ہوئے اور وہاں اس دربار کے جلوس میں آپ بھی والیسرائے بہادر کے ساتھ شریک تھے۔ اور ۹ شوال ۱۳۲۰ھ کو گورنمنٹ برطانیہ سے جی۔سی۔بی۔ کا خطاب اور سیاشس اور کالر بھی آپکو وہیں عطا ہوا اور ۱۰ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو دہلی سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ غرہ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ کو چو محلہ میں انگریزی دربار منعقد ہوا جس میں صاحب رزیڈنٹ نے ملک معظم کے جانب سے طلائی تمغہ عطا کیا۔ ۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ کو جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کا اغاز اور ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو اوس کا اختتام ہوا۔ ۱۵ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ کو آپ کی صاحبزادی نظام النسا بیگم صاحبہ کا مرض دق سے انتقال ہوا۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ اور ۲۸ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ کو حویلی قدیم میں آپ پر وبائی اثر (ہیضہ) ہوا تھا لیکن پرمشور کی دیا سے دونوں دفعہ ارام ہوگیا۔ ۲۸ شعبان ۱۳۲۶ھ کو آپ رود موسی کی طغیانی ملاحظہ فرمانیکے لئے تشریف لے گئے تھے اوسوقت ندی بہت زور پر بہتی رہنے کی وجہ سے اس کی ایک دھار میں آپ کی موٹر آگئی تھی معاً لوگون نے اوس کو دہار سے کھینچکر باہر نکال لیا۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ میں آپ معہ زنانہ کے حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ کی پہاڑی تشریف لے گئے چندروز وہاں قیام فرمانے کے بعد فلک نما پر اقامت گزین رہے۔ ۲ رمضان ۱۳۲۹ھ کو دن کے تین بجے آپ کا مزاج ناساز ہوا اور ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ کو دن کے گیارہ بجے آپ کی روح قالب عنصری سے پرواز کرگئی۔ بعد انتقال آپ کی نعش موٹر میں رکھکر دن کے دیڑھ بجے محل خلوت مبارک میں لائی گئی اور اوسی روز شب کے گیارہ بجے مکہ مسجد مقبرہ شاہی میں آپ کا جسد مبارک سپرد خاک کیا گیا۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی تعزیت کے طور پر تمام دفاتر و مدارس سات روز کے لئے بند رکھے گئے۔ ۲۹ رمضان ۱۳۲۹ھ آپ کو "حضرت غفران مکان رحمۃ اللہ علیہ" کا

لقب دیا گیا۔ اور آپ کی سالگرہ کے دن کی تعطیل بطور یادگار بدستور بحال رکھی گئی۔ ۱۲ شوال ۱۳۲۰ھ کو آپ کی مزار پر چہلم کی چادر پڑھائی گئی۔ تاریخ ۳ شعبان ۱۳۲۱ھ کو آپ کے مقبرہ پر برسی کی چادر چڑھائی گئی۔

۔ محبوب کالج واقع سکندر آباد ۱۸۶۶ء میں قائم ہوا۔

۔ محبوب نواز الدولہ سمیع الدین خاں۔ ۱۱ آذر ۱۲۸۲ف کو خدمت مفتی بلدہ پر آپ کا تقرر ہوا۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک آپ کو خانی بہادری محبوب نواز الدولہ عمدۃ العلما کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۰ رجب ۱۳۲۱ھ کو انتقال کیا۔

۔ محبوب نگر (ضلع)۔ اس کا لقب ناگر کرنول تھا۔ بعدہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ سے اس نام سے نامزد ہوا۔ (جریدہ ۲۹ شہریور ۱۲۹۹ف)۔

۔ محبوب یار جنگ۔ میر ریاست علی آپ نواب میر تہور علی صاحب جلال الدولہ بہادر کو کا نواب مختار الملک اول کے فرزند تھے۔ بتقریب دربار حکمرانی بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ آپ کو خانی۔ بہادری کا اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز محبوب یار جنگ کا اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ناظم الدولہ کا اور ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو بتقریب دربار عید اضحی ناظم الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ حضرت غفران مکان کے ایڈیکانگ تھے۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ کو مہتمی تعمیرات علاقہ صرفخاص پر آپ کا تقرر ہوا جس پر ۲ شوال ۱۳۲۵ھ تک مامور رہے۔ علاقہ صرفخاص میں بگیخانہ حضوری و دیگر خدمات بھی آپ کے تفویض تھے۔ ۲ شوال ۱۳۲۵ھ کو آپ نے انتقال کیا۔

۔ محتشم الدولہ نواب محمد وزیر الدین خان۔ آپ ۱۲۵۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۸۲ھ کو ایک مارواڑی کے قتل کے الزام میں قلعہ محمد نگر (بیدر) میں نظر بند کئے گئے تھے۔ بعد میں حسب الحکم نواب افضل الدولہ مغفرت مکان

۴ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ کو بیدر سے بلوالئے گئے۔ ۱۷ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ کو بلدہ میں آپکا انتقال ہوا آپ نواب آسمانجاہ کے بھائی تھے۔

محسن الملک کی کوٹھی۔ اس کوٹھی کو پستن جی مہرجی نے ۱۲۴۱ھ ۱۸۲۵ء میں تعمیر کرایا تھا۔ بعد میں نواب محسن الملک نے اس کو خریدا۔

محمد اشرف (ڈاکٹر)۔ آپ نواب لقمان الدولہ کے والد تھے۔ ۱۳ رمضان ۱۲۹۵ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

محمد چاند (مردہ) سرکردۂ چوبداران۔ معہ متعلقین ۱۲ رمضان ۱۲۷۵ھ کو خارج البلد اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس طلب کئے گئے۔ بعد میں مردہ مذکور معہ باز خاں جمعدار کے ۲۴ رمضان ۱۲۷۶ھ کو دوبارہ خارج البلد کئے گئے۔

محمد زماں خانصاحب (مولوی) اوستاد حضرت غفران مکان۔ بتاریخ ۷ جمادی الاول ۱۲۸۸ھ حضرت ممدوح کو فارسی تعلیم دینے کی غرض سے مقرر کئے گئے۔ ۶ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ کو سید محمد نامی مہدوی پٹھان کے ہاتھ شہید ہوے ۱۴ صفر ۱۲۹۳ھ کو اُن کے قاتل سے قصاص لیا گیا۔

محمد سلطان (شیخ) سردار بہادر۔ رسالہ و پلٹن علاقہ پائیگاہ نواب خورشید جاہ کے افسر تھے۔ ۸ صفر ۱۳۲۷ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

محمد شاہ صاحب (حضرت)۔ آپ حضرت شاہ خاموش صاحب کے خلیفہ تھے۔ ۲۴ محرم ۱۳۲۵ھ کو بلدہ میں آپ نے رحلت فرمائے۔ حضرت شاہ خاموش صاحب کی درگاہ کے احاطہ میں آپ کا مقبرہ ہے۔

محمد شکور جمعدار و تعلقدار پائیگاہ۔ ۱۲۹۶ھ میں آپ علاقہ نواب سر آسمانجاہ سے تعلقہ نارائن کھیڑہ و حسن آباد لیکر نواب رشید الدینخان وقار الامراء کے پاس چلے آئے۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ کو بلدہ میں انتقال کیا۔

ـــ محمد علی صاحب (مولوی)۔ سابق منتظم پیشی مہاراجہ بہادر پیشکار و مدار المہام سرکار عالی۔ اوایل ماہ ذیحجہ ۱۳۳۱ھ میں خارج البلد کئے گئے۔ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ کو بمقام سورت آپکا انتقال ہوا۔

ـــ محمد مقیم انصار جنگ کا انتقال ۲۱ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ کو ہوا۔ آپ علاقہ پائیگاہ میں تعلقدار اور نواب ولایت جنگ بہادر صدر المہام عدالت و کوتوالی کے نانا تھے۔

ـــ محمد یار خاں محی الدولہ۔ آپ سرکار عالی کے صدر الصدور تھے۔ ۲۵ محرم ۱۲۸۲ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

ـــ مدارس کا قیام بغرض تعلیم اطفال ہر ہر ضلع میں ۱۲۶۹ف میں منجانب سرکار ہوا۔

ـــ مدرسۂ عالیہ۔ جس کو نوبل اسکول بھی کہتے ہیں۔ ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۳ء میں نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کے دیوڑھی میں قائم ہوا تھا جس میں صرف معزز امرا و شرفاء کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ ۱۲۹۳ھ میں مدرسۂ مذکور دیوان کی دیوڑھی سے رسبولڈ کی کوٹھی میں منتقل کیا گیا۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۹۷ھ کو یہ خصوصیت اوٹھا دیگر عام لڑکوں کو بھی اوس میں شریک ہونے کی اجازت دی گئی۔ بعد میں ۲ محرم ۱۳۳۲ھ کو مدرسۂ مذکور وہاں سے اسد باغ میں منتقل ہوا جو فتح میدان کے قریب واقع ہے۔

ـــ مڈل کا انگریزی امتحان علاقہ سرکار عالی میں ۱۳۰۱ف سے جاری ہوا اس کے قبل یہ امتحان مدراس یونیورسٹی کے جانب سے لیا جاتا تھا۔

ـــ مڈیکل اسکول چادر گھاٹ (بغرض تعلیم ڈاکٹری) ۱۲۵۴ف میں قائم ہوا ۱۸۸۴ء ۱۲۹۳ف تک یہاں زبان اردو میں تعلیم ہوتی تھی مگر ۱۸۸۵ء سے وہ تعلیم انگریزی زبان میں دیجا رہی ہے۔ اسکول مذکور جو رزیڈنسی ہاسپٹل چادر گھاٹ میں قدیم سے

جاری تھا وہ ۲۴ جون ۱۹۲۱ء کو وہاں سے اوٹھا دیکر سیف آباد میں منتقل کردیا گیا۔ اور مڈیکل بورڈنگ ہوس بھی علاقہ رزیڈنسی سے سیف آباد منتقل کیا گیا۔ اوایل ماہ اگسٹ ۱۹۲۱ء میں مڈیکل اسکول کا نام عثمانیہ مڈیکل کالج رکھا گیا۔

ـــ مراۃ القوانین۔ یہہ رسالہ ماہ مہر ۱۲۸۷ف سے شائع ہونا شروع ہوا۔ چند ماہ جاری رہکر بند ہوگیا۔ حیدرآباد میں یہ پہلا قانونی رسالہ تھا جو باہتمام مولوی مہدیعلیخاں (نواب محسن الملک) معتمد مال شائع ہوا تھا۔

ـــ مردم شماریاں۔ ابتک ممالک محروسہ سرکار عالی میں حسب ذیل مردم شماریاں ہوئیں۔

(۱) پہلی مردم شماری ۱۷ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ م ۱۷ فبروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی سال مذکور کی مردم شماری (۹۸۴۵۵۹۴) تھی جس میں (۵۰۰۲۱۳۷) مرد تھے اور (۴۸۴۳۴۵۷) عورت۔ مردوں میں خواندہ (۳۱۳۹۹۸) اور ناخواندہ (۴۶۸۸۲۱۹) تھے۔ عورتوں میں خواندہ (۹۴۶۲) تھے اور ناخواندہ (۴۸۳۸۴۹۵) اور مکانات کی تعداد (۲۰۷۰۸۲۴) تھی۔

(۲) دوسری مردم شماری۔ ۱۳ رجب ۱۳۰۸ھ م ۲۳ فبروری ۱۸۹۱ء کو ہوئی جس کی مردم شماری (۱۱۵۳۷۰۴۰) تھی جس میں (۵۸۷۳۱۲۹) مرد اور (۵۶۶۳۹۱۱) عورت۔ مردوں میں خواندہ (۳۶۳۸۳۲) اور ناخواندہ (۵۵۰۹۲۹۷) اور عورتوں میں خواندہ (۶۹۲۰) اور ناخواندہ (۵۶۵۶۹۹۱) تھی۔ تعداد خانہ شماری (۲۲۸۳۷۸۷) تھی۔

(۳) تیسری مردم شماری۔ ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ م یکم مارچ ۱۹۰۱ء کو ہوئی جس کی مردم شماری (۱۱۱۴۱۱۴۲) تھی۔ جن کے منجملہ مرد (۵۶۷۳۶۲۹) تھے اور عورت (۵۴۶۷۵۱۳)۔ مردوں میں خواندہ (۳۱۰۲۸۶) اور ناخواندہ

(۴۳۴۳۳۶۳۵) تھے۔ اور عورتوں میں خواندہ (۱۸۸۸۳) اور ناخواندہ (۵۴۶۷۵۱۳) تھی۔ تعداد خانہ شماری (۲۲۸۳۴۴۷) تھی۔

(۴) چوتھی مردم شماری۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ م ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء کو ہوئی۔ سال مذکور کی مردم شماری (۱۳۳۷۴۶۶۶) تھی۔ جن کے منجملہ مرد (۶۷۹۷۱۱۸) تھے اور عورت (۶۵۷۷۵۵۸)۔ مردوں میں خواندہ (۳۶۸۱۶۶) اور ناخواندہ (۶۵۱۰۰۶۳۰۱) تھے۔ اور عورتوں میں خواندہ (۲۴۰۷۷) اور ناخواندہ (۶۵۵۳۴۸۱) تھی۔ تعداد خانہ شماری (۲۷۱۳۸۴۵) تھی۔

(۵) پانچویں مردم شماری۔ ۷ رجب ۱۳۳۹ھ م ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو ہوئی۔ جملہ تعداد مردم شماری (۱۲۴۷۱۷۷۰) تھی جس میں مرد (۶۳۴۵۰۷۱) اور عورت (۶۱۲۶۶۹۹) تھے اور مردوں میں خواندہ (۳۲۱۸۵۰) اور ناخواندہ (۶۰۲۴۲۲۱) تھے*

مرزا علیخاں (ڈاکٹر)۔ آپ حضوری طبیبوں میں سے تھے۔ بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ بتقریب دربار نوروز آپ کو خانی۔ بہادری۔ حکیم الممالک کا خطاب عطا ہوا تھا۔ ۱۵ رمضان ۱۳۱۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

مرلی دھر کا باغ واقع ترب بازار۔ اس باغ اور دیول کی تعمیر ۱۲۶۲ھ میں ہوئی اور جاترا کا اغاز بھی اسی سنہ سے ہوا۔

مرلی منوہر (راجہ)۔ آپ راجہ اندرجیت مرحوم کے فرزند اور راجہ شیوراج بہادر کے بھائی تھے۔ ۱۲۷۷ھ م ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ عالیہ میں تعلیم پائے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کے۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک مہاراج نوازونت کے اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک آصف نوازونت کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔

نوٹ۔ یہہ کل مردم شماریاں رات میں ہوئیں۔

*(بقیہ) اور عورتوں میں خواندہ (۳۵۰۷۴) اور ناخواندہ (۶۰۸۲۹۲۲) تھیں اور تعداد خانہ شماری (۲۷۰۱۰۶) تھی۔

۳ ر اسفندار ۱۳۰۲ف کو خدمت صدر محاسبی سرکار عالی پر آپ کا تقرر ہوا - ۶ ر شہریور ۱۳۰۲ف کو جب نواب محسن الملک وظیفہ پر علیحدہ ہوئے اور عارضی طور پر دفتر فنانس دفتر صدر محاسبی میں ضم ہوا تو اوسوقت آپ ہی ۱۸ ر شہریور تک فنانس کا کام بھی انجام دیتے رہے - ۱۵ ر آذر ۱۳۱۴ف کو صدر محاسبی کا جائزہ مولوی محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب کو دیکر خدمت سے علیحدہ ہوئے - چند سال کے بعد مرض سرطان میں مبتلا ہونیکی وجہہ سے بغرض علاج ولایت گئے لیکن وہاں کی آب ہوا ناموافق ہونے سے بلدہ واپس آکر اسی مرض میں ۷ ر ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو انتقال کر گئے - راجہ اندر کرن بہادر صوبہ دار آپ کے فرزند اکبر ہیں -

۔ مرہٹوں نے ۸۵۷ھ میں قلعہ چاکن کے مسلمانوں پر حملہ کرکے اونہیں قتل کردیا - اور ۱۰۹۶ھ میں بمقام رام سیز شہاب الدین کو شکست دی اور ۱۱۱۷ھ میں خاندیس اور برار پر قبضہ کیا - مرہٹوں اور نواب میر نظام علیخاں غفران مآب کے مابین ۱۲۱۰ھ م ۱۷۹۵ء میں بمقام بیدر جو مقابلہ ہوا اوس میں نواب ممدوح کو شکست ہوئی اور دولت آباد اور دیگر علاقہ جات محاصلی سالانہ (۔۔۔) مرہٹوں کے حوالہ کئے گئے -

۔ مستحکم جنگ - ۲۳ ر جمادی الاول ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار نوروز محبوب یار الدولہ کا اور ۲۷ ر جمادی الاول ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فیاض الملک کا خطاب عطا ہوا - علاقہ صرف خاص میں آپ متعدد خدمات پر رہ چکے تھے - ۹ ر رجب ۱۳۱۸ھ کو انتقال کیا -

۔ مسٹر جان جوسف ڈفانس - علاقہ پائیگاہ میں اعلی خدمت پر مامور تھا - وہاں اس نے بہت سے اصلاحیں کیں - ۲۳ ر جنوری ۱۸۴۳ء م ۲۱ ر ذیحجہ ۱۲۵۸ھ کو انتقال کیا جہاں نما کے قریب چرچ میں دفن ہوا - دیوڑھی نواب وقار الامرا کے

عقب میں جو سڑک ہے وہ اس کے نام سے ابتک مشہور ہے۔
ــ مسجد جعفری کے بارے میں (یہاں شیعہ و سُنی میں کچھ مناقشہ ہوگیا تھا)
بذریعہ فرمان خسروی فرینہ ۲ ؍ رمضان ۱۳۱۶ھ بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۳ ؍
اسفندار ۱۳۰۸ف حکم انتظامی شائع ہوا جس سے یہہ مناقشہ رفع ہوگیا۔
ــ مسیح الزماں خانصاحب (مولوی) آپ مولوی محمد زماں خانصاحب
شہید کے بھائی تھے۔ اوایل ماہ محرم ۱۲۹۳ھ سے ۱۳۰۲ھ تک حضرت غفران
مکان کے اوستادرہ چکے تھے۔ ۱۳ ؍ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ کو اپنے وطن میں انتقال کیا۔
ــ مسکین شاہ صاحب (حضرت)۔ آپ ۲۰ ؍ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو رحلت
فرماہوے۔ آپ کا مزار اندرون دروازہ علی آباد واقع ہے۔
ــ مسلم پل۔ اس پل کے تعمیر کی بنا، نواب لایق الدولہ مسلم جنگ بہادر
جمعدار عرب نے ۱۹ ؍ ذیحجہ ۱۳۱۱ھ کو ڈالی تھی۔ ۲۰ ؍ شوال ۱۳۱۸ھ کو اس کی
تعمیر ختم ہوئی۔ نواب ممدوح نے اپنے ذاتی اخراجات سے اس کو بنوایا تھا
اس لئے ان کے نام سے مسلم پل مشہور ہوا۔ اس کا افتتاح ۵ ؍ محرم ۱۳۱۹ھ
کو حضرت غفران مکان کے ہاتھ سے ہوا۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ کو رود موسی
کی طغیانی کے باعث جو نقص اس میں پیدا ہوگیا تھا اس کی درستی کرائی گئی۔
۱۳۳۸ھ میں اس پل کے سابقہ کمانوں میں اور دو جدید کمان بڑہائے گئے۔
اور سڑک میں توسیع کرکے دونوں بازوں پر فیٹ پاتھ بنادے گئے جس کی
تعمیر میں (۱۱۰۱۱۲۳ ؍ ؍) روپیہ صرف ہوا۔ یہہ کام ٹھیکہ پر سے کرایا گیا تھا۔
آخر ماہ شوال ۱۳۳۹ھ کو پل کا دروازہ شکست کرکے راستہ کشادہ کردیا گیا۔
ــ مسلم جنگ۔ آپ کو بتاریخ یکم شوال ۱۳۰۱ھ بتقریب دربار عید الفطر
غالب جنگ۔ لایق الدولہ کا اور ۱۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار

سالگرہ مبارک غالب الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ عروب علاقہ سرکار عالی کے مشہور جمعدار تھے۔ مسلم پل آپ کے ذاتی صرفہ سے تعمیر کیا گیا۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ کو بلدہ میں انتقال ہوا۔

ــ مشتاق حسین (مولوی) نواب انتصار جنگ وقار الملک۔ غرہ دے ۱۲۸۴ف کو مددگاری معتمد صدر المہام عدالت پر آپ کا تقرر ہوا۔ جس زمانہ میں نواب رشید الدینخاں وقار الامرا اور نواب بشیر الدولہ میں خانگی نزاع کے باعث کشیدگی تھی اوس وقت ۲ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کو آپ نواب بشیر الدولہ کے مقدمہ کے پیروی کے غرض سے کلکتہ گئے اور وہاں اس واقع کا حال کسی جلیل القدر انگریز سے کہدیا تھا اس علت میں حسب تحریک نواب رشید الدینخاں نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے انہیں خدمت اور ریاست سے علیحدہ کردیا تھا بعد انتقال نواب رشید الدینخاں نواب سر سالار جنگ اعظم مدار المہام نے ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں انھیں حیدرآباد طلب کر کے ان کو پھر خدمت عطا کی۔ غرہ اسفندار ۱۲۹۲ف کو صدر تعلقدار سمت جنوبی ہوے اور اسی سنہ میں معتمد عدالت کئے گئے جس پر ۲۷ فروردی ۱۲۹۳ف تک کارگذار تھے۔ ۲۵ اردی بہشت ۱۲۹۳ف کو بعہد وزارت نواب عماد السلطنۃ رکن مجلس مالگذاری ہوے۔ بعد شکست مجلس مال یکم اسفندار ۱۲۹۴ف صوبہ ورنگل کے صوبہ داری پر بھیجے گئے۔ بعہد وزارت نواب سر آسمانجاہ اوایل ماہ اسفندار ۱۲۹۷ف میں معتمد مال ہوے۔ معدنیات کے معاملہ میں منجانب سرکار نواب محسن الملک بہادر معتمد فنانس ۲۷ خورداد ۱۲۹۷ف کو ولایت تشریف لے گئے تھے اونکی واپسی (۲۹ مہر ۱۲۹۷ف) تک علاوہ اپنے کام معتمدی مالگذاری کے معتمدی فنانس کا کام بھی انجام دیتے رہے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری

انتصار جنگ کا اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک وقار الدولہ وقار الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو خدمت سے سبکدوش اور ہمیشہ کے لئے حیدرآباد سے روانہ کردئے گئے۔ ۱۴ فروردی ۱۳۲۰ف کو اُن کے نام خزانہ شاہی سے سات سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر ہوا۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو بمقام امروہہ آپ نے انتقال کیا۔
مُشکل کُشا (عرس کوہ مولا)۔ اس عرس کی ابتدا سلطان ابراہیم قطب شاہ (جلوس ۱۲ رجب ۹۵۷ھ وفات ۱۲ ربیع الثانی ۹۸۸ھ) کے زمانہ سے ہوئی۔ ہر سال ۱۶ رجب کو عرس ہوا کرتا ہے۔
مشیر تعلیمات کے عہدہ پر مسٹر میے ہیو ایم اے کا یکم اسفندار ۱۳۱۹ف سے تقرر ہوا تھا۔ یہ عہدہ جدید قایم کیا گیا تھا۔ آخر ماہ بہمن ۱۳۲۱ف میں شکست کیا گیا۔
مشیر دکن (اخبار)۔ ابتداً ۲۸ فبروری ۱۸۸۷ء کو دکن پنچ کے نام سے جاری ہوا۔ بعد میں ۱۲ مارچ ۱۸۹۲ء کو اس کا نام اخبار مشیر دکن سے بدل دیا گیا اور ہفتہ واری شائع ہونے لگا بعد ازاں ۲۲ اپریل ۱۸۹۷ء سے روزانہ ہوا اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۸ء تک برابر نکلتا رہا اس کے بعد بند ہوکر مدراس سے ہفتہ وار جاری ہوا اور وہاں ۱۲ مارچ ۱۸۹۹ء تک برابر نکلتا رہا۔ اسکے بعد پھر حیدرآباد سے روزانہ شائع ہوتا شروع ہوا۔
مشیر قانونی کا تقرر علاقہ سرکار عالی میں ۹ شہریور ۱۲۹۲ف کو ہوا۔
مظفر جنگ نواب ہدایت محی الدین خان۔ آپ نواب میر قمر الدین خان نظام الملک آصفجاہ مغفرت مآب کے نواسے۔ متوصل خان کے بیٹے اور بیجاپور کے صوبہ دار تھے۔ ۱۷ محرم ۱۱۶۴ھ کو حکمران سلطنت ہوئے اور ۱۷ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ

کو ہمت خان پٹھان کی بندوق سے شہید ہوے۔
۔ منظفر الدولہ نواب میر فتح علیخان نے ۱۲۷۵ھ مین بلدہ مین ہنگامہ اور بلوہ کیا تھا۔ اب نواب سکندرجاہ مغفرت منزل کے صاحبزادہ تھے۔
۔ منظفر جنگ بہادر نواب میر مبارک علی۔ آپ مرشدزادگان مین سے تھے ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور منظفر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ حسب جریدۂ غیر معمولی ۱۱ آبان ۱۳۲۲ف خدمت صدر المہامی امور مذہبی پہ ممتاز کیئے گئے اور بعد مین کونسل آف اسٹیٹ کے رکن بنائے گئے۔ جنابہ حضرت اللہ رکھی بیگم کی صاحبزادی ۲۶ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ کو آپ سے بیاہی گئین تھی۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ کو آپکا انتقال ہوا۔ آپ چند ماہ تک منصرم معین المہام عدالت وکوتوالی وامور عامہ بھی رہے ہین۔
۔ معتمدی مال۔ یہ محکمہ ابتداً ۲۹ آبان ۱۲۷۹ف م ۶ رجب ۱۲۸۶ھ کو قائم ہوا۔ محکمۂ صدر المہام مال اور مجلس مالگزاری اس کے تحت مین تھی۔ بعہد وزارت نواب وقار الامرا حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵ بہمن ۱۳۰۳ف محکمہ معتمدی مال معتمدی فنانس مین ضم کیا گیا۔ ۷ اردی بہشت ۱۳۰۵ف سے صیغہ مال کا تعلق دفتر معتمدی فنانس سے علٰحدہ کر کے مال کا کام مجلس مالگزاری سے راست سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہوتا رہا۔ ۲۷ آبان ۱۳۱۰ف کو بعہد وزارت مہاراجہ سر کین السلطنت پھر محکمہ معتمدی مال بدستور سابق قائم ہو کر مجلس برخاست کردی گئی۔
۔ معدنیات۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کا (۹۹) سال کے لئے ٹھیکہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بہ ۹ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ م یکم جنوری ۱۸۹۰ء سے مائننگ کمپنی کو دیا گیا۔ ۱۲ ڈسمبر ۱۸۹۳ء کو مائننگ کمپنی اور سرکار عالی کے فیمابین عہدنامہ

ہوا۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء کو معدن رائچور دوآبہ کا بھی پٹہ سرکار عالی کے طرف سے کمپنی کو دیا گیا۔ ۵ جولائی ۱۸۹۵ء م ۱۱ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ کو مائنگ کمپنی معدنیات کو (۹۰) سال کا ٹھیکہ دیا گیا۔

ــ **معروف علی شاہ صاحب قادری** (حضرت)۔ آپ ۱۷ شعبان ۱۳۲۷ھ کو رحلت فرما ہوئے۔ دروازہ دبیر پورہ کے باہر آپ کا مقبرہ ہے۔

ــ **معین الدینخاں نواب اعانت جنگ بہادر**۔ آپ نواب سر آسمانجاہ مرحوم کے صاحبزادہ ہیں۔ ۷ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ کو بمقام سرورنگر پیدا ہوئے بڑی دھوم دھام سے رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی۔ یکم رجب ۱۳۲۳ھ بمقام لالہ گوڑہ آپ کے والدہ جنابہ حضرتہ پرورش النسا بیگم صاحبہ کا انتقال ہو چکنے کے بعد اسٹیٹ پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ آپ کے زیر نگرانی دی گئی تھی۔ بعد میں حسب فرمان خسروی فرمیہ ۲۲ شوال ۱۳۳۰ھ مطبوعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳ آبان ۱۳۲۱ف بمصالح انتظامی دوسری پائیگاہوں کی طرح آپ کی پائیگاہ بھی سر برائن ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ کے زیر نگرانی دی گئی۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو آپ معہ اسٹاف بوجہ موسم گرما کشمیر تشریف لے گئے اور ۱۱ رجب السنہ کو بلدہ واپس ہوئے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ کو حسب الحکم اعلحضرت کام کا تجربہ حاصل کرنیکے غرض سے سرکاری طور پر اورنگ آباد تشریف لیجا کر چند روز کے بعد واپس آئے۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ کو بغرض حصول تجربہ امور متعلقہ صیغہ مال حسب الحکم سرکار معہ اسٹاف وزنانہ وغیرہ نظام آباد جاکر ۲۲ رمضان السنہ کو واپس ہوئے۔ ۱۷ رجب ۱۳۳۶ھ کو تقریب سالگرہ مبارک اعلحضرت قدر قدرت کی پیشگاہ سے آپ کو اعانت جنگ کا خطاب سرفراز ہوا۔

ــ **مقتدر جنگ** (عبد السلام خاں)۔ غرہ آذر ۱۲۷۵ف کو خدمت تحصیلداری

تعلقہ اودگیر پر مامور ہوے۔ اس کے بعد ضلع لنگسگور کے سوم تعلقدار بعد ضلع اطراف بلدہ کے اول تعلقدار اور ۱۲۹۱ف میں صدر المہام کوتوالی کے معتمد ۱۲۹۲ف میں صوبہ اورنگ آباد کے صدر تعلقدار ہوے ۱۲۹۴ف میں سمت شمالی کے صوبہ داری پر تبدل ہوے۔ ۱۲۹۶ف میں بھیر اورنگ آباد کی صوبہ داری پر تبادلہ ہوا ۱۳۰۲ف میں معتمد مال ہوے۔ ۱۵ بہمن ۱۳۰۳ف کو مجلس مالگزاری کے رکن دوم ہوے۔ ۲۷ آبان ۱۳۱۰ف کو صوبہ داری میدک پر تبادلہ ہوا یکم آذر ۱۳۱۷ف کو وظیفہ پر علیحدہ ہوے۔ ۱۲ آبان ۱۳۲۴ف کو اعلیحضرت نے مخصوص اعزاز علاقہ صرفخاص سے ممتاز فرمایا۔ آپ کو مقتدر جنگ کا خطاب بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ دربار خاص میں اور مقتدر الدولہ کا خطاب یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک عطا ہوا۔ ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ روز یکشنبہ کو بلدہ میں آپکا انتقال ہوا۔

مقرب جنگ (وحید منور خاں)۔ آپ یہاں کے مشہور لوگوں میں سے تھے آپ کے والد نواب حسن منور خاں ایک متمول شخص تھے ۱۲۷۵ھ میں اول تعلقداری ضلع بیڑ پر مامور ہوے وہاں سے ضلع اطراف بلدہ کی تعلقداری پر تبادلہ ہوا۔ ۱۹ اردی بہشت ۱۲۸۲ف کو صوبہ دار اورنگ آباد صدر تعلقدار سمت شمالی و غربی ہوے۔ ۳۰ رمضان ۱۲۹۹ھ کو محکمہ تقسیم تنخواہ محلات مبارک کے ناظم ہوے اور بعد انتظام مجلس انتظام صرفخاص مبارک مجلس مذکور کے رکن ہوئے۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا اور یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر مقرب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۵ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو خدمت صدر محاسبی سرکار عالی پر ممتاز کئے گئے اور سلخ اردی بہشت ۱۲۹۹ف کو وظیفہ پر علیحدہ ہوے ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک

مقرب الدولہ اور ۷ ر جمادی الاول ۱۳۱۶ ہ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک متہور الملک کا خطاب عطا ہوا - ۱۳ ر تیر ۱۳۱۲ ف کو صرفخاص مبارک کے معتمدی دی گئی - ۶ ر اسفندار ۱۳۱۹ ف کو خدمت مذکور سے علحدہ ہوے ۱۴ ر ربیع الاول ۱۳۳۱ ہ کو بلدہ میں انتقال کر گئے -

- مقنن دکن - یہہ قانونی رسالہ ماہ آذر ۱۲۹۵ ف سے شائع ہونا شروع ہوا اور فروردی ۱۳۱۲ ف سے بند ہو گیا -

- مکانات - حدود صفائی بلدہ و بیرون بلدہ پر یکم آذر ۱۳۰۴ ف سے اور اسی سنہ سے گاڑیوں اور جانوروں پر بھی ٹکس قائم ہوا -

- مکٹ رام (راجہ) کا انتقال ۷ ر شوال ۱۲۷۱ ہ کو ہوا -

- مکرم الدولہ - ۲۹ ر آبان ۱۲۷۹ ف م ۶ ر رجب ۱۲۸۶ ہ کو خدمت صدر المہام مال سے سرفراز اور بہ سبب ناسازی مزاج ۲۴ ر فروردی ۱۲۹۱ ف م ۱۰ ر ربیع الثانی ۱۲۹۹ ہ کو خدمت مذکور سے مستعفی ہوے - ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۴ ہ میں نواب سالار جنگ اول کی صاحبزادی صاحبہ سے آپکی شادی ہوئی - ۵ ر جمادی الثانی ۱۲۹۸ ہ کو آپ لنڈن تشریف لیگئے اور ۲۰ ر رمضان ۱۲۹۹ ہ کو واپس بلدہ داخل ہوے - ۲۶ ر شعبان ۱۳۲۳ ہ کو بنگلہ واقع نارائن گوڑہ میں آپ کا انتقال ہوا -

- مکہ مسجد - اس عمارت کی بنیاد سلطان محمد قطب شاہ کے ہاتھ سے سنہ ۱۰۲۳ ہ میں رکھی گئی تھی - ابتداً اس کا نام "بیت العتیق" رکھا گیا تھا بعد ازاں ۱۰۹۸ ہ میں اس کا نام مکہ مسجد سے بدل گیا - اس کی تکمیل مختلف بادشاہان قطب شاہیہ شاہان مغلیہ و فرمارویان آصفیہ کے عہد میں عمل میں آئی -

- ملا عبد القیوم صاحب (مولوی) - آپ کی ابتدائی ملازمت سرکار عالی میں ۶ ر بہمن ۱۲۸۵ ف کی ہے ۱۳ ر بہمن ۱۲۹۶ ف کو ڈپٹی کمشنری انعام پر

تقرر ہوا۔ بعد میں تعلقدار ضلع لنگسگور رہے۔ ۱۸ آذر ۱۳۱۱ف کو وظیفہ پر علحدہ ہوے۔ ۸ رمضان ۱۳۲۵ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا اور گلبرگہ میں دفن کیگئے
سـ ملک کافور نے ۷۰۵ھ میں ورنگل پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ۷۱۲ھ میں اوس پر قابض ہوا۔
سـ ملکی (دفتر) جس کو دارالانشا یا منشی خانہ بھی کہتے ہیں۔ یہہ سرکار عالی کا بہت قدیم دفتر ہے حسب جریدہ غیر معمولی ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ف دفتر پرایوٹ سکرٹری مدارالمہام میں ضم کیا گیا۔
سـ مہو (کاغذ) علاقہ سرکار عالی۔ ۱۲۷۲ھ سے رائج ہوا۔ علاقہ برار کے لئے کاغذ مہور سابق سے علاقہ سرکار عالی میں طبع ہوکر جایا کرتا تھا وہ بزمانہ انریبل صاحب رزیڈنٹ پچلی پلاوڈن ۱۳۱۲ھ م ۱۸۹۴ء سے موقوف ہوکر برار ہی میں طبع ہونے لگا۔
سـ منٹو (لارڈ) گورنر جنرل والیسرائے ہند ولیڈی صاحبہ۔ یکم شوال ۱۳۲۵ھ م ۸ نومبر ۱۹۰۷ء کو غار ہائے یلورہ ملاحظہ کرنیکے غرض سے آئے بعد ۴ شوال ۱۳۲۵ھ م ۱۲ نومبر ۱۹۰۷ء کو بلدہ تشریف لائے فلک نما میں فروکش ہوے حسب پروگرام دعوت وغیرہ ہوئی اور ۹ شوال ۱۳۲۵ھ کو یہاں سے جانب بجواڑہ روانہ ہوے۔ بلدہ تشریف لانے والے والیسرایوں میں چھٹے والیسرائے تھے۔
سـ منشی عالم سے لیکر منشی فاضل تک کے امتحانات علاقہ سرکار عالی میں ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء سے شروع ہوے۔ بعدہ ۱۳۱۶ف میں پنجاب یونیورسٹی سے اس کا تعلق قطع کرکے سررشتہ تعلیمات علاقہ سرکار عالی کی نگرانی میں دیدیا گیا۔
سـ منصورالدولہ کرارجنگ کا انتقال ۱۶ شوال ۱۲۹۲ھ کو ہوا۔

ــ منور الدولہ نواب منور علیخان ۔ ۶ ۔ ربیع الاول ۱۲۲۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۵ ۔ محرم ۱۲۶۹ھ کو انتقال کئے ۔ آپ نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے صاحبزادہ تھے ۔

ــ منی آرڈر کا طریقہ ملک سرکار عالی میں ۱۵ ۔ آبان ۱۳۱۹ف کو جاری ہوا ۔

ــ منیر الملک ۔ آپ نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام کے والد تھے ۔ ۱۵ ۔ رجب ۱۲۴۴ھ کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز ہوئے اور ۔ شعبان ۱۲۴۷ھ کو آپ کا انتقال ہوا ۔

ــ منیر الملک (نواب میر سعادت علیخاں صاحبزادہ اصغر نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام) ملاحظہ ہو (ردیف س) سعادت علیخاں ۔

ــ موازنہ مداخل و مخارج علاقہ دیوانی باقاعدہ طور پر ۱۲۸۸ف سے ترتیب پانا شروع ہوا اور علاقہ صرف خاص میں ۱۲۹۱ف سے ۔ لیکن صرفخاص کا موازنہ مثل علاقہ دیوانی کے طبع نہیں کیا جاتا ۔

ــ موسی ریمنڈ جوچیم (موسی رحمو) ۔ یہہ شخص ۲۵ ۔ سپٹمبر ۱۷۵۵ء کو علاقہ فرانس میں پیدا ہوا تھا پہلے پانڈے چری (علاقہ فرنچ) میں ملازمت اختیار کی ۔ بعدہ سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوا ۔ کھرڈے کے جنگ میں شریک تھا ۔ پانچ ہزار فوج اس کی ماتحتی میں تھی ۔ ۲۵ ۔ مارچ ۱۷۹۸ء کو اس کا انتقال ہوا ۔ سرور نگر کے راستے میں ایک ٹیکڑی (موسی رحمو) کے نام سے مشہور ہے وہیں اسکی قبر ہے ۔

ــ موسیٰ صاحب قادری (حضرت) ۔ آپ ۲۱ ۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۱۵ھ کو رحلت فرما ہوئے دروازہ پل قدیم کے اندر ان کے نام سے جو احاطہ اور گنبد ہے اس میں آپ کا مقبرہ ہے ۔

ـــ مومن آباد (تعلقہ) - اس کا نام سابق میں تعلقہ انبہ جوگائی تھا - ۵ ہر شوال سنہ ۱۳۲۱ھ
سے موجودہ نام سے بدل گیا - (جریدہ ۲۳ ہر اسفندار سنہ ۱۳۱۳ف)

ـــ مہدوی پٹھانوں کے ہاتھ - مولوی عبدالکریم صاحب سلخ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ھ
کو میر عالم کی مسجد میں شہید ہوئے - جس کی وجہ سے ۳ ہر محرم سنہ ۱۲۳۸ھ روز جمعہ
کو سنت جماعت اور مہدوی پٹھانوں میں کشت خون ہوا۔

ـــ مہدی علیخاں نواب محسن الملک (مولوی) - آپ سرکار عظمت مدار کے
علاقہ میں اٹاوہ کے تحصیلدار تھے - بزمانہ وزارت نواب سالار جنگ اعظم
بلدہ آئے - ۱ ابہمن سنہ ۱۲۸۳ف کو آپ کے لئے ایک جدید عہدہ (مجوزکارروائی)
قائم ہوا جس پر آپ مامور ہوئے - سنہ ۱۲۸۵ف میں خدمت معتمد مالگزاری سے
سرفراز ہو کر معتمدی مال اور نظامت بندوبست کا کام بھی جنرل گلاسفرڈ کے
آنے تک انجام دیتے رہے - ۲۳ ہر جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار
نوروز خانی بہادری - منیر نواز جنگ کا اور ۲ ہر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار
نوروز محسن الملک کا خطاب عطا ہوا - یکم اسفندار سنہ ۱۲۹۴ف کو بعہد وزارت
نواب عماد السلطنۃ معتمد پولٹیکل فنانس بنائے گئے - ۴ ہر رجب سنہ ۱۳۰۴ھ کو آپکی
ماہوار میں ایک ہزار روپیہ کا اضافہ کیا گیا - ۲۱ ہر شعبان سنہ ۱۳۰۵ھ کو ریلوے
و معدنیات کے معاملہ میں بغرض ادائی شہادت منجانب سرکار دیگر اصحاب کے
ساتھ آپ ولایت گئے اور ۵ ہر صفر سنہ ۱۳۰۶ھ کو بلدہ واپس آئے - ۲۰ ہر آذر سنہ ۱۳۰۲ف
کو نواب وقار الملک وظیفہ پر علحدہ ہو چکے تھے اوس وقت آپ سابقہ معتمدی فنانس
کے علاوہ منصرم معتمد مال بنائے گئے - یکم محرم سنہ ۱۳۱۱ھ کو بعہد وزارت نواب
سر آسمانجاہ آپ خدمت سے وظیفہ پر علحدہ کئے گئے اور بلدہ سے بمبئی روانہ
ہوئے - ۳ ہر شہریور سنہ ۱۳۰۲ف کو آپ کے نام آٹھ سو روپیہ ماہواری وظیفہ

خزانہ شاہی سے مقرر ہوا۔ یہاں سے جانیکے بعد علیگڈھ کالج کے سکریٹری ہوئے
۸ رمضان ۱۳۲۵ھ کو بمقام شملہ آپ کا انتقال ہوا اور علیگڈہ میں دفن ہوئے۔
ــ میاں مشک کی سرا۔ پل قدیم اور کاروان ساہو کے درمیان یہہ سرا واقع ہے۔ اس کا بانی میاں مشک قطب شاہوں کے خواجہ سراوں میں سے تھا۔ یہہ سرا اور اوسکی متعلقہ مسجد ۱۰۳۲ھ میں بنائی گئی ہے۔ اسی کے نام سے ایک حمام بھی موجود ہے جو اس وقت تک زیر استعمال ہے۔
ــ میر جملہ کا تالاب۔ یہہ تالاب بعہد سلطان ابوالحسن تانا شاہ ۱۰۶۰ھ میں بنایا گیا۔ کثرت باران کے باعث ۱۳۰۵ھ میں بند ٹوٹ گیا تھا تو اس کی ترمیم بھی ہوئی تھی۔
ــ میر عالم نواب سید ابوالقاسم۔ آپ ۱۱۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۰۶ھ م ۱۷۹۱ء میں حضرت نواب میر نظام علیخاں غفران ماب کے جانب سے بطور سفیر لارڈ کارنوالیس کے پاس گئے تھے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۲۱۹ھ کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز ہوئے۔ ۲۰ شوال ۱۲۲۳ھ کو انتقال ہوا۔ تالاب میر عالم آپ ہی کا یادگار ہے۔
ــ میر عالم کا تالاب۔ اس تالاب کو سید ابوالقاسم میر عالم مدار المہام نے ۱۲۲۱ھ میں تعمیر کرایا جس میں (۲۲) لاکھ روپیہ صرف ہوئے۔
ــ میر محمود صاحب (حضرت)۔ آپ یہاں کے مشہور بزرگان دین سے تھے۔ ۱۳ شعبان ۱۲۱۲ھ کو رحلت فرما ہوئے۔ آپ کا مقبرہ تالاب میر عالم کے قریب ایک پہاڑی پر واقع ہے وہ پہاڑی میر مومن صاحب کے نام سے مشہور ہے
ــ میر نواب کا انتقال یکم ذیقعدہ ۱۲۵۳ھ کو ہوا اور پرانے پل کے قریب دفن ہوئے۔

ـ میسور (ریاست) کی تقسیم کے نسبت فیمابین نواب میر نظام علیخاں غفران مآب اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۷ محرم ۱۲۱۴ھ م ۲۲ جون ۱۷۹۹ء کو عہدنامہ ہوا۔
ـ میکسی اور اوسکی دختر مسماۃ جمیلہ بیگم معہ داماد کے ۱۶ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ کو خارج البلد کئے گئے
ـ میگڈالا (لارڈ) کمانڈر انچیف ہند۔ ۱۱ ماہ ذیحجہ ۱۲۹۰ھ م ۳۰ جنوری ۱۸۷۴ء کو بلدہ آئے سرکار عالی کے جانب سے باغ عامہ میں نہایت پرتکلف دعوت دی گئی۔ چار پانچ روز کے بعد واپس گئے۔

ردیف (ن)

ـ نارائن راؤ معتمد خانگی نواب شمس الملک ظفر جنگ مرحوم ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ کو خارج البلد ہوے۔
ـ نارتھ بروک (لارڈ) وائسرائے کشور ہند ۱۶ رمضان ۱۲۸۸ھ م ۲۶ نومبر ۱۸۷۱ء کو غارہائے یلورہ کے دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔
ـ ناردرن سرکار کے علاقہ میں جو فرنچ لوگ تھے ان کو کرنل فورڈ کی فوج نے ۱۱۷۱ھ م ۱۷۵۷ء میں وہاں سے نکالدیا اور نواب صلابت جنگ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی میں عہدنامہ ہوا۔ اس علاقہ کے نسبت ۱۲ صفر ۱۱۷۹ھ م ۱۲ اگسٹ ۱۷۶۵ء کو آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے بادشاہ دہلی سے فرمان حاصل کیا۔ پھر یہہ علاقہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرف سے ۱۱۹۵ھ م ۱۷۸۰ء میں نواب میر نظام علیخاں غفران مآب کو واپس دیدیا گیا۔
ـ ناصر الدولہ نواب میر فرخندہ علیخاں آصف جاہ رابع غفران منزل۔ ۲۴ رمضان ۱۲۰۸ھ کو آپ قلعہ محمد آباد بیدر میں تولد ہوے۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ کو

تخت نشین ہوے اور ۲۲ رمضان ۱۲۷۳ھ کو بلدہ میں انتقال فرمایا۔
ـــ ناصر جنگ نواب میر احمد خاں نظام الدولہ خلف دوم مغفرت ماب۔ ۱۸ محرم ۱۱۲۴ھ کو تولد اور ماہ ذیحجہ ۱۱۵۳ھ میں بہ علت بغاوت گرفتار اور ۹ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ کو تخت نشین اور ۱۷ محرم ۱۱۶۴ھ کو ہمت خاں کڑپے والے کے ہاتھ سے شہید اور روضہ خلد آباد میں دفن ہوے۔
ـــ نانک بخش (راجہ) صاحبزادہ مہاراجہ چندولال بہادر پیشکار کا انتقال ۲۴ شوال ۱۲۸۶ھ کو ہوا۔
ـــ نانک رام (راجہ) بہادر کا انتقال ۱۲۵۵ھ میں ہوا۔
ـــ ناگ پنچمی کا میلہ جوبارادری نواب خورشید جاہ میں ہوا کرتا ہے۔ اسکی ابتدا ۱۲۴۲ھ سے پائی جاتی ہے اس سے قبل کا حال معلوم نہیں ہوا۔
ـــ ناگ سانپوں کو ناگ پنچمی تہوار کے روز پوجا کرانے کی غرض سے ایرکل واڑ گھر گھر لئے پھرتے تھے اس طریقہ کو ۱۳۳۶ھ سے سرکار نے موقوف کرادیا۔
ـــ نام پلی۔ اس محلہ کے سابقہ مکانات بہ ادائی معاوضہ ۱۳۳۵ھ میں منجانب سرکار شکست کرادے گئے اور جدید وضع کے مکانات بناکر اس کو دوبارہ آباد کیا گیا۔
ـــ نرندر بہادر نارائن پرشاد مہاراجہ بہادر۔ آپ راجہ چندلال کے پوتے تھے ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۴۴ھ کو پیدا ہوے۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۵۰ھ کو رسم زنار بندی ادا ہوا۔ ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ھ کو جس تاریخ میں نواب سلار جنگ اعظم خدمت مدار المہامی پر سرفراز ہوے اوسی تاریخ کو آپ خدمت پیشکاری پر سرفراز ہوے۔ ۱۰ ذیحجہ ۱۲۷۳ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ راجہ راجایان کا

اور ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی حضرت غفران مکاں مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۷ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ کو تقسیم تنخواہ محلات و اقربایان حضوری کی خدمت پر مامور ہوئے۔ ۲ ربیع الثانی ۱۲۸۲ھ کو جب نواب سالارجنگ اعظم مدارالمہام اورنگ آباد تشریف لے گئے تھے اُس وقت آپ منصرمانہ طور پر خدمت مدارالمہامی کو انجام دیتے رہے۔ بعد انتقال نواب سالارجنگ اعظم مدارالمہام ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ سے ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ تک منصرم مدارالمہام رہے۔ ۱۳ رمضان ۱۳۰۶ھ کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

نر ہر راؤ (راجہ) راجہ رائے رایاں امانت ونت سر دفتر دفتر دیوانی کا انتقال ۱۲ صفر ۱۲۷۲ھ کو ہوا۔

نشی کانت چٹوپادھیا (ڈاکٹر) باشندہ بنگال ۲۰ اردی بہشت ۱۲۹۵ف کو علاقہ تعلیمات سرکار عالی میں ملازم ہوئے۔ نظام کالج میں لکچرار زبان انگریزی تھے۔ پھر خدمت سے کنارہ کش ہوئے کچھ عرصہ تک ریاست میسور میں پروفیسر تاریخ رہے۔ وہاں ملازمت سے علحدگی اختیار کرکے حیدرآباد میں اقامت گزیں ہوئے مذہب اسلام قبول کرکے عزیز الدین نام رکھا۔ اسکے بعد اسی پر مستقیم نہیں رہے ۱۲ صفر ۱۳۲۶ھ کو انتقال ہوا۔

نصر اللہ خاں (آغا)۔ ۹ تیر ۱۲۸۰ف کو ملازم سرکار عالی ہوئے۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی حضرت غفران مکان۔ خانی۔ بہادری اور دولت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ ۲ مہر ۱۲۹۴ف کو مہتمم کاغذ مہور مقرر ہوئے اور ۹ مہر ۱۳۰۵ف تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے اسی تاریخ کو آپ کا انتقال ہوا۔

نصرت جنگ کا انتقال ۴ شوال ۱۲۹۲ھ کو ہوا۔

ــ نظام آباد (ضلع)۔ اس ضلع کا نام پہلے اندور تھا۔ ۳۰ صفر ۱۳۲۳ھ نظام آباد رکھا گیا۔ (جریدہ ۱۰۵ تیر ۱۳۱۴ف)۔

ــ نظام اسٹیٹ ریلوے (از سکندرآباد تا واڑی) کا افتتاح ۶ رمضان ۱۲۹۱ م ۱۸ اکٹوبر ۱۸۷۴ء کو ہوا۔ سلطنت نظام میں یہہ پہلی ریلوے ہے۔ ماہ ڈسمبر ۱۸۸۳ء سے نظام اسٹیٹ ریلوے کے بجائے نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے قائم ہوئی۔

ــ نظام اسٹیٹ ریلوی (سکندرآباد سے واڑی تک کو) معہ اسباب وغیرہ کے ۱۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ م یکم جنوری ۱۸۸۵ء کو کمپنی نے خرید لیا اس کی قیمت (؟) پونڈ قرار پائی تھی جو مختلف طریقوں سے ادا کی گئی۔

ــ نظامیہ (مدرسہ)۔ یہہ اوایل ۱۲۹۳ھ میں قائم ہوا اور سابق کے جگہ سے منتقل ہو کر ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ کو سیلی گنج میں جہاں سابق میں اصطبل حضوری تھا منتقل ہوا۔

ــ نظام الملک فتح جنگ آصف جاہ اول (نواب میر قمرالدینخاں) مغفرت ماب۔ آپ ۲۴ ربیع الاول ۱۰۸۲ھ کو تولد ہوے اور ۱۱۲۴ھ م ۱۷۱۲ء میں شاہان دہلی کے پیش گاہ سے چین قلیج خاں نظام الملک کے خطاب سے سرفراز ہوے۔ ۱۱۳۲ھ م ۱۷۲۰ء میں سیدوں پر اپنے خود مختارانہ حکومت کا فیصلہ کیا۔ ۵ جمادی الثانی ۱۱۳۵ھ م ۱۷۲۳ء کو بادشاہ مغلیہ کے وزیر مقرر ہوے۔ ۱۱۳۶ھ م ۱۷۲۳ء میں خدمت وزارت سے مستعفی ہو کر دکن تشریف لاے اور یہاں خود مختارانہ حکومت قائم کی۔ ۲۲ شوال ۱۱۵۰ھ م ۱۱ فروری ۱۷۳۸ء کو بمقام دہروسرائی عہد نامہ پر دستخط کئے۔ مالوا۔ چنبل اور نربدا کے درمیانی علاقہ جات کو مرہٹوں کے حوالہ کیا۔ ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ

ماہ جون ۱۷۳۸ء کو بمقام برہان پور انتقال فرمایا۔

۔ نظام النسا بیگم صاحبہ (جنابہ) حضرت نواب میر محبوب علیخان غفران مکان کی بڑی صاحبزادی ۲؍ شوال ۱۳۰۰ھ کو پیدا ہوئیں۔ ۱۰۰ منجے امرا و اعزائے بلدہ کے جانب سے داخل ہوے۔ ۱۵؍ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ کو مرض دق سے آپ کا انتقال ہوا۔

۔ نظام سرکار کو کوئی صلبی اولاد نہونے کی صورت میں جانشین تخت و تاج کے متعلق یہہ طے پایا کہ قریب کا رشتہ دار وارث ہو سکتا ہے اسبارہ میں ۹؍ رمضان ۱۲۷۸ھ م ۱۱؍ مارچ ۱۸۶۲ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کو اجازت دی۔

۔ نظام علیخاں (نواب) آصف جاہ ثانی غفران منزل۔ یکم شوال ۱۱۴۶ھ کو تولد اور ۴؍ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو مسند نشین ہوے۔ ۱۱۷۷ھ م ۱۷۶۳ء میں بیدر لوٹ لیا۔ ۱۹؍ ربیع الاول ۱۲۰۷ھ م ۱۷؍ نومبر ۱۷۹۲ء کو مرہٹوں پر چڑھائی کی سری رنگ پٹن پر محاصرہ کرکے اسکو فتح کرنے میں ۱۲۱۴ھ م ۱۷۹۹ء میں آپکی فوج نے انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو مدد دی۔ ۱۷؍ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ م ۱۶؍ اگست ۱۸۰۳ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

۔ نظام کالج۔ ۱۸۷۵ء م ۱۲۹۲ھ میں سٹی انگلش اسکول اور چادر گھاٹ ورناکیولر اسکول دونوں مدرسۂ عالیہ میں ضم کردئے گئے۔ بعد میں ۶؍ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ م ۱۶؍ مئے ۱۸۸۰ء کو منظوری مدراس یونیورسٹی اس مدرسہ کا نام حیدرآباد کالج رکھا گیا۔ ۱۸۸۱ء میں اس کالج میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کے درجے قائم ہوے اور ان درجوں میں نصاب مدراس یونیورسٹی کے مطابق تعلیم دینا قرار پایا۔ ۱۲۹۶ف میں اس کا نام نظام کالج سے بدلدیا گیا۔ کالج میں بی اے

تک بدستور تعلیم قائم رہی ۔ اس کالج کا انتظام ۲۶ مہر ۱۳۱۶ف سے نظامت تعلیمات سے منقطع کر کے ایک مجلس انتظامی کے تفویض ہوا ۔ ۲۷ دے ۱۳۲۳ف کو یہہ کالج ربولڈ کی کوٹھی سے اسد باغ میں (در بروئے فتح میدان) منتقل ہوا۔

ــ نظام کلب ۔ واقع سیف آباد ۔ ۷ ابان ۱۲۹۳ف کو یہہ قائم ہوا۔ ۱۳۲۴ف میں کلب کے لئے سیف آباد میں ایک خاص مکان خرید اگیا ۔

ــ نظم جمعیت (فوج) کی تنخواہ ماہ خورداد ۱۲۹۷ف سے محکمۂ نظم جمعیت میں دست بدست تقسیم ہونے لگی سابق کا طریقہ موقوف ہوا کہ صاحب آوردہ ان کی تنخواہ کی رقم خزانہ عامرہ سے لیجا کر اپنے گھر پر اونکو تقسیم کیا کرتے تھے ۔ ۱۳۰۶ف میں فوج بیقاعدہ علاقہ نظم جمعیت کی چھ ہزار نفری تخفیف کردی گئی

ــ نعل صاحب پتھر گٹی ۔ یہہ علم بزمانہ سلطان یوسف عادل شاہ (جلوس ۸۹۵ھ ۔ وفات ۹۱۶ھ) بیجاپور پہونچا ۔ بزمانہ سلطان قلی قطب شاہ (جلوس ۹۱۸ھ ۔ وفات ۲ جمادی الثانی ۹۵۰ھ) حیدر آباد میں لاکر ایستاد کیا گیا ۔ ۱۱۷۸ھ میں نواب نظام علیخاں مغفرت ماب نے اس کے اخراجات کے لئے جاگیر مقرر کردی ۔

ــ نمایش ۔ بلدہ حیدر آباد میں جن تاریخوں میں نمایش قائم ہوئی تھیں ونکا ذکر مسلسل درج ذیل ہے ۔

(۱) ماہ ربیع الاول ۱۲۷۳ھ م ماہ نومبر ۱۸۵۶ء میں بمقام چادر گھاٹ پہلی نمایش ہوئی ۔ غلہ و دیگر اشیا اس میں رکھے گئے تھے ۔

(۲) آخر ماہ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ م ماہ مئے ۱۸۸۰ء میں دوسری نمایش ہوئی جس میں ڈاکٹر اگھور ناتھ صاحب نے سائینس اور بوٹنی کے تجربات بتلائے ۔

(۳) ۸ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ م ۲۸ ۔ ڈسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو بمقام ملک پیٹھ (شرط گاہ) تیسری نمایش کا آغاز ہوا جو چار روز تک قائم رہا۔

(۴) ۶ ۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ م ۵ ۔ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء کو بمقام ملک پیٹھ (شرطگاہ) چوتھی نمایش ہوئی اس میں اچھے اچھے گھوڑے رکھے گئے تھے اس میں جو گھوڑے اچھے ثابت ہوے اونکو سرکار کے جانب سے تمغہ دیا گیا۔

(۵) یکم ذیحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ م ۱۷ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو بمقام باغ عامہ پانچویں نمایش کا افتتاح ہوا اوس میں دیسی مصنوعات رکھے گئے تھے ۲۷ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ کو نمایش مذکور برخاست ہوئی۔ اس کا اہتمام نواب لیاقت جنگ بہادر کے سپرد تھا۔

(۶) ۲۴ ۔ صفر سنہ ۱۳۳۶ھ م ۱۰ ۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کو بتقریب اور ڈے امداد مجروحین جنگ یورپ بمقام باغ عامہ چھٹی نمایش کا آغاز ہوا۔ اس میں دیسی مصنوعات رکھے گئے تھے۔ ۴ ۔ ربیع الاول سنہ الیہ کو نمایش مذکور برخاست ہوئی۔

س۔ نیا پل۔ جو افضل گنج پل کے نام سے موسوم ہے۔ سنہ ۱۲۷۶ھ میں بعہد وزارت نواب سالار جنگ اعظم تعمیر ہوا۔ ۱۴ ۔ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو رود موسیٰ کی طغیانی کے باعث اس کے چوتھے کمان کا ایک حصہ گر گیا تھا اوس کو درست کرایا گیا۔ یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ کو رود موسیٰ کی طغیانی کے باعث اس کو پھر صدمہ پہونچا دو کمانیں شکست ہو گئیں تھیں جن کی درستی عمل میں آئی۔ پل میں توسیع کر کے فٹ پاتھ تیار کرایا گیا اور کٹہرا لگایا گیا ان جدید کاموں میں (دو لاکھ ۱۲ ہزار) روپیہ صرف ہوے۔ بعہد وزارت نواب میر لائق علیخاں سالار جنگ ثانی

عماد السلطنت دروازہ پل مذکور کے دونو جانب جدید دروازے بنائے گئے۔ اوایل ۱۳۲۳ھ میں دروازہ کے اوپر گھنٹہ گھر تعمیر کرایا گیا جس کا افتتاح بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان نے فرمایا تھا۔

ــ نین سی پدم سی ساہو ساکن رزیڈنسی چادر گھاٹ کے دیوالیہ ہونیکا اعلان ۱۳ھ شوال ۱۳۲۵ھ م ۲۰ھ نومبر ۱۹۰۷ء کو کیا گیا۔

ــ نیوٹن بارسٹرایٹ لا اور مسٹر ٹمپل ٹن اڈیٹر اخبار کرانیکل ۴ اھ محرم ۱۳۲۶ھ م ۱۷ھ فبروری ۱۹۰۸ء کو خارج البلد کئے گئے۔

ــ نیول (کرنل)۔ ۸ھ بہمن ۱۲۸۴ف م ۱۷ھ ڈسمبر ۱۸۷۴ء کو (درجہ میجری سے) سرکردہ فوج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی کی خدمت پر آپ کا تقرر ہوا۔ ابتداً مبلغ (دال سال سے) تنخواہ ماہانہ قرار پائی۔ بعد بتدریج اوس میں اضافہ ہو کر ا عـــ ہوئی اور علاوہ ازین دو سو روپیہ الونس بھی مقرر تھا۔ ۲۹ھ مہر ۱۲۹۶ف م ۸ھ سنمبر ۱۸۸۷ء کو آپکا عہدہ بجائے میجر کے کرنل کے نام سے نامزد کیا گیا۔ ۲۱ھ تیر ۱۳۰۶ف م ۲۷ھ مئے ۱۸۹۷ء کو بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ردیف (و)

ــ واحد النسا بیگم صاحبہ (جنابہ حضرتہ)۔ آپ حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کے والدہ تھیں بتاریخ ۲۶ھ جمادی الثانی ۱۲۸۷ھ محل نواب ناصر الدولہ غفران منزل جنابہ دلاور النسا بیگم صاحبہ نے محل نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کو واحد النسا بیگم صاحبہ کا خطاب عطا کیا اور اسی نام کی مہر کندہ کرائے گئی۔ ۱۷ھ شعبان ۱۳۲۳ھ کو شب کے دو بجے دیوڑھی خلوت میں

آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی نعش اسی شب میں دروازہ نقار خانہ سے مکہ مسجد میں لاکر پانچ بجے صبح کے شاہی مقبرہ میں دفن کی گئی۔

— واڑی لائن۔ واڑی سے سکندرآباد تک جو لائن ہے وہ سرکار عالی کے جانب سے تیار ہوئی اور دودنی سے رائچور تک جسقدر حصہ ہے وہ جی۔ ائی۔ پی ریلوی کمپنی کے جانب سے بنایا گیا۔ ۲۹ شعبان ۱۲۸۶ھ م یکم فروری ۱۸۷۰ء کو اس ریلوے لائن کی تعمیر کا کام آغاز ہوا۔ واڑی سے سکندرآباد کا فاصلہ (۱۲۱) میل ہے۔ اس کی تعمیر میں (یک کروڑ) روپیہ صرف ہوا گویا فی میل ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ کا اوسط خرچ ہوا۔ جو روپیہ اس میں صرف ہوا اس میں (ایک کروڑ سے) روپیہ عام رعایا سے بذریعہ حصص ریلوی فراہم کیا گیا تھا اور باقی (......) روپیہ خزانہ شاہی سے دے گئے تھے۔ ۲ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۷۴ء کو سکندرآباد سے وقارآباد (گنگوارم) تک کی آمدرفت کا سلسلہ جاری ہوا اور ۶ رمضان ۱۲۹۱ھ م ۱۸ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو سکندرآباد سے واڑی تک کامل لائن کھل گئی اور اسی تاریخ سے مسافرون کے آمدرفت کا سلسلہ جاری ہوا۔

— واسدیو بلونت پھڑکے کو میجر ڈانیل اور عبدالحق سردار دلیر جنگ نے یکم شعبان ۱۲۹۶ھ م ۲۱ جولائی ۱۸۷۹ء کو گانگاپور ضلع گلبرگہ میں گرفتار کیا تھا۔

— واکر (مسٹر کیاسن واکر)۔ ۱۸ دے ۱۳۱۱ ف م ۲۲ نومبر ۱۹۰۱ء کو علاقہ سرکار عالی کے ملازمت میں داخل ہوے۔ ۲۴ دے ۱۳۱۱ف کو نواب عماد جنگ اول سے خدمت معتمدی فنانس کا جائزہ حاصل کیا۔ ۱۱ تیر ۱۳۱۱ف م ۲۷ مئی ۱۹۰۲ء کو معین المہام فنانس بنائے گئے۔ بعد ختم مدت ۲۵ امرداد ۱۳۲۰ف م غرہ جولائی ۱۹۱۱ء کو اپنی خدمت کا جائزہ مسٹر گلانسی کو دیکر یہاں سے ولایت تشریف لے گئے۔ اور

منجانب سرکار عالی ریلوے کمپنی کے ڈائرکٹر بمشاہرہ ایکہزار پونڈ سالانہ مقرر ہیں۔
۲۔ وحید الزماں الخاطب وقار نواز جنگ۔ ابتداً محکمۂ معتمد سرکار عالی صیغہ مالگزاری کے عملہ میں ماہ آذر ۱۲۷۷ف میں ملازم ہوئے بزمانہ سررشتہ داری دفتر مذکور وظیفہ دیا گیا۔ من بعد نواب وقار الامرائے پائیگاہ میں ملازمت اختیار کی۔ جب نواب وقار الامرا ماہ اردی بہشت ۱۲۹۹ف میں معین المہام مال ہوئے تو پھر سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہو کر ماہ آبان ۱۳۰۳ف میں منتظم پیشی معین المہام مال سے مددگار معتمد فنانس اور ۲۴ تیر ۱۳۰۴ف کو معتمد دفتر ملکی ہوئے۔ بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۲۹ اسفندار ۱۳۰۲ف دفتر ملکی پرایوٹ سکرٹری میں ضم ہو جانے کے بعد آپ زاید رکن مجلس مالگزاری کئے گئے۔ ۱۳۰۹ف میں مجلس عالیہ عدالت کے رکن بھی رہے۔ ماہ آبان ۱۳۱۰ف میں خانہ نشیں ہو کر وظیفہ خوار ہو گئے۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حضرت غفران مکان خانی۔ بہادری اور وقار نواز جنگ کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ کو بلدہ میں آپکا انتقال ہوا۔
۳۔ ورنگل و بیدر پر جمعہ خاں نے ۲۳ ... ھ میں قبضہ کیا۔
۴۔ وقار الامرا محمد فضل الدینخاں اقبال الدولہ۔ ۱۱ ذیحجہ ۱۲۷۲ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۷۷ھ کو تسمیہ خوانی ہوئی۔ ۴ ذیحجہ ۱۲۸۹ھ کو جنابہ جہاندار النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب افضل الدولہ مغفرت مکان سے آپ کی شادی ہوئی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو بغرض سیاحت یورپ تشریف لے گئے ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ کو واپس ہوئے۔ ۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ف کو خدمت معین المہام مال و فوج سے اس کے بعد ۱۱ دے ۱۳۰۳ف کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز ہوئے اور ۱۹ مہر ۱۳۱۰ف کو خدمت مذکور کا استعفا داخل کر دیا۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سکندر جنگ۔ اقبال الدولہ کا اور ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو

حین پرسہ (نواب رشید الدینخاں) جو ان کے والد تھے اقتدار الملک وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ کو گورنمنٹ برطانیہ سے کے۔سی۔آئی۔ای کا خطاب اور اسی درجہ کا تمغہ قیصر ہند ملا۔ اثنا ء واپسی شکار ۶ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو بہ مقام بالکنڈہ دفعتاً آپ کا انتقال ہوا نعش بذریعہ ریل بلدہ لائی گئی اور اپنے آبائی ہڈواڑ میں دفن کئے گئے۔

ــ وقار الامرا کے پائیگاہ کی نگرانی حضرتہ بیگم صاحبہ یعنی محل نواب وقار الامرا سے لیکر حسب فرمان مؤرخہ ۲۲ شوال ۱۳۳۰ھ بذریعہ جریدہ غیر معمولی ۳۰ آبان ۱۳۲۱ف سر برائن ایجرٹن صدر المہام پائیگاہ کے تفویض کی گئی۔

ــ وکالت کا امتحان علاقہ سرکار عالی میں ۱۲۹۳ف سے جاری ہوا۔

ــ وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل (واقع امین باغ) کا بنیادی پتھر ۹ فبروری ۱۹۰۶ء کو شہزادی ویلز کے ہاتھ سے رکھا گیا۔

ــ وکٹوریہ کوئین (ملکہ معظمہ قیصر ہند) کی وفات پر بہ اظہار افسوس ۱۱ شوال ۱۳۱۸ھ م ۲ فبروری ۱۹۰۱ء کو ممالک محروسہ سرکار عالی میں جملہ کاروبار مثل شادی بیاہ وغیرہ موقوف رہے اور نیز دوکانات وغیرہ تمام روز بند رہے۔

ــ وکٹوریہ میموریل آرفنج اسکول واقع سرورنگر کا افتتاح بموجودگی صاحب رزیڈنٹ کرنل بار حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کے دست مبارک سے ۸ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ م ۱۴ فبروری ۱۹۰۵ء کو ہوا۔

ــ ولایت جنگ نواب ولی الدینخاں بہادر۔ آپ نواب وقار الامرا اقبال الدولہ کے دوسرے صاحبزادہ ہیں۔ ۵ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ۸ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ کو بغرض حصول تعلیم آپ ولایت بھیجدئے گئے بعد آخر ماہ صفر ۱۳۱۳ھ میں چند ماہ کے لئے وہاں سے بلدہ آئے تھے پھر ولایت واپس

تشریف لے گئے اور عرصہ تک وہاں رہکر بعد انفراغ تعلیم ۲۹ ہر جمادی الثانی ۱۳۱۱ء کو بلدہ واپس آئے۔ غرہ شوال ۱۳۱۹ھ کو بغرض شرکت امپریل کیڈٹ کور ڈیرہ دون گئے۔ وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ میں امپریل فسٹ لانسر حیدرآباد کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے۔ ۲۲ر آبان ۱۳۲۲ف کو معین المہامی کی خدمت سے سرفراز کئے گئے جس پر آپ ۱۲ر مہر ۱۳۲۶ف تک مامور رہے۔ تاریخ مذکور کو اوس خدمت سے خدمت معین المہامی عدالت وکوتوالی پر بہ اضافہ الونس منتقل کئے گئے۔ ۱۷ر رجب ۱۳۳۶ھ کو پیش گاہ سرکار سے آپ کو ولایت جنگ کا خطاب سرفراز ہوا۔

ــ والٹر بورڈمن (مسٹر)۔ ان کا انتقال بلدہ میں ۳ر محرم ۱۳۲۲ھ کو ہوا۔ آپ کوتوال بلدہ کے مددگار تھے۔

ــ والنٹیر (نظام)۔ اس کے قائم کرنے کے بارے میں ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ م ماہ اپریل ۱۸۸۵ء میں نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام دکن نے صاحب رزیڈنٹ مسٹر کارڈری کے معرفت گورنمنٹ ہند سے تحریک کی بعد حصول اجازت ۳۰ر رجب ۱۳۰۲ھ کو ایک جلسہ منعقد کرکے معززین حضرات بلدہ سے تحریک کیگئی اون میں (۹۸) حضرات نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا اور اوس کا قیام ہوا۔

ــ وہابیوں کی سازش میں نواب مبارزالدولہ کا شریک ہونا مجلس دریافت منعقدہ ماہ صفر ۱۲۵۵ھ م ماہ اپریل ۱۸۳۹ء میں ثابت ہوگیا۔

ــ وی۔ پی (قیمت طلب پارسل) لینے اور تقسیم کرنے کا طریقہ یکم فروردی ۱۳۲۳ف سے علاقہ سرکار عالی میں جاری ہوا۔

ــ وٹھل راؤ تعلقدار و دفتر دار توشکخانہ پائگاہ نواب وقار الامرا رشید الدینخان کا انتقال ہمناباد کے پاس بمقام مانک نگر ۳ر ذیحجہ ۱۲۹۵ھ ہوا۔ آپ مولف

ہذا کے والد بزرگوار تھے۔

ــ ویلنگٹن (لارڈ) گورنر بمبئی معہ لیڈی صاحبہ کے ۱۳؍ رمضان ۱۳۳۳ھ م ۲۶؍ جون ۱۹۱۵ء کو فایز بلدہ ہوے اور تین روز کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

ــ وین لاک (لارڈ)۔ گورنر احاطہ مدراس ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ م ۳۱؍ اکٹوبر ۱۸۹۳ء کو بلدہ آئے آپ کا قیام یہاں چار پانچ روز رہا بعد واپس تشریف لے گئے۔

ردیف (ھ)

ــ ہاڈسن ایم۔ اے (مسٹر)۔ ۱۲۹۰ف میں پرنسپل نظام کالج کے عہدہ پر آپ کا تقرر ہوا۔ ۱۸؍ اردی بہشت ۱۳۰۴ف م ۲۳؍ مارچ ۱۸۹۵ء کو ہیضہ کی شکایت سے بلدہ میں انتقال ہوا۔

ــ ہارڈنج (لارڈ) گورنر جنرل وایسرائے ہند۔ آپ ۲۲؍ شوال ۱۳۲۹ھ م ۱۶؍ اکٹوبر ۱۹۱۱ء کو بلدہ تشریف لائے اور رزیڈنسی بلدہ میں قیام فرماکر ۱۹؍ اکٹوبر ۱۹۱۱ء کو یہاں سے واپس روانہ ہوئے۔ بعد ازاں ۲۸؍ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ م ۲۹؍ اکٹوبر ۱۹۱۳ء کو آپ معہ لیڈی صاحبہ دوبارہ بلدہ تشریف لائے قصر فلک نما میں فروکش ہوے۔ یکم ذیحجہ ۱۳۳۱ھ کو آپ یہاں سے واپس تشریف لے گئے۔ بلدہ تشریف لانے والے ویسرایوں میں آپ ساتویں وایسرائے ہیں۔

ــ ہالہ گرد آفتاب۔ ۲۱؍ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ کو نمایاں ہوا تھا۔

ــ ہائی کورٹ واقع کنارہ رود موسی۔ اس سنگ بست عمارت کی تعمیر کا آغاز ۱۰؍ خورداد ۱۳۲۴ف کو ہوا اور یہ ۲۶؍ اردی بہشت ۱۳۲۸ف کو تکمیل کو پہنچی اس کا افتتاح ۱۱؍ خورداد ۱۳۲۹ف کو اعلحضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر نے فرمایا۔

اس کی تعمیر میں جملہ (عہ۱۱۰۰) روپیہ سکہ عثمانیہ صرف ہوے۔
سہ ہڑتال پارچہ و غلہ فروشان اندرون و بیرون بلدہ کی دکانیں بنا راضی طرز عمل عبدالکریم عرف لعل خاں ناظم کروڑگری ۲ ؍ شوال ۱۳۳۱ھ سے چار روز تک بند رہیں۔
سہ ہرمزجی (ہرمز جنگ)۔ ابتدائً پائیگاہ نواب وقارالامرا کے علاقہ میں ملازم ہوے۔ بعد سرکار عالی کے علاقہ میں ۳ ؍ خورداد ۱۲۹۸ف کو مشیر قانونی کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ ۸ ؍ فروردی ۱۳۰۴ف کو خدمت معتمد عدالت و کوتوالی امور عامہ پر مامور کئے گئے اور ۲۰ ؍ امرداد ۱۳۰۶ف تک اوس خدمت کو انجام دیتے رہے اور ۲۴ ؍ ماہ مذکور کو بلدہ سے رخصت کئے گئے۔ ۱۱ ؍ شہریور ۱۳۲۳ف کو احمد منشن ہوس واقع بمبئی کے تصفیہ کی غرض سے بلدہ واپس طلب کئے گئے تھے اور بتاریخ ۲۶ ؍ دے ۱۳۲۹ف ہرمز جنگ کا خطاب سرفراز ہوا۔ ۱۸ ؍ تیر ۱۳۲۸ف مطابق ۲ ؍ جون ۱۹۱۹ء کو بنگلہ بیگم پیٹھ میں آپ کا انتقال ہوا۔
سہ ہری ہر راؤ (راجہ) کا انتقال ۴ ؍ محرم ۱۲۹۸ھ کو ہوا۔ آپ راجہ نمونت کے خاندان سے اور خوشنویس تھے زرین رقم خطاب تھا۔
سہ ہمت خاں (نواب) کرناٹک نے ۱۷ ؍ محرم ۱۱۶۴ھ م ۱۷۵۰ء میں نواب ناصر جنگ کو شہید کیا۔
سہ ہندو جج۔ ایک شاستری جو دھرم شاستر سے واقف ہو اس کے تقرر کے متعلق قانونچہ مبارک کے حصہ دوم مطبوعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ ؍ اسفندار ۱۳۰۲ف میں منظوری صادر ہوئی تھی بہ تنخواہ ماہانہ آٹھ سو روپیہ۔ اس خدمت پر شاستری وینکٹا چاری کا تقرر کیا گیا تھا لیکن ۱۳۰۵ف میں شاستری مذکور کا انتقال ہو جانے سے جائداد شاستری اس لئے تخفیف کر دی گئی کہ اب بہت سے جج انگریزی داں ہیں اور شاستر کی کتابیں بھی انگریزی و اردو زبانوں میں

ترجمہ ہو چکے ہیں اور ہندو جج بھی مقرر ہوے ہیں عند الضرورت شاستر کے مسائل میں ہندو جج کی رائے لیجا سکتی ہے۔ (جریدہ ۱۹ بہمن ۱۳۰۵ ف صفحہ ۱۵۰ جزو اول)۔ ۲۲ شہریور ۱۳۱۰ ف کو بخشی رگھوناتھ پرشاد صاحب کا تقرر مجلس عالیہ عدالت میں بطور ہندو جج کے منصرمانہ ہوا تھا بعد میں حسب جریدہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۱۰ ف مستقل کئے گئے ۲۸ اردی بہشت ۱۳۱۶ ف کو بخشی صاحب موصوف کا انتقال ہوجانے سے اس خدمت پر ۱۹ مہر ۱۳۱۶ ف کو مسٹر رنگیا نائڈو بارسٹرایٹ لا کا تقرر کیا گیا۔ ۲۱ اردی بہشت ۱۳۱۷ ف کو بارسٹر موصوف کے انتقال پر اوس جائداد پر ۹ مہر ۱۳۱۷ ف کو رائے بالمکند صاحب رکن مجلس عدالت العالیہ مقرر کیگئے جو بتاریخ ۷ ماہ اسفندار ۱۳۲۹ ف بحصول وظیفہ حسن خدمت خدمت سے علٰحدہ ہوئے۔ اب اس جائداد خالی شدہ پر ۱۶ دے ۱۳۲۹ ف کو مولوی محمد ابراہیم صاحب فاروقی کا تقرر عمل میں آیا۔

س۔ ہنکن (مسٹر)۔ صدر ناظم کوتوالی علاقہ سرکار عالی۔ ۲۷ آذر ۱۳۰۶ ف کو صدر نظامت کوتوالی اضلاع کا جائزہ لیا اور ۲۷ آذر ۱۳۲۹ ف کو اپنی خدمت کا چارج مسٹر گیر کو دیا۔

س۔ ہوم آفنیس۔ نواب میر لائق علیخاں سالار جنگ ثانی عماد السلطنۃ کے عہد وزارت میں ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ ف کو یہ محکمہ قائم ہوا اس کے تحت میں حسب ذیل علاقہ جات تھے۔ (۱) ریلوے و معدنیات۔ (۲) چوبینہ۔ (۳) کاغذ مہور (۴) دار الضرب۔ (۵) ٹپہ خانہ۔ ۱۳ اسفندار ۱۲۹۴ ف کو نواب دلیر الملک ہوم سکرٹری مقرر ہوے تھے۔ بعد میں ریلوے و معدنیات کے معاملہ میں وہ ۳۲ خورداد ۱۲۹۷ ف کو اس خدمت سے معطل ہونے کے بعد اس عہدہ کا چارج مولوی سید علی صاحب بلگرامی نے لیا اور ان کے ڈائرکٹری معدنیات پر مقرر

ہونے پر نواب فتح نواز جنگ (مولوی مہدی حسن صاحب) کا تقرر ہوم سکرٹری کی خدمت پر ۵ ار دے ۱۲۹۹ف کو ہوا۔ اور دفتر معتمد عدالت وکوتوالی ومحابس بھی اس میں ضم ہوا۔ بعد میں نواب ممدوح بہ علت عدول حکمی فرمان حضرت غفران مکاں بمقدمہ پمفلٹ حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۸ ر آذر ۱۳۰۲ف خدمت سے معطل کیگئے اور نواب عماد جنگ اول میر مجلس عدالت العالیہ کا تقرر اس خدمت پر ہوا۔ حسب جریدہ ۱۸ ر ماہ اسفندار ۱۳۰۲ف دفتر ہوم آفیس کا نام بدلکر حسب سابق پھر دفتر معتمدی عدالت وکوتوالی سے نامزد کیا گیا اور اس کے ساتھ امور عامہ کا لفظ بھی اضافہ کیا گیا جو ابتک قائم ہے۔

ہیرے کے مقدمہ میں (جس میں مسٹر جیکب جوھری مدعی تھا) ۲۷ر صفر ۱۳۰۹ھ م یکم اکٹوبر ۱۸۹۱ء کو برٹش گورنمنٹ کے کمیشن کے رو برو بمقام ایوان سیف آباد حضرت نواب میر محبوب علیخاں غفران مکان کا بیان قلمبند کیا گیا۔

ہیوز (جنرل) کمانڈر انچیف ہند۔ ۱۴ر ربیع الاول ۱۲۷۹ھ م ۱۰ر ستمبر ۱۸۶۲ء کو سکندر آباد آئے۔ نواب مدار المہام کے یہاں ڈنیر دیا گیا۔ پانچ چار روز قیام رہا۔ پھر اسی سنہ میں ۲۵ر جمادی الاول ۱۲۷۹ھ م ۱۸ر نومبر ۱۸۶۲ء کو آپ دوبارہ پرایوٹ طور پر بلدہ آئے تھے لیکن زائد روز قیام نہیں رہا۔

ردیف (ی)

یتیم خانہ۔ وکٹوریہ میموریل واقع سرور نگر کا افتتاح ۸ر ذیحجہ ۱۳۲۲ھ م ۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء کو حضرت میر محبوب علیخاں غفران مکان کے دست مبارک سے ہوا۔ یتیم خانہ مذکور جس مکان میں واقع ہے اوس کی تعمیر ۱۳۰۱ھ میں آغاز ہوئی تھی لیکن حضرت غفران مکان کا مزاج ناساز ہونے کی باعث وہ مکان منحوس

قرار پاکر اوس کی تعمیر نامکمل حالت میں چھوڑ دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں یتیم خانہ مذکور اسی مقام پر قائم کرنے کی تجویز قرار پانے سے حسب ضرورت اوس کی تعمیر کی گئی۔ چنانچہ یتیم خانہ مذکور اب اوسی مکان میں موجود ہے۔

ینگ منس امپرومنٹ سوسائٹی واقع رزیڈنسی چادر گھاٹ۔ یہ سوسائٹی ۲۶ فروری ۱۸۷۹ء کو قائم ہوئی اور ۸ اگسٹ ۱۸۸۶ء کو اس ذاتی مکان کا اور اس مکان کے روبرو جو حوض اور فوارہ موجود ہے اوس کا افتتاح ۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء کو ہوا۔ بہ نسبت دیگر سوسائٹیوں کے اس وقت تک وہ اچھی حالت میں ہے۔

یونانی مطب اور اوس کے متعلق یونانی مدرسہ ۱۵ تیر ۱۳۰۰ف کو منجانب سرکار بلدہ میں قائم ہوا۔

یوسف علیخاں نواب سالار جنگ بہادر ثالث۔ آپ نواب میر لائق علیخاں سالار جنگ ثانی عماد السلطنت کے صاحبزادہ ہیں۔ ۱۴ شوال ۱۳۰۶ھ کو بمقام پونہ پیدا ہوے۔ صغر سنی میں ہی والد اور چچا کا سایہ آپ کے سر سے اوٹھ جانے کے باعث اسٹیٹ پر سرکار کی نگرانی قائم کی گئی۔ بتقریب دربار سالگرہ حضرت غفران مکان ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو آپ کو خانی و بہادری اور سالار جنگ کا خطاب مرحمت ہوا۔ حسب فرمان خسروی وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں آپ کے اسٹیٹ پر سے سرکاری نگرانی اوٹھا دی گئی اور اوس پر آپ کو کامل اختیارات دیدے گئے۔ ۲۵ رجب ۱۳۳۰ھ کو آپ خدمت مدار المہامی سے سرفراز اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۲ھ کو اوس پر مستقل اور ۹ محرم ۱۳۳۳ھ کو خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوے۔ یکم رمضان ۱۳۳۸ھ کو آپ بغرض سیاحت یورپ تشریف لے گئے اور بعد انفراغ سیاحت ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ کو وہاں سے واپس بلدہ داخل ہوے۔

سید یوسف الدین صاحب (سید محمدؒ) ۴ آذر ۱۲۸۳ف کو آپ سرکار عالی کی ملازمت میں داخل ہوئے۔ ابتداً محکمہ صدر المہامی مال کے صیغہ گزیٹر میں چندے روزکار گزار رہے۔ عہد مدار المہامی عماد السلطنۃ میں کونسل آف اسٹیٹ کے منتظم اور مددگار رہے پھر معتمد مجلس صرف خاص ہوئے بعد برخاست مجلس صرف خاص اپ کا تقرر تعلقداری ضلع محبوب نگر پر ہوا۔ بعد میں آپ کا تبادلہ اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ اور میدک پر ہوا۔ ۱۳۰۲ف میں معتمد مالگزاری کے مددگار اور اس کے بعد منصرم صوبہ دار بیدر بنائے گئے۔ بعد ختم منصرمی ضلع میدک کے تعلقداری کا چارج حاصل کیا۔ ۲۰ نومبر ۱۸۹۵ء م ۲ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو شملہ میں سرکاری کاغذات کے حصول کے ناجائز کوشش کرنے کے الزام میں بذریعہ وارنٹ علاقہ سرکار عظمت مدار اسٹیشن لنگم پلی پر ریلوے پولیس گرفتار کیے گئے اور دو روز کے بعد ضمانت پر ان کی رہائی عمل میں آئی بعد تحقیقات ۷ جولائی ۱۸۹۷ء م ۶ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ کو مقدمہ سے پنجاب کورٹ سے برات حاصل کرکے تعلقداری ضلع محبوب نگر پر پھر مامور ہوئے۔ ۱۳۱۵ف میں صوبہ داری گلبرگہ سے سرفراز ہوئے اور ۱۱ صفر ۱۳۳۱ھ کو بمقام مدراس آپ کا انتقال ہوا۔

سلسلہ فرمان روایان سلطنت قطب شاہی و دولت آصفیہ و فہرست مدار المہامان پیشکاران

صدر المہام و معین المہامان معتمدین۔ صدر محاسب۔ نظما، دفاتر سرکار عالی و عہدہ داران

علاقہ صرف خاص مبارک و صاحبان رزیڈنٹ و وایسرایان ہند و کمانڈر انچیفان (جو

اب تک بلدہ رونق افروز ہوئے تھے =

تختہ فرمانروایان خاندان قطب شاہیہ

نمبر سلسلہ	نام فرمانروا	تاریخ تولد	تاریخ جلوس	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
					سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ	سنہ ۸۶۰ھ	سنہ ۹۱۸ھ	۲ جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ	۳۲	۰	۰	۹۰	۰	۰
۲	جمشید قلی قطب شاہ رضوان پناہ	۰	سنہ ۹۵۰ھ	سنہ ۹۵۷ھ	۷	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سبحان قلی قطب شاہ	۰	سنہ ۹۵۷ھ	۰	۰	۶	۰	۰	۰	۰
۴	سلطان ابراہیم قطب شاہ مغفرت پناہ	سنہ ۹۳۷ھ	۱۲ رجب سنہ ۹۵۷ھ	۲۱ ربیع الثانی سنہ ۹۸۸ھ	۳۰	۱۰	۹	۵۱	۰	۰
۵	محمد قلی قطب شاہ فردوس مکان	۴ رمضان سنہ ۹۷۱ھ	سنہ ۹۸۸ھ	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ	۳۳	۰	۰	۴۹	۲	۳
۶	سلطان محمد قطب شاہ جنت مکان	۳ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۱ھ	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ	۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۰۳۵ھ	۱۴	۵	۲۶	۳۴	۰	۲۰
۷	سلطان عبداللہ قطب شاہ	۲۸ شوال سنہ ۱۰۲۳ھ	۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۳۵ھ	۳ محرم سنہ ۱۰۸۳ھ	۴۷	۷	۱۹	۵۹	۲	۵
۸	سلطان[1] ابوالحسن تاناشاہ غفران پناہ	۰	۵ محرم سنہ ۱۰۸۳ھ	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۲ھ مقام قلعہ دولت آباد	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰

[1] آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۸ھ میں شاہزادہ معظم نے آپ کو قید کیا اور ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۰۹۹ھ میں قلعہ گولکنڈہ سے قلعہ دولت آباد روانہ کیا گیا ؛

تختہ فرمانروایان آصفیہ

نشان سلسلہ	نام فرمان روا	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس	تاریخ نظربندی	تاریخ وفات	مدت عمر سال	مدت عمر ماہ	مدت عمر یوم	مدت حکومت سال	مدت حکومت ماہ	مدت حکومت یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	نواب میر قمر الدین خان فتح جنگ نظام الملک آصفجاہ مغفرت مآب	۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۱۳۳ھ	۰	۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ	۷۹	۲	۱۰	۲۸	۰	۰
۲	نواب میر احمد خان ناصر جنگ نظام الدولہ (شہید) خلف دوم مغفرت مآب[۱]	۱۸ محرم سنہ ۱۱۲۴ھ	۹ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۳۹	۱۱	۲۹	۲	۷	۸
۳	نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ[۲]	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۴	نواب سید محمد خان صلابت جنگ[۳]	سنہ ۱۱۳۰ھ	۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۷ھ	۴۷	۰	۰	۱۱	۸	۲۶
۵	آصف الدولہ امیر الملک خلف سوم مغفرت مآب نواب میر نظام علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی	یکم شوال سنہ ۱۱۴۶ھ	۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۰	۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ	۷۱	۶	۱۶	۴۲	۴	۳
۶	غفران مآب نواب سکندر جاہ میر اکبر علی خان آصفجاہ ثالث مغفرت منزل	یکم رجب سنہ ۱۱۸۲ھ	۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ	۰	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۶۲	۴	۱۶	۲۶	۶	۲۵
۷	نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان[۵] آصفجاہ رابع غفران منزل	۲۴ رمضان سنہ ۱۲۰۸ھ	۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۰	۲۲ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۶۴	۱۱	۲۸	۲۸	۱۰	۲
۸	نواب افضل الدولہ میر تہنیت علیخان آصفجاہ خامس مغفرت مکاں[۶]	۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ھ	۲۴ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۰	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۴۲	۷	۱۳	۱۲	۱	۱۹
۹	نواب میر محبوب علیخان آصفجاہ سادس[۴] غفران مکان	۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۳ھ	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۰	۴ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ	۴۵	۴	۲۸	۴۳	۹	۲۲
۱۰	نواب میر عثمان علیخان بہادر	سلخ جمادی ۲ سنہ ۱۳۰۳ھ	۷ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

(نواب) [۱] شہید ہوئے۔ [۲] بیدر میں وفات ہوئی اور وہیں دفن ہوئے [۳] قلعہ محمد آباد بیدر میں پیدا ہوئے۔ [۴] ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بموجودگی وائسرائے گورنر جنرل لارڈ ڈفرن آپکے حکمرانی کے رسومات ادا ہوئے۔

تختہ سرفرازی و علیحدگی وزرائے سلطنت آصفیہ

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
						سال	ماہ	روز	سال	ماہ	روز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	راجہ رگھوناتھ داس ۱	.	سنہ ۱۱۶۴ھ	.	سنہ ۱۱۶۶ھ	۲	.	.	.	.	.
۲	سید لشکر خاں ۲	.	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۱۶۹ھ	.	۳	.	.	.	.	.
۳	شہنواز خاں ۳	.	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	۳	.	.	.	.	.
۴	نواب صلابت جنگ	سنہ ۱۱۳۰ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع ۱ سنہ ۱۱۷۷ھ	۳	.	.	۴۷	.	.
۵	راجہ پرتاپ ونت عرف ۴	.	سنہ ۱۱۷۵ھ	.	سنہ ۱۱۷۷ھ	۲	.	.	.	.	.
۶	سید لشکر خان ۵	.	۱۷ رمضان سنہ ۱۱۷۷ھ	.	۲۶ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	۱۱	۵	۱۹	.	.	.
۷	نواب صمصام الملک وقار الدولہ	.	.	.	.	۳	.	.	.	.	.
۸	ارسطو جاہ	.	یکم شوال سنہ ۱۱۹۵ھ	.	۲۸ محرم سنہ ۱۲۱۹ھ	۲۳	۳	۲۷	.	.	.
۹	میر عالم سید ابوالقاسم	سنہ ۱۱۶۶ھ	۴ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۹ھ	.	۲۰ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ	۴	۶	۱۶	۵۷	.	.
۱۰	نواب منیر الملک	.	۱۵ رجب سنہ ۱۲۲۴ھ	.	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۲۳	۵	۲۲	.	.	.
۱۱	راجہ چندو لعل ۷	سنہ ۱۱۷۷ھ	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۸ ربیع ۲ سنہ ۱۲۶۱ھ	۱۱	.	۴	۸۳		
۱۲	نواب سراج الملک ۸	.	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ھ	۱۸ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۲	.	۲۷	.	.	.
۱۳	سیف جنگ ابن امجد الملک	.	ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ	محرم سنہ ۱۲۶۵ھ	.	.	۱	چند یوم	.	.	.
۱۴	نواب شمس الامرا فخر الدین خان	۱۵ رمضان سنہ ۱۱۹۵ھ	۴ ربیع ۲ سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ رمضان سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھ	۸	۵	۶	۸۲	۱	۲۸
۱۵	راجہ رام بخش	.	.	.	۲۰ جمادی ۲ سنہ ۱۲۶۹ھ	.	چند ماہ	.	.	.	.
۱۶	نواب سراج الملک ۹	.	۲۸ شعبان سنہ ۱۲۶۷ھ	.	۱۸ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۲	.	۱۹	.	.	.
۱۷	نواب سالار جنگ اعظم	۲۴ جمادی ۲ سنہ ۱۲۴۴ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	.	۲۹ ربیع ۱ سنہ ۱۳۰۰ھ	۳۰	۷	۷	۵۵	۹	۵

ف ۱ بمقام بہالگی مارے گئے ف ۲ خدمت سے سبکدوش کیے گئے ف ۳ بعد معزول قلعہ دولت آباد میں بھیجے گئے اور وہاں مارے گئے ف ۴ دریائے گوداوری کے کنارہ مرہٹوں کے ہاتھ مارے گئے ف ۵ دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوے اور نواب میر موسی خان رکن الدولہ کے خطاب سے فہرست دیوانی میں نام درج ہے ف ۶ ضرب کٹار سے مارے گئے ف ۷ منیر الملک کی زندگی میں ہی دخیل کار دیوانی تھے ف ۸ معزول دفعہ اول

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ تقرری	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
						سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸	مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار[1]	۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۴ھ	۳۰ ربیع اول سنہ ۱۳۰۰ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۱۳ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ	۱	۰	۱۷	۶۰	۴	۱۸
۱۹	نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی عماد السلطنت	۸ رجب سنہ ۱۲۸۳ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ	۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ	۳	۲	۱۷	۲۵	۲	۲۹
۲۰	نواب سر آسمان جاہ	۹ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ	۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ	۶	۵	۲۶	۴۹	۳	۲۷
۲۱	نواب وقار الامرا اقبال الدولہ	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ھ	۶ جمادی ۱ سنہ ۱۳۱۱ھ	۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ	۸	۰	۴	۴۵	۱۰	۲۶
۲۲	مہاراجہ سر کشن پرشاد پیشکار یمین السلطنت	۱۸ شعبان سنہ ۱۲۸۰ھ	۱۰ جمادی ۱ سنہ ۱۳۱۹ھ	۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ	۰	۱۱	۱	۱۵	۰	۰	۰
۲۳	نواب میر یوسف علیخان سالار جنگ ثالث	۱۴ شوال سنہ ۱۳۰۶ھ	۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ	۱۱ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ	۰	۲	۵	۱۶			
۲۴	زیر نگرانی اعلیحضرت قدر قدرت	۰	۱۱ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ	۲۷ صفر سنہ ۱۳۳۸ھ[2]	۰	۵	۱	۱۶	۰	۰	۰

[1] بعد انتقال نواب سالار جنگ اعظم خدمت مدار المہامی کو انجام دیتے رہے۔ [2] تاریخ مذکور کو بجائے مدار المہام کے باب حکومت قائم ہو کر اس کے صدر اعظم نواب سر موید الملک بہادر مقرر ہوئے۔

شجرہ پیشکاران دولت آصفیہ

نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرری	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	نشان سلسلہ	نام	تاریخ تقرری	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات
۱	مورو پنڈت	۷ جمادی ۲ سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۳ھ	۵	راجہ چندو لعل	۱۸ صفر سنہ ۱۲۲۱ھ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۷ ربیع ۲ سنہ ۱۲۶۱ھ
۲	عوض بیگ المخاطب شاہ بیگ خان	سنہ ۱۱۶۱ھ	۰		۶	راجہ رام بخش برادر زادہ راجہ چندو لعل	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ	۳۰ جمادی ۲ سنہ ۱۲۸۸ھ
۳	دھونڈو پنڈت	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۶ھ		۲۹ محرم سنہ ۱۱۹۷ھ	۷	〃[1]	۲۲ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۶ھ	
۴	راجہ راے رایان راجہ بہوانی شنکر عرف بابو راجہ المخاطب امانت ونت	۱۹ محرم سنہ ۱۲۱۲ھ	۳ رجب سنہ ۱۲۱۲ھ	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۱ھ	۸	مہاراجہ نریندر بہادر	۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۰	۱۲ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ
					۹	مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر	۲ رجب سنہ ۱۳۳۱ھ	۰	۰

[1] آپ دوبارہ خدمت پیشکاری سے سرفراز ہوئے۔

نقشۂ صدر المہام و معین المہامان جملہ علاقہ جات صیغہ سرکار عالی

(۱) صدر المہام دفتر پیشی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	نواب امین جنگ بہادر	۲۲ ردے ۱۳۲۴ ف	.	

(۲) علاقہ پولیٹیکل صدر المہام دیوانی و سیاسیات

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	نواب فرید الملک بہادر	۱۲ آبان ۱۳۲۳ ف	۱ یکم اسفندار ۱۳۲۹ ف	۱ وظیفہ حسن خدمت حاصل فرماکر صدر المہام اختصاص کے عہدہ سے سرفراز ہوئے
۲	نواب نظامت جنگ بہادر	۱۶ ردے ۱۳۲۹ ف	.	۲ آپ صدر المہام صیغہ سیاسیات کے نام سے نامزد کئے گئے

(۳) علاقہ فینانس

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	نواب منیر الملک بہادر	۱۵ ر خورداد ۱۲۹۴ ف	۱ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ ف	۱ تاریخ مذکور کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	جی کیاسن واکر	۱۲ ر تیر ۱۳۱۱ ف	۲ ۲۵ امرداد ۱۳۲۰ ف	۲ بعد ختم مدت تاریخ مذکور کو آپ ولایت روانہ ہوئے
۳	ار۔ گلانسی	۲۵ امرداد ۱۳۲۰ ف	۳ ۲۹ امرداد ۱۳۳۰ ف	ایضاً
۴	مسٹر حیدری	۲۹ امرداد ۱۳۳۰ ف	موجود	ایضاً ایضاً

(۴) علاقہ مال

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علیحدگی	کیفیت
۱	نواب مکرم الدولہ	۲۹ ر آبان ۱۲۷۹ ف	۱ ۲۴ فروردی ۱۲۹۱ ف	۱ بسبب ناسازی مزاج خدمت سے علیحدہ ہوئے
۲	نواب منیر الملک میر سعادت علیخان	۲۹ فروردی ۱۲۹۳ ف	۲ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ ف	۲ تاریخ مذکور کو آپکا انتقال ہوا۔
۳	نواب وقار الامرا اقبال الدولہ	۳ اردی بہشت ۱۲۹۹ ف	۳ ۲۸ مہر ۱۳۰۳ ف	۳ تاریخ مذکور کو آپ منصب مدار المہامی پر سرفراز ہوئے
۴	راجہ فتح نواز ونت مرلیدھر حسبلال	۲۰ اردی بہشت ۱۳۲۷ ف	۴ ۲ مہر ۱۳۳۰ ف	۴ خدمت صدر المہامی مال سے سبکدوش کئے گئے
۵			.	.

نمبر	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علحدگی	کیفیت
۵	مسٹر عبداللہ یوسف علی	۲ مہر سنہ ۱۳۲۰ ف	موجود	

(۵) علاقہ عدالت

نمبر	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	نواب بشیر الدولہ آسمانجاہ	۲۹ آبان سنہ ۱۲۷۹ ف	(۱) ۱۴ شہریور سنہ ۱۲۹۲ ف	(۱) خدمت سے مستعفی ہوئے۔
۲	نواب فخر الملک بہادر	۲۹ خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف	(۲) ۸ مہر سنہ ۱۳۲۶ ف	(۲) وظیفہ حسن خدمت حاصل کرکے علحدہ ہوئے
۳	نواب بہرام جنگ بہادر (۳)	۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ ف	.	(۳) علالت مزاج کے باعث نواب فخر الملک بہادر (۱۰) ماہ کی رخصت حاصل کرچکے تھے لہذا اوس زمانہ میں معصرم مقرر کرچکے تھے۔
۴	نواب ولایت جنگ بہادر	۱۲ مہر سنہ ۱۳۲۶ ف	موجود	

(۶) علاقہ کوتوالی (۱)

نمبر	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	نواب شمشیر جنگ بہادر۔	۲۹ آبان سنہ ۱۲۷۹ ف	(۱) یکم مہر سنہ ۱۲۹۳ ف	(۱) خدمت سے مستعفی ہوئے۔
۲	نواب فخر الملک بہادر۔	یکم مہر سنہ ۱۲۹۴ ف	(۲) ۲۹ خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف	(۲) خدمت صدر المہامی کوتوالی کا تعلق آپ سے علحدہ ہوکر صرف معین المہام عدالت رہے
۳	نواب شہاب جنگ افتخار الملک	۲۹ خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف	(۳) ۱۲ آبان سنہ ۱۳۲۲ ف	(۳) وظیفہ حسن خدمت حاصل کرکے علحدہ ہوئے؛
۴	نواب فخر الملک بہادر۔	۱۲ آبان سنہ ۱۳۲۲ ف	(۴) ۸ مہر سنہ ۱۳۲۶ ف	(۴) ایضاً ایضاً ایضاً
۵	نواب ولایت جنگ بہادر	۱۲ مہر سنہ ۱۳۲۶ ف	موجود	

(۷) متفرقات

نمبر	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	نواب شہاب جنگ بہادر	۲۹ آبان سنہ ۱۲۷۹ ف	(۱) ۲۹ خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف	(۱) خدمت صدر المہامی کوتوالی پر منتقل کیے گئے
۲	نواب نظام یار جنگ خانخانان بہادر	۲۹ خورداد سنہ ۱۲۹۴ ف	(۲) ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	(۲) از روے جریدۂ غیر معمولی تاریخ مذکورہ یہ خدمت تخفیف کیگئی

(۱) علاقہ کوتوالی علاقہ عدالت میں ضم ہوا۔

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر خدمت	تاریخ علحدگی	کیفیت
	(۸) علاقہ تعمیرات و طبابت*			
۱	نواب تلاوت جنگ بہادر	۱۱ر آبان ۱۳۲۲ف	۱۷ر شہریور ۱۳۲۴ف (۱)	(۱) آپ خدمت سے علحدہ کئے گئے صیغہ تعمیرات معین المہام فینانس اور صیغہ طبابت صدر المہام عدالت کے تحت کیا گیا۔
۲	ایضاً ایضاً	۱۶ر دے ۱۳۲۹ف (۲)	موجود	(۲) بزمانہ قیام باب حکومت آپ دوبارہ صدر المہام تعمیرات مقرر ہوئے۔
	(۹) علاقہ فوج			
۱	نواب خیر الملک سعادت علیخان	۲۸ر دی بہشت ۱۲۹۳ف	۲۲ر اسفندار ۱۲۹۹ف (۱)	(۱) تاریخ مذکور کو آپ کا انتقال ہوا۔
۲	نواب وقار الامرا اقبال الدولہ	۳ر دی بہشت ۱۲۹۹ف	۱۸ر اسفندار ۱۳۰۲ف (۲)	(۲) تاریخ مذکور کو منصب مدار المہامی سے سرفراز ہوئے۔
۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد پیشکار	۱۸ر اسفندار ۱۳۰۲ف	۲۰ر مہر ۱۳۱۰ف (۳)	(۳) ایضاً ایضاً
۴	نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر	۲۰ر مہر ۱۳۱۰ف	۶ر اسفندار ۱۳۱۶ف (۴)	(۴) تاریخ مذکور کو آپ رحلت فرمائے۔
۵	نواب نظام یار جنگ خانخانان بہادر	۱۱ر شہریور ۱۳۱۶ف	۱۲ر آبان ۱۳۲۲ف (۵)	(۵) خدمت سے مستعفی ہوئے۔
۶	نواب ولایت جنگ بہادر	۱۲ر آبان ۱۳۲۲ف	۱۲ر مہر ۱۳۲۶ف (۶)	(۶) خدمت معین المہامی عدالت و کوتوالی پر منتقل ہوئے۔
۷	نواب لطافت جنگ بہادر	۱۲ر مہر ۱۳۲۶ف	موجود	
	(۱۰) صدر المہام صیغہ تجارت و حرفت			
۱	نواب عقیل جنگ بہادر	۱۶ر دے ۱۳۲۹ف	موجود	

* صیغہ طبابت ۱۶ر دے ۱۳۲۹ف سے صدر المہام فوج سے متعلق کیا گیا۔

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	کیفیت

(۱۱) صدر المہام امور مذہبی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	نواب مظفر جنگ بہادر۔	۱۱ر آبان ۱۳۲۲ف	۸ر خورداد ۱۳۲۳ف [1]	[1] تاریخ مذکور کو آپکا انتقال ہوا۔
۲	نواب فضیلت جنگ بہادر مولوی انوار اللہ خان صاحب	۸ر خورداد ۱۳۲۳ف	۱۰ر اردی بہشت ۱۳۲۷ف [2]	[2] تاریخ مذکور کو آپکا انتقال ہوا اور خدمت صدر المہامی شکست کر دیگئی۔

(۱۲) صدر المہام پیشی صرفخاص

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	راے مرلیدہر راجہ فتح نواز ونت بہادر [1]	۲۱ر آبان ۱۳۲۳ف		

(۱۳) صدر المہام پائگاہ

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	کیفیت
۱	سر برائین ایجرٹن۔	۲۱ر آبان ۱۳۲۳ف	۴ر اردی بہشت ۱۳۲۹ف	[1] بہ سبب ختم مدت آپ ولایت واپس روانہ ہوے
۲	نواب عقیل جنگ بہادر۔	۴ر اردی بہشت ۱۳۲۹ف		

[1] ۲۹ر آذر ۱۳۲۷ف کو صاحبزادہ نواب تلاوت جنگ بہادر نے آپ سے صدر المہامی صرفخاص کا جائزہ لیا اور دو تین روز کے بعد آپنے اپنی سابقہ خدمت پر عود کیا۔ پھر ۷ر فروردی ۱۳۳۰ف کو آپ خدمت صدر المہامی سے مستعفی ہوے نواب تلاوت جنگ بہادر معتمد صرفخاص کو اپنے خدمت کا جائزہ دے بعدہٗ ۱۵ر مہر ۱۳۳۰ف کو سہ بارہ خدمت صدر المہامی صرف خاص سے سرفراز ہوے ؎

معتمدین پیشی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	نواب عماد الملک بہادر			۴	نواب سرور الملک بہادر		۲۲ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ
۲	کرنل مارشل -	۲۷ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۴ھ	اوائل ربیع ۱ سنہ ۱۳۰۶ھ	۵	نواب امین جنگ بہادر	۲۲ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ	.
۳	نواب عماد الملک بہادر	۱۲ جمادی ۲ سنہ ۱۳۰۶ھ	.		.	.	.

معتمدین پرائیوٹ پولٹیکل سیاسیات

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	فریدون جی المخاطب فریدون الملک[۱]	۱۶ دی سنہ ۱۲۹۵ ف	۹ فروردی سنہ ۱۳۲۷ ف	۳	نواب مہدی یار جنگ	۱۴ اسفندار سنہ ۱۳۲۹ ف	
۲	نواب نظامت جنگ بہادر	۹ فروردی سنہ ۱۳۲۷ ف	صدر المہام سیاسی ہوئے	.			

۱؎ اولاً پرائیوٹ سکرٹری ہوئے بعدہٗ پولٹیکل سکرٹری اس کے صدر المہام پولٹیکل دیوانی

معتمدین محکمہ فینانس

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	نواب محسن الملک[۱]	۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ ف	۶ شہریور سنہ ۱۳۰۲ ف	۶	مسٹر کیاسن داکر -	۲۴ دے سنہ ۱۳۱۱ ف	۲۱ تیر سنہ ۱۳۱۱ ف
۲	نواب سردار دلیر الملک[۲]			۷	مسٹر حیدری -	۲۸ دی سنہ ۱۳۱۷ ف	۲۵ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف
۳	نواب اعظم یار جنگ[۳]	۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ ف	۸ امرداد سنہ ۱۳۰۴ ف	۸	بابو بندلال صاحب سیل	۲۵ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف	۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۱ ف
۴	مولوی سید علی حسن صاحب	۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ ف	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ ف	۹	مولوی حبیب الدین صاحب	۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۵ ف	۸ تیر سنہ ۱۳۲۵ ف
۵	نواب عماد جنگ اول	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ ف	۲۴ دے سنہ ۱۳۱۱ ف	۱۰	مولوی فخر الدین خان صاحب	۳۰ خورداد سنہ ۱۳۲۸	.

۱؎ معدنیات کے معاملہ میں منجانب سرکار آپ ۲۷ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ ف کو ولایت تشریف لے گئے اوس وقت آپکے عدم موجودگی میں ۹ ۲ مہر سنہ ۱۲۹۷ ف تک نواب انتصام جنگ بہادر علاوہ معتمدی مال کے معتمدی فینانس کا کام بھی انجام دیتے رہے
۲؎ نواب محسن الملک رخصت حاصل کرکے سیلون گئے تھے اوس وقت آپکے زمانہ غیر موجودگی میں آپ منصرمانہ خدمت کو انجام دیتے رہے
۳؎ تاریخ مذکور کو راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت صدر محاسب سرکار عالی نے عارضی طور پر معتمدی فینانس کا جائزہ لیا اور ۷ ماہ مذکور تک اس کام کو انجام دیتے رہے بعد نواب اعظم یار جنگ کو اس خدمت کا جائزہ دے دیے۔

نقشہ صدر و نائب ناظم معتمدین زائد معتمد و شریک معتمد مال علاقہ سرکار عالی

صدر ناظم مال

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	اے جی ڈنلاپ	۱۳ بہمن سنہ ۱۳۲۰ف	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف	۳	مولوی محمد فصیح الدین احمد خان صاحب	۵ آبان سنہ ۱۳۲۴ف	۴ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف
۲	مسٹر ویکفلڈ (1)	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف	۴ آبان سنہ ۱۳۲۴ف	۴	مسٹر ویکفلڈ	۱۵ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف	۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف

نائب صدر ناظم مال

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	مسٹر ویکفلڈ	۲۲ آبان سنہ ۱۳۲۰ف	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف	.	.	.	.

معتمدین مال

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	مولوی سید سعید الدین صاحب	.	.	۷	نواب اعظم یار جنگ	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف	۸ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف
۲	سید عبد الرزاق صاحب نواز الملک	.	سنہ ۱۲۸۶ف	۸	مولوی سید علی حسن صاحب	۸ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف	۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۵ف
۳	مولوی سید مہدی علی خان محسن الملک	سنہ ۱۲۸۶ف	ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ف	۹	مولوی سید غلام رسول صاحب	۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ف	۱۹ دے سنہ ۱۳۱۱ف
۴	مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ	ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ف	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف	۱۰	اے جی ڈنلاپ	۱۹ دے سنہ ۱۳۱۱ف	۱۳ بہمن سنہ ۱۳۲۰ف
۵	مولوی مشتاق حسین وقار الملک	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف	۱۴ آذر سنہ ۱۳۰۲ف	۱۱	رائے مرلی دہر صاحب راجہ فتح نواز ونت	۱۳ بہمن سنہ ۱۳۲۰ف	۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۲۰ف
۶	نواب مقتدر جنگ	۱۷ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ف	۱۲	مولوی محمد فصیح الدین احمد خان صاحب	۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف	موجود ہیں

زائد معتمد مال

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	مولوی محمد علی صاحب	۲۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف	آبان سنہ ۱۳۲۴ف	۲	مولوی محمد فصیح الدین احمد خان صاحب	۱۵ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف	۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۷ف

(1) ۴ آبان سنہ ۱۳۲۴ف کو مسٹر ویکفلڈ ولایت روانہ ہوئے اور مولوی محمد فصیح الدین احمد خان صاحب منصرم صدر ناظم مال ہوئے

شرکائے معتمدین مال

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	مولوی اقبال علی صاحب	۱۱ مہر سنہ ۱۳۰۰ف	سنہ ۱۳۰۲ف	۴	مولوی سعادت خانصاحب[1]	۱۵ فروردی سنہ ۱۳۱۹ف	۲۴ آبان سنہ ۱۳۲۴ف
۲	مولوی سید غلام رسول خانصاحب	۱۹ دے سنہ ۱۳۱۱ف	۵ بہمن سنہ ۱۳۱۳ف	۵	نواب عقیل جنگ بہادر	آبان سنہ ۱۳۲۴ف	۱۴ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف
۳	مولوی محمد عبدالرحیم صاحب	۱۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۴ف	۲۵ اسفندار سنہ ۱۳۱۹ف	۶	مولوی سعادت خانصاحب	۱۵ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف	۱۵ اردے سنہ ۱۳۳۰ف

[1] منصرم صوبہ دار گلبرگہ ہوئے =

معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	مولوی مؤید الدین خانصاحب	سنہ ۱۲۷۲ف	سنہ ۱۲۹۲ف	۱۰	نواب عماد جنگ اول	۲۵ دے سنہ ۱۳۱۱ف	۳۰ مہر سنہ ۱۳۱۳ف
۲	مولوی امین الدین خانصاحب		سنہ ۱۲۹۳ف	۱۱	نواب سربلند جنگ بہادر	۳۰ مہر سنہ ۱۳۱۳ف	۱۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ف
۳	مولوی وقار الملک بہادر	سنہ ۱۲۹۲ف	۲۷ فروردی سنہ ۱۲۹۹ف	۱۲	مولوی عزیز مرزا صاحب	۱۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ف	۱۵ آذر سنہ ۱۳۱۹ف
۴	نواب عماد جنگ اول	۲۷ فروردی سنہ ۱۲۹۳ف	۱۵ دے سنہ ۱۳۰۲ف	۱۳	نواب نظامت جنگ بہادر	۱۵ آذر سنہ ۱۳۱۹ف	۲۵ امرداد سنہ ۱۳۲۰ف
۵	نواب فتح نواز جنگ	۱۵ دے سنہ ۱۲۹۹ف	۸ آذر سنہ ۱۳۰۴ف	۱۴	مسٹر حیدری	۲۵ امرداد سنہ ۱۳۲۰ف	۶ فروردی سنہ ۱۳۲۹ف
۶	نواب عماد جنگ اول	۸ آذر سنہ ۱۳۰۲ف	۸ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف	۱۵	مولوی مہدی حسن صاحب بلگرامی[1]	۶ فروردی سنہ ۱۳۲۹ف	۲۵ خورداد سنہ ۱۳۲۹ف
۷	ہرمزجی (نواب ہرمز جنگ)	۸ فروردی سنہ ۱۳۰۴ف	۲۰ امرداد سنہ ۱۳۰۶ف	۱۶	مسٹر حیدری	۲۵ خورداد سنہ ۱۳۲۹ف	۲۹ امرداد سنہ ۱۳۳۰ف
۸	نواب عماد جنگ اول	۲۰ امرداد سنہ ۱۳۰۶ف	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	۱۷	نواب ذوالقدر جنگ بہادر	۲۹ امرداد سنہ ۱۳۳۰ف	موجود
۹	مولوی عزیز مرزا صاحب	۵ آبان سنہ ۱۳۰۶ف	۲۲ آبان سنہ ۱۳۱۰ف				

[1] آپ منصرمانہ طور پر کام انجام دیتے رہے =

ہوم سکرٹری

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	نواب سردار دلیر الملک بہادر	۱۳ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ف	۴ خورداد سنہ ۱۲۹۶ف[1]	۲	مولوی سید علی صاحب بلگرامی	۴ خورداد سنہ ۱۲۹۶ف	۱۵ دے سنہ ۱۲۹۹ف

[1] ریلوے و معدنیات کے معاملہ میں معطل اور بعد تحقیقات علیحدہ کئے گئے =

تختہ معتمدین فوج باقاعدہ و بیقاعدہ علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
معتمد فوج باقاعدہ							
۱	میجر رسی گاف	۴ اشہریور سنہ ۱۲۸۶ ف	۱۲ آذر سنہ ۱۲۹۵ ف[1]	۳	میجر رسی گاف	۱۷ خورداد سنہ ۱۲۹۸ ف	۵ ردے سنہ ۱۳۱۲ ف[3]
۲	مسٹر محمد حسین	۴ آذر سنہ ۱۲۹۵ ف	۱۶ خورداد سنہ ۱۲۹۸ ف[2]	۰	۰	۰	۰
معتمد فوج باقاعدہ و بیقاعدہ							
۱	راگھوندر راؤ صاحب			۵	نواب معتمد جنگ[4]	۲۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۲۱ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ ف
۲	راجہ سر نواس راؤ صاحب	سنہ ۱۲۸۵ ف	ماہ آبان سنہ ۱۲۸۸ ف	۶	نواب ماہر الدولہ	۱۵ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ ف	۱۵ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف
۳	نواب قدیر جنگ بہادر	ماہ آبان سنہ ۱۲۸۸ ف	ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف	۷	نواب عقیل جنگ بہادر	۱۶ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف	۲۹ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف
۴	میجر رسی گاف	ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف	۵ ردے سنہ ۱۳۱۲ ف	۰	نواب نذیر جنگ بہادر	۲۹ آذر سنہ ۱۳۲۴ ف	موجود

[1] تاریخ مذکور کو خدمت معتمدی فوج باقاعدہ سے مستعفی ہوئے [2] تاریخ مذکور کو آپ کا انتقال ہوا [3] تاریخ مذکور کو آپ وظیفہ حسن خدمت حاصل کر کے علحدہ ہوئے [4] آپ شریک معتمد تھے آپ منفردانہ طور پر خدمت معتمدی کو انجام دیتے رہے

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
صدر محاسبان سرکار عالی							
۱	رام راؤ صاحب	۱۸ آبان سنہ ۱۲۶۳ ف	۱۸ آذر سنہ ۱۲۷۴ ف	۱۰	راجہ مرلی منوہر صاحب	۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۱۵ آذر سنہ ۱۳۱۴ ف
۲	لیفٹننٹ راؤ صاحب	۱۹ آذر سنہ ۱۲۷۴ ف	۸ امرداد سنہ ۱۲۸۲ ف	۱۱	مسٹر حیدری	۱۵ آذر سنہ ۱۳۱۴ ف	۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف
۳	رام کشن راؤ صاحب	۹ امرداد سنہ ۱۲۸۲ ف	سنہ ۱۲۹۱ ف	۱۲	بابو نند لال صاحب سیل	۲۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف	۲۸ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف
۴	بیٹا بھی رام راؤ صاحب	سنہ ۱۲۹۲ ف	سنہ ۱۲۹۲ ف	۱۳	مولوی سید احمد صاحب	۲۵ امرداد سنہ ۱۳۲۰ ف	۱۲ اسفندار سنہ ۱۳۲۰ ف
۵	رام کشن راؤ صاحب	سنہ ۱۲۹۳ ف	۲ فروردی سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۴	بابو نند لال صاحب سیل	۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۱ ف	۲۱ آبان سنہ ۱۳۲۱ ف
۶	نواب عماد نواز جنگ	۳ فروردی سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۶ ف	۱۵	مولوی سید احمد صاحب	۲۱ آبان سنہ ۱۳۲۱ ف	۳۰ آبان سنہ ۱۳۲۱ ف
۷	نواب مقرب جنگ	۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۶ ف	سلخ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۹ ف	۱۶	مولوی حبیب الدین صاحب	۳۰ آبان سنہ ۱۳۲۱ ف	۶ خورداد سنہ ۱۳۲۵ ف
۸	دشنو نیندڑ صاحب	سلخ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۹ ف	۲۰ خورداد سنہ ۱۲۹۹ ف	۱۷	مولوی فخر الدین صاحب	۱۶ خورداد سنہ ۱۳۱۵ ف	۲ خورداد سنہ ۱۳۲۹ ف
۹	مولوی منور خاں صاحب	۲۰ خورداد سنہ ۱۲۹۹ ف	۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۱۸	مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی	۱۰ خورداد سنہ ۱۳۲۸ ف	موجود

تختۂ مہتممان خزانہ عامرہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	بلبیہ ہنمنت راؤ صاحب [۱]	۱۸ آبان سنہ ۱۲۶۳ ف	۱۸ آذر سنہ ۱۲۷۶ ف
۲	پیناپاہی رام راؤ صاحب	۱۹ آذر سنہ ۱۲۷۶ ف	۲۱ آذر سنہ ۱۲۹۳ ف
۳	امیشور راؤ صاحب [۲]	۲۲ آذر سنہ ۱۲۹۳ ف	آخر آذر سنہ ۱۲۹۳ ف
۴	ونکٹ راؤ صاحب [۳]	۶ دے سنہ ۱۲۹۳ ف	۷ فروردی سنہ ۱۲۹۳ ف
۵	راجہ سری نواس راؤ صاحب [۴]	۸ فروردی سنہ ۱۲۹۳ ف	آخر ماہ بہمن سنہ ۱۲۹۶ ف
۶	مولوی محمد منور خانصاحب [۵]	غرہ امرداد سنہ ۱۲۹۶ ف	ماہ آذر سنہ ۱۲۹۹ ف
۷	مڑپ ونکٹ راؤ صاحب	ماہ دے سنہ ۱۳۰۰ ف	۸ آبان سنہ ۱۳۰۳ ف
۸	راجہ سری نواس راؤ صاحب [۶]	۹ آبان سنہ ۱۳۰۳ ف	۳ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف
۹	مولوی عنایت علی صاحب	۴ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف	۱۱ دے سنہ ۱۳۱۱ ف
۱۰	وٹھل ماروتی صاحب [۷]	۱۲ دے سنہ ۱۳۱۱ ف	۱۱ فروردی سنہ ۱۳۱۲ ف
۱۱	جہانگیر جی سہراب جی صاحب [۸]	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۱۲ ف	۹ فروردی سنہ ۱۳۱۷ ف
۱۲	مولوی نصر اللہ خانصاحب [۹]	۹ فروردی سنہ ۱۳۱۷ ف	۳ فروردی سنہ ۱۳۲۷ ف
۱۳	مولوی فضل کریم خانصاحب	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۲۷ ف	۱۴ آذر سنہ ۱۳۳۱ ف
۱۴	ہنمنت راؤ صاحب [۱۰]	۱۴ آذر سنہ ۱۳۳۱ ف	موجود

[۱] جس وقت سالارجنگ اول اپنے جاگیرات کا کام ملاحظہ کیا کرتے تھے اُس وقت یہ ان کے خانگی ملازم تھے [۲] یہ مددگار مہتمم خزانہ تھے صرف (۹) یوم بلا یافت تنخواہ منصرم مہتمم رہے [۳] آپ مددگار معتمد فوج تھے وہاں سے خدمت مہتممی خزانہ پر آئے سنہ ۱۲۹۴ ف میں مددگاری معتمدی فوج پر منتقل کئے گئے [۴] آغاز ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف سے آخر ماہ تیر سنہ ۱۲۹۶ ف تک دفتر خزانہ عامرہ دفتر صدر محاسبی کی ایک شاخ قرار پایا تھا اس لئے دو سال پانچ ماہ تک دفتر خزانہ کا کوئی مہتمم نہ تھا - پہلے ایک ہفتہ یا عشرہ مولوی ذکی الدین صاحب مددگار خزانہ نگرانکار رہے - اس کے بعد مولوی محمد منور خانصاحب مددگار خزانہ ہی خزانہ کا کام دیکھتے رہے سنہ ۱۲۹۶ ف میں پھر مہتممی کے عہدہ پر قایم ہوئے [۵] آپ پہلے مددگار مہتمم خزانہ تھے اس کے بعد مستقل مہتمم ہوئے اور مہتممی سے صدر محاسب سرکار عالی ہوئے [۶] آپ تعلقداری نلگنڈہ سے خدمت مہتممی خزانہ پر مقرر ہوئے حسب فرمان حضرت غفران مکان ۱۷ محرم سنہ ۱۳۱۹ھ کو آپ بلدہ رخصت کئے گئے [۷] منصرم مددگاری کی حیثیت میں ہی منصرم مہتمم تھے [۸] وظیفہ حسن خدمت حاصل کر کے علیحدہ ہوئے [۹] دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں آپ کا تبادلہ ہوا مولوی عبد الغنی صاحب مددگاری شاخ تصفیہ مقدمات کا جایزہ حاصل کیا [۱۰] دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں آپ کا تبادلہ مددگاری پر ہوا آپ سابق میں مددگار مہتمم خزانہ تھے اور متعدد مرتبہ بسلسلہ رخصت مہتمم منصرم مہتمم خزانہ کا کام انجام دے اور ۱۴ آذر سنہ ۱۳۳۱ ف کو مستقل مہتمم خزانہ ہوئے ::

تختہ مہتممان و نظما، مددگاران دار الضرب و کاغذ مہور

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	سالم بالیا صاحب [1]	.		۶	مسٹر جون [3]	۹ مہر ۱۳۰۵ف	۲۰ اسفندار ۱۳۱۲ف
۲	نواب میر یادگار حسین خان صاحب	.	آخر امرداد ۱۲۸۶ف	۷	مسٹر انگلیش [4]	یکم فروردی ۱۳۱۲ف	۱۰ خورداد ۱۳۱۶ف
۳	مسٹر پالمر	یکم تیر ۱۲۸۹ف	.	۸	مسٹر ڈیویلن	۸ خورداد ۱۳۱۶ف	۲۰ اردی بہشت ۱۳۱۷ف
۴	مولوی حاجی حیدر علیخان [2]	.	یکم مہر ۱۲۹۴ف	۹	مسٹر میجر مکاریا راکل انجنیر	۲۱ اردی بہشت ۱۳۱۷ف	آخر ماہ اسفندار ۱۳۱۸ف
۵	نواب دولت یار جنگ [5]	۲ مہر ۱۲۹۴ف	۸ مہر ۱۳۰۵ف	۱۰	مسٹر گیامن	یکم فروردی ۱۳۱۸ف	موجود

مددگاران

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	عبدالعلی خانصاحب	.	.	۵	مسٹر ونکٹاچاری [6]		
۲	مولوی محمد ہدایت اللہ خان صاحب	.	.	۶	مسٹر لیکتن جی جیائی خزانچی مددگار	۵ خورداد ۱۳۲۵ف	
۳	مسٹر فرامجی	.	.	۷	مسٹر گنیش سنگھ اسپشل مددگار	۳ دے ۱۳۲۷ف	
۴	مسٹر پال	.	.				

کاغذ مہور

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	میجر ہنری راک [5]	۱۲ آذر ۱۲۸۷ف	یکم مہر ۱۲۹۴ف	۳	مسٹر جون	۹ مہر ۱۳۰۵ف	۲۰ اسفندار ۱۳۱۲ف
۲	آغا نصر اللہ خان نواب دولت یار جنگ	۲ مہر ۱۲۹۴ف	۸ مہر ۱۳۰۵ف		.	.	

[1] حضرت نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے عہد میں یہ مہتمم دار الضرب تھے اور سکہ کل بیرون کے مکان میں تیار ہوتا تھا [2] انہیں کے عہد میں دار الضرب و کاغذ مہور کا انضمام ہوا مگر دفتر اپنی اپنی حیثیت پر علحدہ تھے آپ کا تقرر اول بعہدہ مہتممی کاغذ مہور پر ہوا۔ دار الضرب سے حاجی حیدر علیخاں صاحب علحدہ ہونے کے بعد دار الضرب بھی آپکی نگرانی میں آیا اور ۹ مہر ۱۳۰۵ف کو آپکا انتقال ہوا [3] میجر راک اور نواب دولت یار جنگ کے زمانہ میں آپ ان کے مددگار تھے [4] آپ کے عہد میں ہر دو دفتر کا انضمام ہوا بعلت تغلب و تصرف علحدہ کیے گئے [5] یکم مہر ۱۲۹۴ف کو آپ کا انتقال ہوا [6] آپکا تبادلہ بترقی عہدہ مددگاری صدر محاسب سرکار عالی پر ہوا۔

تختہ نظما جنگلات علاقہ سرکار عالی

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	بہرام جی مانک جی -	یکم شہریور ۱۲۷۷ف	۵ مہر ۱۲۸۰ف	۷	ڈبلیو ایف بس کو	۲ امرداد ۱۳۰۱ف	۲۸ امرداد ۱۳۱۴ف
۲	مسٹر برزور جی مانک جی	۲ مہر ۱۲۸۰ف	۲۷ خورداد ۱۲۸۲ف	۸	مسٹر سہراب جی -	۲۹ اردی ۱۳۱۴ف	۲۹ شہریور ۱۳۲۲ف
۳	مسٹر پامر -	۲۷ خورداد ۱۲۸۲ف	۳۱ خورداد ۱۲۸۹ف	۹	مسٹر پیاترج -	۲۹ شہریور ۱۳۲۲ف	۶ فروردی ۱۳۲۳ف
۴	آر ایس ڈالبس -	۳۲ خورداد ۱۲۸۹ف	۳۱ فروردی ۱۲۹۶ف	۱۰	مسٹر ایف اے - لاج	۶ فروردی ۱۳۲۳ف	یکم اردی بہشت ۱۳۳۱ف
۵	کیپٹن کنٹوینہ[1] -	یکم اردی بہشت ۱۲۹۶ف	۲۲ شہریور ۱۲۹۹ف	۱۱	نواب حامد یار جنگ بہادر	یکم اردی بہشت ۱۳۳۱ف	موجود
۶	جے بیمن بائمین اے ایف ایس	۲۳ شہریور ۱۲۹۹ف	یکم امرداد ۱۳۰۲ف	۱۲			

[1] آپ منفرم بیافت نصف تنخواہ مقرر ہوئے [2] آپ منفرمانہ خدمت انجام دیتے رہے -

تختہ نظما کرڑوگری علاقہ سرکار عالی

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	بابو جی صاحب -	غرہ مہر ۱۲۸۵ف		۸	خان بہادر عبدالکریم صاحب لانجا	۹ آبان ۱۳۲۱ف	۵ فروردی ۱۳۲۴ف
۲	دارا نجی صاحب -		۱۰ آذر ۱۳۰۴ف	۹	راجہ اندرکرن بہادر	۱۲ فروردی ۱۳۲۴ف	۱۷ فروردی ۱۳۲۵ف
۳	پیستن جی صاحب -	۱۷ آذر ۱۳۰۴ف	۳۰ امرداد ۱۳۰۴ف	۱۰	نواب سہراب نواز جنگ[3]	۱۸ فروردی ۱۳۲۵ف	۲۷ اردی بہشت ۱۳۲۹ف
۴	نواب عماد نواز جنگ -	۳۰ امرداد ۱۳۰۴ف	۲ تیر ۱۳۱۰ف	۱۱	مولوی سید احمد علیخان[5]	۲۷ اردی بہشت ۱۳۲۹ف	۲۲ امرداد ۱۳۳۰ف
۵	پیستن جی صاحب -	۲ تیر ۱۳۱۰ف	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف	۱۲	مولوی عزیز الدین صاحب	۲۲ امرداد ۱۳۳۰ف	۱۵ آذر ۱۳۳۱ف
۶	نواب مفخر جنگ[2]	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف	۶ آبان ۱۳۱۵ف	۱۳	نواب محی الدین یار جنگ	۱۵ آذر ۱۳۳۱ف	موجود
۷	نواب اقتدار یار جنگ بہادر	۲ آبان ۱۳۱۸ف	۸ آبان ۱۳۲۱ف				

[1] اولاً تعلقدار کرڑوگری کے نام سے نامزد کئے گئے بعد ۲ اسفندار ۱۲۹۹ف کو تعلقدار کا نام کمشنر سے مبدل کیا گیا [2] تاریخ مذکور کو آپ کا انتقال ہوا [3] آپ کے زمانہ میں حسب جریدہ ۱۷ خورداد ۱۳۲۲ف کمشنر کا نام ناظم سے مبدل کیا گیا - [4] تاریخ مذکور کو آپ رخصت حاصل کرکے بعد ختم رخصت وظیفہ پر علحدہ ہوئے [5] منفرمانہ طور پر آپ خدمت کو انجام دیتے رہے [6] تاریخ مذکور کو ملازمت سے مستعفی ہوئے =

تختۂ نظما تعلیمات علاقہ سرکار عالی

نشان شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نشان شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	مولوی حافظ صدر السلام خان صاحب		•	۶	نواب عماد الملک بہادر۔	۲۹ر بہمن سنہ ۱۲۹۴ف	•
۲	ڈبلیو۔ ایچ۔ ویلکنسن۔	۳ر شہریور سنہ ۱۲۸۰ف	•	۷	مسٹر سٹین۔		
۳	مولوی عنایت الرحمن خان صاحب	•	•	۸	ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب	۱۶ر شہریور سنہ ۱۳۱۶ف	
۴	ملا عبدالقیوم صاحب۔	•	•	۹	مولوی المالطیفی صاحب	۲۷ر شہریور سنہ ۱۳۲۲ف	
۵	مولوی سید علی بلگرامی۔	•	•	۱۰	مسٹر راس مسعود۔ [1]	۲۷ر شہریور سنہ ۱۳۲۵ف	

[1] مسٹر راس مسعود بعزم ولایت (۶) ماہ کی رخصت حاصل فرمائے تھے لہذا آپ کی جگہ مسٹر مولوی مہدی حسین بلگرامی نے منفرمانہ نظامت تعلیمات کو انجام فرمایا اور بعد ختم مدت رخصت ۵ر امرداد کو مولوی راس مسعود صاحب نے اپنی خدمت کا جائزہ حاصل فرمایا۔

نظما ٹپہ خانہ سرکار عالی

نشان شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نشان شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	نواب شہسوار جنگ۔ [1]	۴ر مہر سنہ ۱۲۷۹ف	•	۶	مسٹر سی لارڈ۔ [6]	۹ر اردی بہشت سنہ ۱۳۰۶ف	•
۲	مسٹر چارلیس [2]۔	۲۰ر تیر سنہ ۱۲۸۱ف	•	۷	مولوی محمد صدیق صاحب [7]	۱۸ر مہر سنہ ۱۳۱۲ف	•
۳	میجر ہنری راک [3]۔	یکم خورداد سنہ ۱۲۸۵ف	•	۸	مسٹر ناکس ہیوسن [8]	۱۰ر بہمن سنہ ۱۳۱۶ف	•
۴	مولوی سید محی الدین صاحب علوی [4]	۱۲ر آذر سنہ ۱۲۸۷ف	•	۹	مسٹر رستم جی جینائی [9]۔	۹ر امرداد سنہ ۱۳۲۸ف	•
۵	مولوی عبدالکریم صاحب [5]	یکم مہر سنہ ۱۲۹۰ف	•	۱۰	مسٹر مظہر الدین۔	۲۸ر اردی بہشت سنہ ۱۳۳۰ف	•

[1] صدر مہتممی ٹپہ خانہ کے عہدہ سے آپ کا تقرر ہوا [2] سررشتہ انعام میں آپ منتقل ہوئے [3] خدمت مہتممی کاغذ مہور پر آپ منتقل ہوئے [4] خدمت صدر تعلقداری صوبہ غربی پر آپ کا تبادلہ ہوا [5] آپ کے زمانہ میں ۲۳ امرداد سنہ ۱۳۲۹ف سے صدر مہتممی ٹپہ خانہ کا عہدہ ناظم ٹپہ خانہ کے لقب سے ملقب ہوا۔ بعد آپ وظیفہ پر علحدہ ہوئے [6] بعد ختم مدت آپ واپس روانہ ہوئے [7] منفرمانہ تقرر عمل میں آیا تھا۔ [8] ۱۸ر امرداد سنہ ۱۳۲۸ف تک سررشتہ ٹپہ آپ کے زیر نگرانی رہا بعد وظیفہ پر علحدہ ہوئے [9] آپ ڈپٹی ناظم ٹپہ خانہ ہیں منفرمانہ طور پر خدمت نظامت کو انجام دیتے رہے۔

تختہ نظماء طبابت علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	ڈاکٹر ٹمپلٹن -	۱۸۴۶ء سنہ ۱۲۵۵ف		۸	ڈاکٹر بومنٹ -	سنہ ۱۸۸۱ء	.
۲	ڈاکٹر ریڈ - (منضم)	۱۸۶۷ء سنہ ۱۲۷۷ف		۹	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل لاری	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء	
۳	ڈاکٹر ونڈو -	سنہ ۱۸۶۷ء		۱۰	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل گلٹ	۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۲ء	
۴	ڈاکٹر لا - (منضم)	سنہ ۱۸۷۰ء		۱۱	ڈاکٹر لفٹننٹ کرنل شوہیم	۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء	
۵	ڈاکٹر ونڈو -	سنہ ۱۸۷۲ء		۱۲	ڈاکٹر دریاب پرالمین -	۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء	
۶	سلطان الحکما، وزیر علی صاحب	.		۱۳	ڈاکٹر لنکاسٹر -	۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء	
۷	حکیم الممالک مرزا علی خان صاحب	.		۱۴	ڈاکٹر کرنل باباجیون سنگھ	یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ء	

تختہ مہتمم و معتمد مجلس صفائی بلدہ و چادر گھاٹ

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	مولوی سید علیخان حیدر نواز جنگ	غرہ فروردی سنہ ۱۲۹۱ف ؎۱	۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۱ف	۵	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	اوائل ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۹ف	۳۰ بہمن سنہ ۱۳۳۰ف ؎۵
۲	مولوی میر کاظم علی صاحب	۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۱ف	سنہ ۱۳۱۱ف ؎۲	۶	ڈاکٹر حامد علی صاحب	اوائل ماہ ... سنہ ۱۳۳۰ف	۱۹ شہریور سنہ ۱۳۳۲ف ؎۶
۳	مسٹر ایسٹونس -	۲ امرداد سنہ ۱۳۱۲ف	۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۲۲ف ؎۳	۷	مولوی سید زین العابدین صاحب بلگرامی -	۱۹ شہریور سنہ ۱۳۳۴ف	.
۴	مسٹر وارنر -	۳۰ اسفندار سنہ ۱۳۲۲ف	اوائل ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۹ف ؎۴				

؎۱ آپ وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ؎۲ خدمت معتمدی تعمیرات پر آپ منتقل ہوئے ؎۳ آپ وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ؎۴ بعد ختم مدت واپس ہوئے۔ ؎۵ مرض فالج سے تاریخ مذکور کو آپکا انتقال ہوا ؎۶ عارضی طور پر آپ کام انجام دیتے رہے

تختہ نظماء محکمہ نظم جمعیت علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	مولوی محمود صاحب	یکم مہر سنہ ۱۲۸۵ف	۱۴ امرداد سنہ ۱۲۸۸ف	۶	مولوی غلام مصطفیٰ بیگ صاحب	۱۸ آبان سنہ ۱۲۹۸ف	۱۳ دی سنہ ۱۳۱۱ف ؎۱
۲	مولوی میر ریاض حسین صاحب	۱۵ امرداد سنہ ۱۲۸۸ف	اخر ماہ اسفندار سنہ ۱۲۹۱ف	۷	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۲ بہمن سنہ ۱۳۱۱ف	۲۷ مہر سنہ ۱۳۱۴ف
۳	کپتان ٹیکن صاحب -	یکم فروردی سنہ ۱۲۹۱ف	۲۰ شہریور سنہ ۱۲۹۲ف	۸	نواب وزیر یار الدولہ -	۲۸ مہر سنہ ۱۳۱۴ف	۲۰ شہریور سنہ ۱۳۲۶ف
۴	سید امر اللہ شاہ صاحب	۲۲ شہریور سنہ ۱۲۹۲ف	یکم شہریور سنہ ۱۲۹۴ف	۹	مولوی بشیر بیگ صاحب	۲۰ شہریور سنہ ۱۳۲۶ف	.
۵	مولوی محمود صاحب	۲ شہریور سنہ ۱۲۹۴ف	۱۷ آبان سنہ ۱۲۹۸ف				

نوٹ ؎۱ تاریخ مذکور کو آپ کا انتقال ہوا =

ضمیمہ

شجرۂ رزیڈنٹ حیدرآباد دکن

نمبر شمار	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نمبر شمار	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	مسٹر ہالنڈ۔ [۱]	۱۶ اپریل سنہ ۱۷۷۹ء	۔	۱۲	کپتان ایچ یس ۔ بارنیٹ منصرم	۴ اگسٹ سنہ ۱۸۲۵ء	۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء
۲	مسٹر جی ۔ گرانٹ ۔	سنہ ۱۷۸۰ء	سنہ ۱۷۸۴ء				
۳	مسٹر آر جانسن ۔	فروری سنہ ۱۷۸۴ء	سنہ ۱۷۸۶ء	۱۳	مسٹر ڈبلیو ۔ پی ۔ مارٹن ۔	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء	سنہ ۱۸۳۰ء
۴	کپتان کناوے (بعد سر ہوئے) [۲]	سنہ ۱۷۸۷ء	یکم اپریل سنہ ۱۷۹۴ء	۱۴	مسٹر ای ۔ سی ۔ ریون شاہ منصرم	۷ اگسٹ سنہ ۱۸۳۰ء	ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۰ء
۵	میجر ڈبلیو ۔ کرک پیاٹرک	سنہ ۱۷۹۴ء	سنہ ۱۷۹۸ء	۱۵	کرنل جے ۔ اسٹودرٹ	۶ نومبر سنہ ۱۸۳۰ء	ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۸ء
۶	جی اے کرک پیاٹرک ۔ [۳]	سنہ ۱۷۹۸ء	سنہ ۱۸۰۵ء	۱۶	میجر ۔ پی ۔ کیمرن (منصرم)	۱۲ جنوری سنہ ۱۸۳۸ء	ماہ مئی سنہ ۱۸۳۸ء
۷	مسٹر ایچ ۔ رسل (منصرم)	یکم ڈسمبر سنہ ۱۸۰۵ء	ماہ ڈسمبر سنہ ۱۸۰۵ء	۱۷	برگیڈیر ۔ ویب جی ۔ سی ۔ آئی (منصرم)	۱۶ جون سنہ ۱۸۳۸ء	ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۸ء
۸	کپتان ٹی ۔ سیڈن ہیام	۳ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۸۱۰ء				
۹	لفٹننٹ ٹی ۔ رسل (منصرم)	۲۰ مئی سنہ ۱۸۱۰ء	ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ء	۱۸	میجر جی ۔ ٹامکنس ۔ منصرم	۸ جولائی سنہ ۱۸۳۸ء	ماہ ڈسمبر سنہ ۱۸۳۸ء
۱۰	مسٹر ۔ ایچ ۔ رسل ۔ [۴]	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۱۱ء	ماہ ڈسمبر سنہ ۱۸۲۰ء	۱۹	کرنل ۔ جی ۔ ایس فریزر	یکم ڈسمبر سنہ ۱۸۳۸ء	۸ ڈسمبر سنہ ۱۸۵۲ء
۱۱	مسٹر ۔ سی ٹی ۔ مٹکاف (بعد سر ہوئے) ۔ [۵]	ماہ ڈسمبر سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ اگسٹ سنہ ۱۸۲۵ء	۲۰	میجر سی ۔ ڈیوڈسن (منصرم)	۱۱ ڈسمبر سنہ ۱۸۵۲ء	ماہ فروری سنہ ۱۸۵۳ء

[۱] سفیر کی حیثیت سے سب سے پہلے آپ حیدرآباد آئے [۲] دربار آصفیہ سے آپ کو دلاور جنگ کا خطاب عطا ہوا [۳] حشمت جنگ موتمن الملک افتخار الدولہ کا خطاب دربار آصفیہ سے آپ کو عطا ہوا تھا زریڈنسی چادر گھاٹ میں عمارت رنگ محل آپ کے عہد میں تعمیر ہوئی اور نیز حشمت گنج آپ کے نام سے آباد ہوا ان کے زمانہ میں نظام کا وہ سفیر جو کلکتہ میں رہا کرتا تھا موقوف ہوکر رزیڈنسی ہی مرجع سلطنت بنگئی [۴] آپ کو ثابت جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا ۔ [۵] آپ کو منتظم الدولہ کا خطاب عطا ہوا تھا =

نمبر سلسلہ	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۲۱	کرنل لو۔ سی۔ بی۔	۸ ماہ فروری ۱۸۵۳ع	ڈسمبر ۱۸۵۳ع
۲۲	میجر سی۔ ڈیوڈسن (منصرم)	۵ ستمبر ۱۸۵۳ع	ماہ ڈسمبر ۱۸۵۳ع [1]
۲۳	مسٹر جی۔ اے بوشبی۔	۱ ڈسمبر ۱۸۵۳ع	۲۲ ڈسمبر ۱۸۵۶ع
۲۴	کپتان اے۔ ارتھارن ہل	۳۱ ڈسمبر ۱۸۵۶ع	۱۸۵۷ع [2]
۲۵	کرنل سی۔ ڈیوڈسن۔	۱۶ اپریل ۱۸۵۷ع	یکم اگست ۱۸۶۱ع
۲۶	میجر اے۔ ارتھارن ہل	۴ اگست ۱۸۶۲ع	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ع
۲۷	مسٹر جی۔ لو۔ یول سی۔ بی کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ع	۱۵ اپریل ۱۸۶۷ع
۲۸	سر رچرڈ ٹمپل کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۴ اپریل ۱۸۶۷ع	۶ جنوری ۱۸۶۸ع
۲۹	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری	۵ جنوری ۱۸۶۸ع	ماہ مارچ ۱۸۶۸ع
۳۰	آنریبل اے۔ آئی۔ رابرٹس (منصرم)۔ [3]	۲۸ مارچ ۱۸۶۸ع	۱۱ مئی ۱۸۶۸ع
۳۱	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری	۱۴ مئی ۱۸۶۸ع	ماہ جون ۱۸۶۸ع

نمبر سلسلہ	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۳۲	مسٹر سی۔ بی۔ سانڈرسن	۱۱ جون ۱۸۶۸ع	ماہ جولائی ۱۸۷۲ع
۳۳	کرنل بی۔ ایس۔ لمسڈن	۱۶ جولائی ۱۸۷۲ع	ماہ اکتوبر ۱۸۷۲ع
۳۴	مسٹر سی۔ بی۔ سانڈرسن	۱۶ اکتوبر ۱۸۷۲ع	ماہ ڈسمبر ۱۸۷۵ع
۳۵	کرنل سر رچرڈ میڈ۔ کے سی ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ اے	۵ ڈسمبر ۱۸۷۵ع	۲۴ مارچ ۱۸۸۰ع
۳۶	مسٹر ایس۔ سی۔ بیلی کے سی۔ ایس۔ آئی۔	۲۴ مارچ ۱۸۸۰ع	۱۲ اپریل ۱۸۸۲ع
۳۷	میجر جی۔ ایچ ٹریور منصرم	یکم جولائی ۱۸۸۲ع	ماہ جولائی ۱۸۸۲ع
۳۸	مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ جونس۔ سی۔ ایس۔ منصرم۔	۳۰ جولائی ۱۸۸۲ع	ماہ اپریل ۱۸۸۳ع
۳۹	مسٹر جے۔ جی کارڈری۔	۱۲ اپریل ۱۸۸۳ع	ماہ اپریل ۱۸۸۴ع
۴۰	مسٹر اوسٹ جان کے سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۰ اپریل ۱۸۸۴ع	ماہ اپریل ۱۸۸۶ع
۴۱	کرنل۔ ای۔ سی۔ راس۔ سی۔ ایس۔ آئی منصرم۔	۱۲ اپریل ۱۸۸۶ع	ماہ اکتوبر ۱۸۸۶ع

[1] رزیڈنسی الوال میں آپ کا انتقال ہوا۔ [2] تاریخ مذکور کو بعارضہ صرع رزیڈنسی میں انتقال ہوا۔
[3] تاریخ مذکور کو رزیڈنسی میں انتقال ہوا۔

نمبر سلسلہ	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۴۲	مسٹر جے جی - کارڈری	۱۴ اکتوبر ۱۸۸۶ء	۱۵ نومبر ۱۸۸۷ء
۴۳	میجر - ڈی - رابرٹس منصرم	یکم نومبر ۱۸۸۷ء	۱۵ مارچ ۱۸۸۸ء
۴۴	مسٹر اے - پی - ہوول منصرم	۱۴ مارچ ۱۸۸۸ء	۶ اگست ۱۸۸۹ء
۴۵	مسٹر ڈی فیر سٹرک - کے سی - ایس - آئی -	۶ اگست ۱۸۸۹ء	۱۱ نومبر ۱۸۹۱ء
۴۶	مسٹر جی - ای سی - بلوڈن - سی - ایس - آئی	۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء	۲۶ ستمبر ۱۸۹۴ء
۴۷	کرنل میکنزی (منصرم)	۲ ستمبر ۱۸۹۴ء	۱۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء
۴۸	مسٹر جی - ای - سی - چیچلی پلوڈن -	۱۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء	.
۴۹	کرنل میکنزی (منصرم)	.	۲۰ مارچ ۱۸۹۰ء
۵۰	مسٹر کرافرڈ (کمشنر برار) منصرم	۲۱ مارچ ۱۸۹۹ء	یکم نومبر ۱۸۹۹ء
۵۱	مسٹر جی - ای - سی - چیچل پلوڈن -	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء	۲۲ فروری ۱۹۰۰ء
۵۲	لفٹننٹ کرنل - ڈیوڈ بار کے - سی - ایس - آئی	۲۴ فروری ۱۹۰۰ء	۲ مارچ ۱۹۰۵ء

نمبر سلسلہ	نام رزیڈنٹ	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۵۳	مسٹر آنریبل بیلی	۲۵ فروری ۱۹۰۵ء	۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء
۵۴	مسٹر اوڈوایر - منصرم	۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء	۱۶ جون ۱۹۰۷ء
۵۵	مسٹر آنریبل بیلی	۱۶ جون ۱۹۰۷ء	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء
۵۶	مسٹر اوڈوایر - منصرم	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء	۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء ؎۱
۵۷	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی	۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۵۸	مسٹر ہاول ؎۲ منصرم	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء	۲۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۵۹	مسٹر آنریبل اوڈوایر منصرم	۲۴ اپریل ۱۹۰۹ء	۲ دسمبر ۱۹۰۹ء
۶۰	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی	۵ دسمبر ۱۹۰۹ء	۲۳ فروری ۱۹۱۱ء ؎۳
۶۱	آنریبل لفٹننٹ کرنل اے - ایف - پینہے سی - ایس - آئی	۲۵ فروری ۱۹۱۱ء	۸ مارچ ۱۹۱۴ء
۶۲	مسٹر فریزر - منصرم ؎۴	۷ مارچ ۱۹۱۴ء	۳ اکتوبر ۱۹۱۴ء
۶۳	آنریبل لفٹننٹ کرنل اے - یف - پینہے سی - آئی - ای	۲۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء	۷ اپریل ۱۹۱۶ء ؎۵
۶۴	؎۶ میجر سٹیکس (منصرم)	۸ اپریل ۱۹۱۶ء	۲۴ جولائی ۱۹۱۶ء
۶۵	مسٹر فریزر -	۲۲ جولائی ۱۹۱۶ء	۳۱ دسمبر ۱۹۱۹ء
۶۶	مسٹر - سی - یل - یس - رسل ؎۷	۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء	۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء
۶۷	لفٹننٹ کرنل یس - جی - ناکس	۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء	موجود

؎۱ چھ ماہ کے رخصت پر آپ ولایت روانہ ہوئے ؎۲ آپ یہاں کے فسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ رہے ہیں - ؎۳ چھ ماہ کے رخصت پر آپ ولایت روانہ ہوئے ؎۴ (۲۸) ماہ مذکور کو آپ اپنی خدمت کا جائزہ لیا - ؎۵ تاریخ مذکور کو رزیڈنسی بلدہ میں آپ کا انتقال ہوا ؎۶ آپ اول مددگار رزیڈنٹ تھے خدمت رزیڈنسی کا عارضی طور پر آپ کو جائزہ دلایا گیا ؎۷ - بہ سبب علالت مزاج رخصت پر ولایت گئے -

اشتہار

کتب قابل قدر

ذیل کی کتابوں کے مطالعہ کی اس لئے سفارش کیجاتی ہے کہ انکے مفید و دلچسپ ہونے پر اہل ذوق کا اجماع ہے۔

بستان آصفیہ حصہ اول و دوم یعنے سلطنت آصفیہ کی مبسوط اور مکمل تاریخ - اسمیں جو معلومات فراہم کئے گئے ہیں وہ دکن کی کسی دوسری تاریخ میں نہ ملیں گے۔ چنانچہ سرکار عالی بعطائے انعام اس کے مفید و دلچسپ ہونیکا اعتراف فرما چکے ہیں اور دفاتر سرکاری میں اسکی جلدیں خریدی گئی ہیں اور اسکے صرف چند نسخے باقی ہیں ضخامت ۹۰۰ صفحہ قیمت مجلد عہ

بستان آصفیہ حصہ سوم - اس حصہ میں وہ معلومات ہیں جو اس دس سال کے عرصہ میں بہت سے اہم تغیرات عمل میں آئے ہیں اور بہت سے جدید واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اعلیحضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کے تخت نشینی حالات اور آپ کے عہد ہمایوں کے ہر صیغہ و شعبہ میں ترقیاں و اصلاحیں ہوتی ہیں انکی تفصیل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نقشہ بلدہ حیدرآباد و اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی اسمیں درج ہیں ضخامت ۰۰۰ صفحہ قیمت فی نسخہ کاغذ درجہ اعلے مجلد (لہ) بلا جلد (للعہ) کاغذ کھرا مجلد (عہ) بلا جلد (عہ) جن کے پاس اسکا حصہ اول و دوم موجود ہے بنظر تکمیل تاریخ اونکو حصہ سوم بھی رکھنا ضرور ہے۔ اس کے صرف چند نسخے باقی رہگئے ہیں۔

(۱) **چکرورتی راجہ اشوک** کا جیون چرتر یعنے سوانح عمری راجہ اشوک ۔۔۔ ۱۰

(۲) **دستور حکمرانی** ہندوستان کے قدیم مشہور جرنیل اور مدبر بھیشم پتامہ ۔۔۔ ۔۔۔ سیاسی مکالمات کا مجموعہ جن کی تلقین انھوں نے راجہ جدہشتر کو کی تھی۔ اس کے صرف چند نسخے ۔۔۔ قیمت ۱۲

(۳) **مفید الخواتین** یہ کتاب دوہوس و الف ریزل دھاے ڈامشاٹ ۔۔۔ کتاب ۔۔۔ مرہٹی ترجمہ کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں ہر قوم اور ہر طبقہ کے گرہستی عورتوں کی ہدایت اور رہبری کیلئے خانہ داری کے بہت سے ضروری اور ہر روز کام آنیوالی باتوں پر سوال و جواب کے پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے - نہایت مفید ہے قیمت کاغذ چکنا (عمہ) کاغذ کھرا (ہمہ)۔

(۴) **خیالات سقراط** یہ بھی بڑی نایاب کتاب ہے حکیم سقراط کا شاگرد افلاطون وغیرہ دنیا میں بڑا نامی گرامی و مشہور حکیم گزرا ہے اُس کے چند نصائح درج ہیں قیمت کتاب کاغذ چکنا (عہ) کاغذ کھرا (۱۲)

(۵) **مقالات سعدی** گلستاں کے ان فقرات و اشعار کا مجموعہ ہے جو ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں - قیمت ۔۔۔ عہ

(۶) **امریکہ کے غریب طلبا** اسمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ امریکہ کے غریب اور محتاج طلبہ کس طرح اپنی ذاتی محنت و سعی سے علم حاصل کرتے ہیں قیمت ۔۔۔ ۲

کل کتابیں مندرجہ ذیل پتہ پر نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ وی۔ پی روانہ کیجاسکتی ہیں محصولڈاک وی۔ پی چارج وغیرہ ذمہ خریدار۔

المشتہر

(۱) میاں مہتمم مطبع انوار الاسلام۔ کوٹہ اکبر جاہ (۲) محمد قمر الدین صاحب تاجر بارچہ روبروے مسجد مومنان حسینی علم حیدرآباد دکن